

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, May 19, 1994 .

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty minutes past ten in the morning with Mr. Acting Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنْزِلُ الْغَیْثَ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ
وَمَا تَدْرِی نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَ مَا تَدْرِی نَفْسٌ بِاٰی اَرْضٍ
تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝

ترجمہ۔ خدا ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی (عالمہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے (کہ نہ ہے یا مادہ) اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کام کرے گا۔ اور کوئی تنفس نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آنے لگی ہے شک خدا ہی جانتے والا (اور) خبردار ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جزاک اللہ۔

POINT OF ORDERS

- i) Re: the strike staged by the Staff of Pakistan Institute of Medical Sciences.

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, May 19, 1994 .

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty minutes past ten in the morning with Mr. Acting Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنْزِلُ الْغَیْثَ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ
وَمَا تَدْرِی نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَ مَا تَدْرِی نَفْسٌ بِاٰی اَرْضٍ
تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝

ترجمہ۔ خدا ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی (عالمہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے (کہ نہ ہے یا مادہ) اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کام کرے گا۔ اور کوئی تنفس نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آنے لگی ہے شک خدا ہی جانتے والا (اور) خبردار ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جزاک اللہ۔

POINT OF ORDERS

- i) Re: the strike staged by the Staff of Pakistan Institute of Medical Sciences.

ڈاکٹر محمد ریحان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! آپ کو اور اس پورے ایوان کو علم ہوگا کہ یہاں Pakistan Institute of Medical Sciences میں آج تیسرا دن ڈاکٹروں کی ہسپتال ہے مریضوں اور عوام کو بے پناہ تکلیفوں کا سامنا ہے۔ اس سلسلے میں میں نے ایک call attention notice بھی دیا ہوا ہے۔ یہ بڑا اہم معاملہ ہے اس طرف توجہ دی جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب آپ کا نوٹس آج پہنچا ہے۔ وہ under process ہے۔ اس کے بعد دیکھیں گے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین! اس معزز ایوان میں بلوچستان کی طرف سے ہمیشہ یہ عرض ہوتی چلی آئی ہے کہ وفاقی اداروں میں بلوچستان کی نمائندگی جتنی ہونی چاہیئے اس کے مقابلے میں بہت کم ہے بلکہ برائے نام ہے۔ اب ستم تو یہ ہے کہ بلوچستان میں جو گورنر مقرر کیا گیا ہے وہ بھی بلوچستان سے نہیں لیا گیا۔ یہاں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں بار بار یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ بلوچستان کو ملک کے اہم عہدوں اور وفاقی کابینہ میں مناسب نمائندگی دی جائے گی لیکن ملک کے اہم عہدوں، وفاقی سیکریٹریوں میں ہماری نمائندگی نہ ہونے کے برابر ہے۔ جناب والا! پنجاب میں گورنر پنجاب کا ہے۔ سندھ میں سندھ کا ہے لیکن بلوچستان میں گورنر بلوچستان سے نہیں مقرر کیا گیا۔ یہ سراسر ہمارے ساتھ بے انصافی ہے اور جو دعوے کئے جاتے ہیں ان کے برعکس ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اگر کوئی ایسی بات ہے تو آپ باقاعدہ تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! میں چاہتا ہوں کہ اس مسئلے کی وجہ سے بلوچستان کے عوام میں بے یقینی پائی جاتی ہے اس پر توجہ دی جائے اور بلوچستان کا گورنر بلوچستان سے ہونا چاہیئے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ جناب عبد الرحیم مندوخیل صاحب۔

جناب عبد الرحیم خان مندوخیل۔ افسوس ہوتا ہے کہ بعض اوقات ایسی بات کرنی

پڑتی ہے جس کی وجہ سے دوستوں کے درمیان تلخی پیدا ہوتی ہے۔ حقیقت میں جو وہاں کا گورنر ہے وہ بہتوں خواہ وطن کا ہے اور بہت اچھا ہے۔ ہم زیادہ پسند کرتے اگر پشتون بلوچ صوبے میں وہ پشتون

سیکشن سے ہوتا۔ لیکن اگر وہ نہیں ہے تو یہ پختون خواہ وطن کا ہے۔ بہت اچھا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یہاں نہ پختون صاحب کی بات ہے نہ پختون خواہ کی بات ہے۔ نہ یہاں بلوچستان کی بات ہے۔ یہاں قواعد کی بات ہوتی ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ ٹھیک ہے۔ یہاں قواعد کی بات ہوتی ہے لیکن بات کرنے کا ہمیں حق ہے۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseer Ullah Khan Babar: Sir, according to the Constitution there is no such provision and we do not recognise any unit as such.

ii) Re: the problem of the appointment of a non Baloch as the Governor of Balouchistan.

جناب منظور احمد گلگی - پوائنٹ آف آرڈر۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ آئینی طور پر ہی غلط ہے کہ پختون خواہ وطن کوئی Province ہے یہاں پر۔ It is unconstitutional دوسری بات یہ ہے کہ اگر یہ criteria ہے تو کوئی بھی صوبہ ایسا نہیں ہے جہاں پر دو دو تین تین قومیں نہ بستی ہوں۔ بلوچستان exist کرتا ہے چاہے کوئی مانے نہ مانے۔ چاہے کتنی ہی کسی کو تکلیف ہو وہ وجود میں ہے۔ سوال ایک یہاں پر پیدا ہوتا ہے کہ یہ کہنا کہ پختون خواہ وطن۔ اب اگر پختون خواہ وطن کو کوئی define کرے اور یہ کہہ دے کہ افغانستان کا حصہ بھی اس میں شامل ہے۔ تو پھر آپ آزاد کرا لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ گلگی صاحب آپ تشریف رکھیں وضاحت ہو چکی ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں point of personal explanation پر ہوں۔ جناب والا! بلوچستان سے کسی کو کوئی تکلیف نہیں ہے۔ بلوچوں کیلئے بلوچستان ہے۔ ہماری سر آنگھوں پر ہم دعا گو ہیں کہ ترقی کرے۔ لیکن ہم ایک صوبے میں مل کر پختون بلوچ رستے ہیں۔ ہمارے اپنے حقوق ہیں یہ تو کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ ہمارا نام وہاں نہیں ہے۔ یہ بھی ہم پر انگریزوں نے علم کیا اور ابھی ہمیں اپنے بھائیوں سے گھر ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین - مندوخیل صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔
 تشریف رکھیے۔ اگر آپ نے کوئی بات کرنی ہو تو پھر قواعد کے مطابق آپ اسے لائیں۔ انشاء اللہ
 ہم اس کو دیکھیں گے اور یہ ہاؤس بھی اسی لئے ہے۔ جی حافظ صاحب۔
 حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین صاحب۔ اس طرح سے جو سوالات ہیں وہ رہ
 جاتے ہیں۔ ہمیں کہتے ہیں یہ پشتون بلوچ نہیں ہیں۔ تھوڑا سا اطمینان ہے کہ پاکستان سے ہیں۔
 اگر باہر سے منگواتے تو ہمارا کیا بس پلتا۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب تشریف رکھیں۔ سوال نمبر ۴۶ ملک محمد حیات
 صاحب۔

46 Malik Muhammad Hayat: Will the Minister for Petroleum and
 Natural Resources be pleased to state:

- a) the present position of the work to supply gas in Mohallah
 Iqbal Pura, Chak Jhumra, District Faisalabad; and
- b) the number of streets of the said Mohallah which have not
 been supplied with gas so far and the time by which work will
 be completed in these streets?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) Mohallah Iqbal Pura is proposed to
 be included in the distribution development plan for the year 1994-95.

- (b) There are seven streets which have not been supplied with gas
 so far, which are proposed to be covered in the year 1994-95.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary question please?

Malik Muhammad Hayat: No supplementary.

Mr. Acting Chairman: Next Question No. 50, Malik Muhammad Hayat.

50. Malik Muhammad Hayat:- Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to state:

- (a) Whether the employees of non-entitled departments are listed in the general waiting list and considered for allotment of government accommodation;
- (b) whether government accommodation vacated by the employees of non-entitled departments is allotted to entitled federal government employees or retained by the non-entitled departments for further allotment; and
- (c) the number of existing government owned houses in Islamabad vacated in each category per month during the year 1992 and 1993?

Makhdoom Muhammad Amin Fahim: (a) No.

- (b) Yes, the accommodation vacated by the employees of non-entitled departments is allotted to the entitled Federal Government employees.
- (c) There are 412 government owned houses in Islamabad vacated during year 1992 and 1993. Month-wise details under each category are annexed.

**MONTH-WISE NUMBER OF GOVERNMENT HOUSES IN ISLAMABAD VACATED
DURING THE YEAR, 1992 AND 1993**

Year - 1992	A Type Cat. V	B Type Cat. V	C Type Cat. V	D Type Cat. IV	E Type Cat. III	F	G Cat. II	H	I Cat. I
January		02	03	—	01	01	—		—
February	05	02	02	01	03	—	01		
March	03	03	01	04	04	01	01		01
April	11	05	08	02	02	—	01		
May	07	04	02	05	—	01			01
June	04	05	03	03			01		01
July	03	02	05	02	03	—	03		01
August		01	01	—			—		
September	01	—	02		01	01			
October	05	02	02	04	04	—	01	01	
November	04	03	04	02	03	01	02		
December	07	03	03	05	05	—	—		01
Year - 1993									
January	01	03	01	05	03	—	—		
February	06	08	04	01	05	—	01		03
March	03	02	04	—	01	—			
April	02	07	07	03	04	02	02	02	03
May		01	03	01	02				01
June	08	05	01	01	04	01			
July	06	07	02	01	08	02	02		
August	04	01	03	02	03	—	—	01	
September	05	01	01	03	03	01	—		
October	04	08	02	05	03	01	03		
November	03	02	01	01	04	—	01		01
December	02	—	—	03	05	01	01	01	01

Mr. Acting Chairman: Any supplementary?

Malik Muhammad Hayat: No supplementary

Mr. Acting Chairman: Next Question No. 51, Malik Muhammad Hayat.

51. Malik Muhammad Hayat: Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to state the persons against whom payment of rent and other charges, etc., of various Federal Lodges in the country amounting to Rs. 10,000 and above is outstanding till March, 1994?

Makhdoom Muhammad Amin Fahim: List attached.

STATEMENT SHOWING THE NAMES AND DESIGNATION OF PERSONS
AGAINST WHOM PAYMENT OF RENT AND OTHER CHARGES ETC. OF
VARIOUS FEDERAL LODGES IN THE COUNTRY AMOUNTING TO RS. 10,000/-
AND ABOVE IS OUTSTANDING TILL MARCH, 1994 (ISLAMABAD).

S.No Name and Designations

Shah Abdul Latif Bhitai Lodge

1. Rai Arif Hussain, MNA.
2. Mr. Mohammad Barjees Tahir, MNA.
3. Mr. Mehdi Hassan Bhatti, MNA.
4. Sardar M. Yousuf, MNA.
5. Pir Aftab Hussain Julani, MNA.
6. Sardar Maqeen Khan, MNA.
7. Haji Mohammad Ishaq, MNA.
8. -do-
9. Jam Saifullah Khan Dharejo, Ex-MNA.
10. Ch. Khurshid Ali Cheema, MNA.
11. Rao M. Afzal Khan, MNA.

12. Rana Chandar Sing, MNA.
13. Mian Mohammad Zaman, Ex-MNA.
14. Ch. Asadur Rehman, Ex-MNA.
15. Jam Mashooq Ali, MNA.
16. Aziz Ahmed Khan, Ex-MNA.
17. Wazir Ali Bhatti, Ex-MNA.
18. Wazir Ali Baluch, MNA.
19. Amjad Khan Khoso, MNA.
20. Ch. Nazir Ahmed Khan, Ex-MNA.
21. Shabbir Ahmed Chandio, MNA.
22. Maulana Rehmatullah Khan, MNA.
23. Rana M. Hayat Khan, Ex-MNA.
24. Mr. Gul Hameed Khan Raokri, Ex-MNA.
25. Alam Zeb Khan, Ex-MNA.
26. Rai Mansab Ali Khan, Ex-MNA.
27. Mr. M. Ashraf Warriach, Ex-MNA.
28. Ghulam M. Noor Rabbani Khar, Ex-MNA.

Senator

29. Mr. Zahid Akhtar, Senator.
30. Jam Karam Ali, Ex-Senator.
31. -do-

Officers

32. Mr. Abdul Haleem Jadran, S.O. M/o Education.
33. Mr. Abdul Waheed Khan, I.O., P.I.D., Islamabad.

34. The National Press Club.
35. Mr. Mustafa Kamal Kazi, DG, Foreign Office.
36. A.R. Talpur, S.O. M/o Interior.
37. Mr. Gul Mohammad Memon, Dy. Controller, I&P.
38. Mr. Umar Shah, Dy. Director, NHA.
39. Mian Mahmood Member, Railway Board.
40. Zafar Iqbal Gondal, Director, PTC.
41. Mr. Ghani Mohammad Khan, OSD/Ex-Minister (H&W).
42. Mr. Javed Anwar, DG, PMIC.
43. Mr. Sadullah Khan, JS, Labour Division.
44. Mr. Javed Iqbal Shah, ENT Surgeon, FGSB.
45. Mr. Hamid Ali, S.O., Labour Division.
46. Mian Basharat Rasool, A/S, O.M. Division.

Lal Shahbaz Qalandar Lodge (MNA/Ex-MNA)

47. Begum Nadra Khan Khakwani, Ex-MNA.
48. Maulana M. Amin, Ex-MNA.
49. -do-
50. Ch. M. Bargees Tahir, MNA.
51. Maulana Ali Akbar, MNA.
52. Begum Shamim N.D. Khan, Ex-MNA.
53. Ch. Anwar Aziz, Ex-MNA.
54. Mrs. Shahnaz Shaikh, Ex-MNA.
55. Ch. Ejaz Ahmed, MNA.
56. Maulana Mohammad Khan Sharani, Ex-MNA.
57. Mian Mumtaz Khan Bhaba, Ex-MNA.

58. Sardar M. Ishaq Dogar, MNA.
59. Mr. Ali Hussain Mangi, Ex-MNA.
60. Syed Tanverul Hasan Gillani, Ex-MNA.
61. Maulana Hasan Jan, Ex-MNA.
62. Syed Shabbir Ahmed Shah, Ex-MNA.
63. Mian Abdul Khaliq, Ex-MNA.
64. Mr. Alam Zeb Khan, Ex-MNA.
65. Mr. Kishin Chand Parveni, MNA.
66. Arbab M. Zahir, MNA.
67. Mr. Naveed Qamar, MNA.
68. Mr. Zulfiqar Mirza, MNA.
69. Syed Khurshid Ali Shah, Minister Education.
70. Syed Javed Ali Shah, MNA.
71. Mr. Kishin Chand Parveni, MNA.
72. Malik Said Mohammad, MNA.
73. Ghulam Akbar Lasi, MNA.
74. Dr. Khutumal Jeevan, MNA.
75. Mr. Rafiq Mahesar, MNA.
76. -do-
77. Maulana Mohammad Khan Sharani, MNA.
78. -do-
79. Mr. Nisar Mohammad Khan Mardad, Ex-MNA.

Senators

80. Mr. Abdul Wahid Khan, Senator.
81. Salim Saifullah Khan, Ex-Senator.

82. Hafiz Hussain Ahmed, Senator.

Officers

83. Mr. Sikandar Ahmed Rai, SO, Establishment Division.

84. Agha Qaisar Ali Zaidi, DG, NHA.

85. Mr. Hafiz Siddiqui, Speech Writer to Prime Minister.

86. Mr. Khalid Javed, SO, Industries.

87. Dr. Saifdar Abbasi, former Polt. Secy. to Prime Minister.

88. Dr. Umar Shahzad, Ex-Assistant, AGPR.

89. Mr. Iftikhar Ahmed Sherwani, AFA, Finance.

90. Ch. M. Aslam, OSD to Prime Minister.

91. Mr. Qayyum Nizami, APP.

92. Syed Jalil Hasan, former Secy. AJK.

93. Mr. Mohammad Hussain Azad, Ex-OSD to Prime Minister.

94. Mr. Tariq Bajwa, Director, Prime Minister Secretariat.

95. Lt. Col. (R) Wakeel Khan, DG, PRO, Cabinet Division.

96. Mr. Manzoor Ahmed, S.O. EAD.

97. Mr. Hasan Haqani, PA to Prime Minister.

98. Agha Qaisar Ali Zaid, DG. NHA.

Federal Govt. Lodges 1-6 at Murree (MNA/Ex-MNA)

99. Mr. Mansoor Hayat Tamman, MNA.

100. Shahid Khakhan Abbasi, MNA.

101. Mian Shahbaz Sharif, Ex-MNA.

102. Mr. Sohail Zaid Butt, Guest of Minister (W).

103. Mian Shahbaz Sharif, Ex-MNA.

104. Malik Mukhtar Awan, MNA.

F.G. Chummar Lodges (Officers)

- 105. Mr. Ghulam Ali Khakhi, Associated Econ.
- 106. Mr. Nasir M. Qureshi, RO, NIE, Islamabad.
- 107. Mr. Tariq Aziz, Scientific Officer, PARC.
- 108. Mr. Javed Iqbal, OSD, M/o Defence.
- 109. Mr. Aziz A. Ch. Lecturer, QAU.

Ghazi Illam Din Shaheed Hostel (MNA/Ex-MNA)

- 110. Syed Yousuf Raza Gillani, MNA.
- 111. -do-
- 112. Sh. Aftab Ahmed, MNA.
- 113. -do-
- 114. Mr. Abdul Sattar Lalika, MNA.
- 115. Syed Perwaz Ali Shah, Ex-MNA.
- 116. Abdul Sattar Lalika, MNA.
- 117. Murtaza Khan Khar, Ex-MNA.
- 118. Sh. Noorul Hasan, MNA.
- 119. Nawabzada Iqbal Mehdi, MNA.

Senators

- 120. Akhunzada Behrawar Saeed, Senator.
- 121. Mr. Alam Ali Laleka, Ex-Senator.

Officers

- 122. Mr. Abdul Haq, Arif, S. Teacher, F.G.S. Noorpur.
- 123. Syed Iftikhar Rizvi, OGDC.
- 124. Mr. Parwaz Akhtar Shah, EE, WAPDA.
- 125. Mr. Saleem Mohammad Khan, OSD, Foreign Office.
- 126. Mr. Nabi Bux Khoso, Director, O&M Division.

127. Sardar Huzbullah Khan, Ex-JS, Kashmir Affairs.
128. Mr. N.A. Rashid, Ex-Advisor to Prime Minister.
129. Mr. M. Riaz, M.O. PIMS.
130. Mr. Khaliq Khan, Ex-OSD to Prime Minister.
131. Mr. Israr, Socialogist Water Management.
132. Mr. Mohammad Rafiq, Ex-JS, Local Government.
133. Imtiaz Ahmed, Planning Division.
134. Mr. Nayyar Hussain, SPO.
135. Khalid Karim, FLC.

Fatima Jinnah Hostel (Officers)

136. Miss Naheed Fatima, Asslt. Prof. Q.A.U.
137. Miss Sabhat Sarwar Hussain, A/Man, RDFC.
138. Miss. Hameeda Qaisar, Lect. F.G. College.
139. Miss Zoya Tamana, Edu. Officer, M/o Education.
140. Miss Shamas Farzana, Ex-Lecturer, Margala College.
141. Miss Waheeda Kosar, RO, PARC.
142. Miss Tahseen Jabeen, Officer, Tourist Division.
143. Miss Noshaba Bibi, Job Placement Spl. Education.
144. Miss Sabra Hussain, Sr. Auditor, PARC.
145. Miss Rifatur Rehman, Lecturer, Margalla College.
146. Miss Nusrat Shaheen, RO, SBP.
147. Miss Nusrat Iqbal, Officer, HBL.
148. Miss Robeena Akhtar, PARC.

Federal Lodge E-7 (Officers)

149. Abdul Majeed Rind, Director, M/o Finance.
150. Amjad Sheikh, SD, Dte. NIH.

STATEMENT SHOWING THE NAMES AND DESIGNATION OF PERSONS
AGAINST WHOM PAYMENT OF RENT AND OTHER CHARGES ETC. OF
VARIOUS FEDERAL LODGES IN THE COUNTRY AMOUNTING TO RS. 10,000/-
AND ABOVE IS OUTSTANDING TILL MARCH, 1994 (KARACHI).

S.No.	Name and Designations
1	Haji Mohammad Younus C/o Minister (W).
2	Mr. Mukhtar Aqeel -do-
3	Mr. Ahmed Bawa -do-
4	Mr. Shair Mohammad Junejo, S/o Shah Nawaz Junejo, Minister of State for Local Government.
5	Mr. Saleem Shah, S/o Dr. Mahmooda Shah, MOS for Special Education & Social Welfare.
6	Syed Pervaiz Ali Shah, MOS for Youth Affairs.
7	Mr. Jabbar Leghari, Minister for Irrigation Sind.
8	Mr. Ejaz Jatoi, Senator.
9	Mr. Abdul Rehman Jamali, Senator.
10	Mr. Tariq Magsi, Senator.
11	Syed Muhammad Fazal Agha, Senator.
12	Syed Ahsan Shah, Senator.
13	Mr. Ahmed Khan Memon, MNA.
14	Mr. Atta Mohammad Marri, MNA.
15	Mr. Shafiqat Cheema, MNA.
16	Mrs. Samina Razik, MNA.
17	Mr. Azizul Hasan Noon, C/o Raja Taj Noon.

18. Mr. Jam Saifullah Dharijo, MNA.
19. Mr. K. D. Jewen, MNA.
20. Mr. Altaf Bayo, MNA.
21. Bashir Ahmed Chandio, MNA.
22. Syed Pervez Ali Shah, MNA.
23. Mir Bezen Bizenjo, MNA.
24. Mr. Usman Khan Khattak, C/o PS to Prime Minister.
25. Mir Mohammad Abbasi, A/D, IB.
26. Mr. Waqar Asad Ali, Director, FDFI.
27. Syed Salman Khaliq, OSD.
28. Sardar Hamdani, guest of Chief Minister, Sind.
29. Mr. Ahmed Ali Soomro, Spl. Asstt. to Chief Minister.
30. Syed Hasan Shah Bokhari, C/o Chief Minister, Sind.
31. Mr. Hasan Abbas Naqvi, PS to Minister (W).
32. Dr. S. M. Yaqub, Member, FPSC.
33. Mr. Asif Naqvi, C/o PS to Minister (W).
34. Syed Mohibullah Shah, Member, P.Q. Authority.
35. Mir Mohammad Abbasi, Supdt. of Police.
36. Mr. Salman Khaliq, MD, KESC.
37. Col. Arshad Mahmood, C/o DC, Karachi South.
38. Mr. Ghulam Hyder Jamali, Dy. Director, Anti Narcotics.
39. Mr. Ismail Devi, C/o Bilawal House.
40. Mr. K. D. Jewen, M.N.A.

STATEMENT SHOWING THE NAMES AND DESIGNATION OF
PERSONS AGAINST WHOM PAYMENT OF RENT AND OTHER
CHARGES ETC. OF VARIOUS FEDERAL LODGES IN THE COUNTRY
AMOUNTING TO RS.10,000/- AND ABOVE IS OUTSTANDING TILL
MARCH, 1994 (QUETTA--LAHORE).

<i>S.No.</i>	<i>Name and Designations</i>
1.	Mr. Sabir Ali Baluch, Ex-Minister/MPA.
2.	Mr. Ayyatullah Durrani, Ex-OSD to Ex-Prime Minister.
3.	Liaqat Ali Syed, AEE, PWD.
4.	Mr. Mohammad Saleem, Senior Mining.
5.	Mr. Ghulam Sarwar Lashari, A/D, GSP, Quetta.
6.	Mr. Akhtar Ahmed Kakapota-do-
7.	Mr. Zareef Iqbal -do-
8.	S. Zulfiqar Hussain, AEE, PWD.
9.	Mr. Mohammad Akram, Sub-Inspector.
10.	Mr. Atta Mohammad Shahani, AEE, PWD.
11.	Mr. Akber Ali Dogar, Asstt. Census Commission.
12.	Mr. Rashid Ahmed Buzdar, Survey of Pakistan.
13.	Mr. Dilawar Khan, Custom Inspector.
14.	Mr. Irshad Hussain Shah, A/D, Archeology, Quetta.
15.	Mr. Mohammad Khurshid.
16.	Mr. Mohammad Siddiq, Dy. Census Commissioner.
17.	Mian Atta Mohamad Qureshi, MNA (Lahore).
18.	Ch. Asadur Rehman, MNA.

19. Ch. Abdul Sattar, MNA.
20. Syed Yousuf Raza Gillani, MNA.
21. K. D. Geewan, MNA.
22. Rana Nazir Ahmed, MNA.
23. Syed Amir Hussain, MNA.
24. Haji Javed Iqbal Cheema, MNA.
25. Rao M. Khizar Hayat, MNA.
26. Khuda Bux Khosa, MNA.
27. Mian Iqbal Khaliq, MNA.
28. Sardar Abdul Qayyum Jatoti, MNA.
29. Hamid Nasir Chattha, MNA.
30. Mian M. Yasin Watto, MNA.
31. Amjad Farooq Khosa, MNA.
32. Sardar Zahoor Ahmed Qasrani, MPA.
33. Malik Amanullah, MPA.
34. Sikandar Bosan, MPA.
35. Sh. Ejaz Ahmed, MPA.
36. Rafiq Ahmed Khar, MPA.
37. Ch. M. Safdar, MPA.
38. Ghazanfar Ali MPA.
39. Altaf Hussain, MPA.
40. Baboo Munir Ahmed, Ex-MPA.
41. M. Saif Rajput, Ex-MPA.
42. Abbas Ahmed Ansari, Ex-MPA.
43. Abdul Qadir Shamim, Ex-MPA.

44. Sabir Baluch, Ex-MPA.
45. Malik Shah M. Mohsin, Ex-MPA.
46. Nawabzada Ghazanfar, Ex-MPA.
47. Malik Amanullah Khan, Ex-MPA.
48. Malik Mohammad Ali, Senator.
49. Hamid Raza Gillani, Senator.
50. Subedar Khan Mandokhail, Senator.
51. Kh. Mohammad Asif, Senator.
52. Mian Mohammad Shafi, Senator.
53. Rashid Ahmed, Ex-MNA.
54. Rao M. Afzal Khan, Ex-MNA.
55. Mumtaz Ahmed Gillani, Ex-MNA.
56. Nasar Ahmed Punno, Ex-MNA.
57. Malik Mukhtar Awan, Ex-MNA.
58. Rana Taj M. Noon, Ex-MNA.
59. Rana Jamil Ahmed, Ex-MNA.
60. M. Ismail Khan, AEE, PWD.
61. M. Sajjad, SP. Admn. Lahore.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary?

Malik Muhammad Hayat: No supplementary.

Mr. Acting Chairman: Next Question No. 54, Mr. Saifullah Khan Paracha.

54. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

- (a) Whether it is a fact that WAPDA is establishing 3 x 50 MW Lakhra coal fired power plant near Khanote District Dadu, Sindh; if so, the time by which each of the 3 units will come into commercial production;
- (b) whether it is a fact that the units will not be completed within the period stipulated in PC-I, if so, its reasons; and
- (c) whether qualified Resident Engineer and Chief Engineer having experience in thermal generation have been posted at the power plant?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) The scheduled dates of commissioning of 3 x 50 MW Lakhra Coal Fired Power Plants are as under:-

<i>No.</i>	<i>Unit No.</i>	<i>Commissioning date</i>
1.	Unit No.1.	May, 1994.
2.	Unit No.2.	September, 1994.
3.	Unit No.3.	February, 1995.

- (b) The units as per PC-I were to be commissioned in December, 1990. However, the project was delayed due to the following reasons:-

1. Law and Order situation.
2. Delay in the approval of supplier's credit.
3. Delay in appointment of independent consultant.
4. Unexpected events in China in April - June, 1989.
5. Delay in the approval of detailed commercial contract (E&M contract).
6. Delay in award of main civil works contract.

7. Stay order for execution of main civil works granted by Lahore High Court.
8. Delayed submission of documents & drawings by M/s Dongfong Electric Company of China.
9. BCCI Bankruptcy.
10. Devastating rains and Floods in Sindh and the Punjab in August--September, 1992.
11. Serious cash flow problem to WAPDA in February--August, 1993.
12. Delay in starting the work of water intake system.
- (c) It is confirmed that qualified resident engineer and Chief Engineer having experience in thermal generation have been posted at the power plant.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary?

Mr. Saifullah Khan Paracha: No supplementary.

قاضی حسین احمد - جناب والا - آپ ان کو بہت جلد نمٹا رہے ہیں - یہ سوالات تو سب کے interest کے ہیں - اس میں تو بہت سے Senators ہیں - M.N.A. ہیں اور بہت سے ذمہ دار آفیسرز ہیں جن کے ذمہ rent ہے - ان لوگوں سے کرایہ کیوں وصول نہیں کیا جاتا؟ جناب قائم مقام چیئرمین - وہ تو گزر چکا ہے -

Next Question No.55, Mr. Abdur Rahim Khan.

قاضی حسین احمد - میں نے جناب supplementary پوچھی ہے - جناب قائم مقام چیئرمین - نہیں جی وہ سوال نکل چکا تھا - قاضی حسین احمد - آپ اگر ایک سانس میں نکال دیں تو اور بات ہے، لیکن میں نے

supplementary پوچھی ہے۔ ہمیں سوال پڑھنے کا موقع تو ملنا چاہئے ناں جی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ قاضی صاحب میں نے یہ سوال پڑھا ہوا تصور کیا اور۔

قاضی حسین احمد۔ پڑھا ہوا تو آپ نے تصور کیا ہمیں تو ایک سیکنڈ بھی نہیں ملا کہ ہم سوال پوچھ سکیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہیں، میں نے سوال کرنے والے سے گزارش کی اگر کوئی ضمنی سوال آپ نے کرنا ہے تو کریں۔

قاضی حسین احمد۔ جناب چیئرمین! سوال پڑھنا اس وقت متصور کریں کہ آپ اس میں اتنا وقفہ دے دیں کہ آدمی سوال پڑھ سکے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ایسی تو کوئی روایت نہیں ہے، کل ایک گھنٹہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ جناب والا! آپ کی اجازت ہے۔ میرا ضمنی سوال ہے اس کے اوپر۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کس پر؟ کس سوال پر؟

ڈاکٹر محمد رحمان۔ اسی سوال پر جو defaulters کے متعلق ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ دیکھیں جی، میں چلا گیا ہوں مندوخیل صاحب کے سوال پر۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ چلو ٹھیک ہے جی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی جناب مندوخیل صاحب۔

قاضی حسین احمد۔ جناب والا! آپ کیوں چلے گئے ہیں مندوخیل صاحب پر جب کہ

میرا ضمنی سوال ہے پچھلے سوال پر؟ آپ ان سے کہیں کہ کیوں ان سے receive نہیں کیا گیا ہے؟ سارے MNAs اور Senators ہیں، گورنمنٹ کا کرایہ کیوں نہیں دیتے؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ٹھیک ہے قاضی صاحب، ے لیتے ہیں سوال آپ کا۔

جی وزیر صاحب اس پر کچھ فرمائیں گے؟

قاضی حسین احمد۔ جناب چیئرمین! ہم سب سے زیادہ responsible ہیں۔ اگر ہم

یہاں معال قائم نہیں کریں گے تو باقی لوگوں کو کیسے کہیں گے۔ سارے Senators اور MNAs ہیں گورنٹ کے dues کیوں نہیں دیتے؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اس میں شک نہیں ہے۔ یقیناً یہ ہمارے لئے لمحہ نگرہ ہے کہ ہم اتنے بڑے ایوانوں میں بیٹھ کر اگر کرایہ ادا نہ کریں تو دیگر لوگوں سے کیا توقع کریں گے۔ جی وزیر قانون صاحب کیا آپ اس کی کچھ وضاحت فرمائیں گے؟

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! یہ جتنی amounts due ہیں ان کی recovery کا عمل پہلے سے ہم نے بہت تیز کیا ہے اور ابھی بھی بہت سے MNAs ہیں اور بہت سے bureaucrats ہیں۔ بہت سے ex-MNAs اور ex-Senators بھی ہیں جنہوں نے ابھی تک واجبات پوری طرح سے ادا نہیں کئے یہی وجہ ہے کہ ہماری حکومت law against defaulters کا دائرہ کافی بڑا کرنا چاہتی ہے۔ 'یہ ابھی تجویز ہے' قانون بنا نہیں ہے کہ جو بھی utility bills نہ دے، 'کرایہ نہ دے' loan نہ دے اور taxes نہ دے ایسے افراد کو public life سے disqualify کرنے کی مختلف تجاویز ہمارے زیر غور ہیں، جو کو ہم expand کر رہے ہیں۔

قاضی حسین احمد۔ آپ MNAs اور Senators کو بھی disqualify کرنے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟

سید اقبال حیدر۔ جب آپ قانون پاس کر دیں گے تو پھر۔

قاضی حسین احمد۔ نہیں، آپ قانون پاس کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

سید اقبال حیدر۔ سر، اس کا اطلاق تمام defaulters پر ہو گا چاہے وہ defaulter کوئی نج ہو یا سینیٹر ہو یا bureaucrat ہو یا جرنیل ہو یا کچھ ہو۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یہ کب تک آ رہا ہے؟

سید اقبال حیدر۔ آج کل اس کے اوپر ہم مختلف قوانین پر غور کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کیونکہ اقبال صاحب میرا ذاتی تجربہ ہے کہ یہاں پر کافی لوگوں کے outstanding bills ہیں اور ہم اتنے بڑے ایوانوں میں بیٹھ کر خود ہی اس کی خلاف ورزی کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم کسی اور کو کچھ کہنے کے قابل نہیں رہتے کہ ہم

آپ یہ کریں۔

سید اقبال حیدر۔ جناب، میں چیئرمین سینٹ سے بھی کہوں گا کہ وہ اپنے سینیٹرز کو خطوط لکھیں کیونکہ اس کے بارے متعدد reminders دیئے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ خطوط لکھے جا رہے ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں جی۔ پہلے تو ہماری Ministry of Works سے لکھے جا چکے ہیں۔ بار بار reminders دیئے جا چکے ہیں اس کے باوجود نہیں آتے۔ پھر اگر چیئرمین سینٹ بھی اور میں سپیکر نیشنل اسمبلی سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ اپنا ذاتی اثر و رسوخ استعمال کر کے یہ واجبات ان سے ادا کروائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ میں خود اس میں involve ہوں۔ اس Housing کے سلسلے میں اور allotments کا مجھے علم ہے کہ ہم باقاعدہ ہر مہینے ان صاحبان کو جن کے ذمے بھایا جاتے ہوئے ہیں ان کو لکھتے ہیں۔ ہمارا ایک باقاعدہ format ہے اس میں بھیجتے ہیں ہم ان کو اور باوجود اس کے ہمیں اس کی وصولی نہیں ہو رہی اور میں قاضی صاحب کی اس بات کی تائید کرتا ہوں۔

سید اقبال حیدر۔ اس میں Rules of Business میں بھی ترمیم ہو سکتی ہے اگر ہمیں یہ اختیار مل جائے کہ جن لوگوں نے واجبات نہیں دیئے ہیں، کیونکہ پھر وہ استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ اگر آپ ان سے بیڈی کراتے ہیں ان MNA یا Senator حضرات سے یا bureaucrat حضرات سے، اس میں سب ہیں۔ میں یہاں پر یہ ضرور کہوں گا کہ زیادہ تعداد ان کی ہے جو کہ پارلیمنٹ کے ممبران نہیں ہیں۔ تو اس میں صرف Senators یا M.N.As کا معاملہ نہیں ہے۔ اس میں ان تمام کا ہے۔ اس میں M.P.As بھی جو مختلف ادوار میں، مختلف موقعوں پر Federal Lodges کو استعمال کرتے رہے ہیں اور بڑی تعداد میں گورنمنٹ کے آفیسرز بھی ہیں جو کہ ہمارے ان لاجز کو استعمال کرتے رہے ہیں۔ یا تو یہ ہے کہ آفیسرز کے بارے میں یہ کہا جائے کہ ان کی تنخواہوں سے اس کو کاٹ لیا جائے۔ اور اسی طرح سے ایم این اے اور سینیٹرز سے، اگر یہ رول بن جائے۔ اور اس ایوان سے اور تمام ممبران سے اجازت ہو گی کہ اگر ممبران پارلیمنٹ کے واجبات جو سینٹ سے ملتے ہیں، ملتے ان میں سے کچھ رقم اس طرح سے ادھر چلی جائے۔ جناب یہ

صرف تجویز ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین - جی جناب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ - جناب چیئرمین ! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ بہت سارے اداروں میں یہ قانون ہے اس کا تقابل تو نہیں کرنا چاہیئے لیکن مجبوری ہے یہ کرنا پڑے گا کہ contractor بل لینے جاتا ہے تو اس کے بل سے انکم ٹیکس at source کٹ جاتا ہے۔ جب یہ صورتحال ہے تو کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ at source پیسہ جو بھی ایم این اے ایم پی اے کی تنخواہ ہے اس میں سے کٹ جانے تاکہ یہ مسئلہ ہی پیدا نہ ہو۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب وہ سوال کرنے والے ہیں بریگیڈیئر صاحب۔

ملک محمد حیات - میں پوائنٹ آف explanation پر کھڑا ہوں کہ یہ جواب پورا نہیں ہے اس لئے میں نے مزید سوال نہیں کیا - میں نے انہیں کہا تھا کہ یہ بھی بتائیں کہ ہر defaulter کے خلاف کتنا پیسہ ہے تاکہ وہ recover کیا جائے۔ میری میننگ ہو رہی ہے ۲۹ تاریخ کو وکس کمپنی کے ساتھ جس کا میں چیئرمین ہوں۔ جتنے بھی defaulter ہیں میں ان سے سارے واجبات کی تفصیل لے کر پھر ہاؤس میں پیش کروں گا - اور قانون موجود ہے recovery کا ان سے recover ہو سکتا ہے - یہ گورنٹ کی ذمہ داری ہے کہ recover کرے خواہ ایم این اے ہوں یا سینیٹر ہوں یا گورنٹ سروٹ ہوں لیکن وہ لسٹ میں آپ کو وزیر صاحب کو ۲۹ کے بعد دے دوں گا تاکہ وہ recover کر سکیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہیں۔ سوال تو آپ کا بڑا واضح تھا کہ ۱۰ ہزار سے اوپر کون

کون سے صاحبان ہیں تو انہوں نے ۱۰ ہزار کے اوپر کی لسٹ آپ کو دی ہے۔ جناب بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - جناب والا ! گزارش یہ ہے کہ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ

اس میں بہت سے حضرات ہیں جو ایم این اے صاحبان ہیں اور پارلیمنٹ کے ممبران بھی ہیں لیکن آپ کے جناب علم میں ہے کہ بہت سے صاحبان ایسے ہیں کہ جن کے ذمے بہت سی رقوم بھی باقی ہیں اور نابالغ قبضہ کئے ہوئے بیٹے ہیں۔ الاٹمنٹ ہم لوگوں کو ہے جو سیشن میں بغیر گھر کے آتے ہیں۔ الاٹمنٹ موجود ہے۔ آپ نے کی ہوئی ہے لیکن جناب ہم بغیر کمرے کے بغیر جگہ کے ہیں اور وہ لوگ ہیں جو کہ کمرے میں بھی بیٹھے ہوئے ہیں کمرے بھی سنبھالے ہوئے ہیں اور

پیسے بھی بتایا میں اس کے متعلق گورنٹ کیا کر رہی ہے

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں ہاؤس کو یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ میں نے ذہنی سپیکر قومی اسمبلی کے ساتھ تین میٹنگز کی ہیں اسی مسئلے پر چونکہ اس کو میں نے بہت اہم مسئلہ سمجھا اپنے سینٹ کے توسط سے بھی، کیونکہ ہمارے سینیٹرز کو بہت تکلیف ہو رہی تھی اور ان کو جو ہمارے سینیٹرز ریٹائر ہو رہے تھے وہ نکل نہیں رہے تھے، خالی نہیں کر رہے تھے اور جب خالی ہونے تو ان پر قبضہ کر لیا گیا، ہمارے ایم این اے حضرات نے قبضہ کر لیا۔ تو اس سلسلے میں ہم اس exercise کو workout کر رہے ہیں جی اور انشاء اللہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم کسی نتیجہ پر پہنچ جائیں گے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - سر، یہ سیشن تو گزر گیا، ہم اسی طرح سے جناب میں عرض کروں کہ میں راولپنڈی سے روزانہ آتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ مجھے ہر ایک صاحب کا احساس ہے، جس جس کو اس وقت accommodation نہیں ملی ہے مجھے اس کا احساس ہے جی۔ نئی لاسی صاحب آپ کچھ فرما رہے تھے۔

جناب غلام اکبر لاسی - جناب چیئرمین! اس جواب میں جو یہ dues دینے گئے ہیں اور جو نام دینے گئے ہیں، میرے خیال میں ضروری نہیں ہے کہ یہ تمام درست ہوں۔ اس لئے کہ میں اپنی مثال دے رہا ہوں کہ میرا بھی اس میں نام ہے۔ میں ۱۹۹۰ء میں ایم این اے تھا اور میں آپ کو یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کے بعد میں کبھی یہاں آ کر رہا نہیں۔ آج تک مجھے ایم این اے ہاسٹل سے یا فیڈرل لاج سے یا کسی منسٹری نے کبھی یہ نہیں کہا کہ آپ کے خلاف کچھ amount بھایا ہے۔ اور میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کس طرح یہ ممکن ہے کہ ایک شخص کو آج تک یہ علم نہ ہو کہ اس کے خلاف dues ہیں اور قومی اسمبلی یا سینٹ میں جوابات میں اس کا نام دے دیا جانے کہ آپ کے خلاف dues ہیں۔ اسی طرح ہمارے سپیکر صاحب کا نام اس میں ہے، سپیکر کے خلاف dues ہیں۔ میں سمجھتا ہوں جناب کہ recovery کا اگر فرض کریں کہ ہوں گے بھی تو جو لوگ اس کے ذمہ دار ہیں کہ وہ M.N.As اور Senators ہے پیسہ recover کریں ان کا فرض تھا یہ ان کی لاپرواہی ہے کہ وہ ملک کے معزز ممبران کا صرف نام دے دیں سوال

جے جواب میں - لیکن کبھی ان سے وصول کرنے کے لئے کوئی ان کو پتھی نہ لکھیں، یا ان سے تقاضا نہ کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کا 'چاہے وہ قومی اسمبلی ہو یا سینٹ ہو' کوئی بھی ایم این ایز یا سینیٹر ایسا نہیں ہو گا کہ اگر اس کو کہا جائے کہ جناب آپ کے یہ dues ہیں تو وہ pay نہ کرے۔ تو اس میں ہو سکتا ہے کہ ایم اے ایز سے وصول کرنے کی کسی میں ہمت نہیں ہو۔

(مداہلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب ڈاکٹر صاحب۔

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر جاوید اقبال - میں عرض کر رہا تھا کہ کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے گا کہ ان legislators سے خالی کرانے کے لئے یا جو payment نہیں کرتے۔ مثلاً جو آپ نے طریقہ کار دیا ہوا ہے وہ با اثر نہیں اس میں پہلے جو سینیٹرز صاحبان تھے یا ایم این اے صاحبان تھے 'دو لاکھ روپیہ ان کی طرف واجب الادا ہیں' اور مجھے وہاں کے سٹاف کے ممبر کہتے ہیں کہ یہ legislators کی صورت ہے 'اور پالی وہ کسی اور کو دے گئے ہیں' اور وہ وہاں پر براہمان ہیں۔ ان کو کس طرح آپ نکالیں گے؟ کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے گا؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی جناب نصیر اللہ بابر صاحب۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: You will come back with the adjournment motion, the one about Model Town yesterday.

Mr. Acting Chairman : General Sahib, I will tell you very frankly and honestly and very painfully that this matter should be sorted out, I shall humbly request you all and Syed Iqbal Haider Sahib specially that this matter must be sorted out. Thank you very much. Next question, sir.

ہاتھ کلنگن کو عارسی کیا ہے 'یہ تو outstandings ہیں جی۔ جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین - جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کیونکہ وزراء کے نام آنے ہیں تو ایک دم انہوں نے یہ پان چاں کرنی شروع کر دی ہے تو میری یہ گزارش ہو گی کہ اس سلسلے میں وہ پریویج موشن کیوں نہیں موو کرتے کہ ان کے نام غلط خانہ ہو چکے ہیں۔ وہ

آج ہی پریوینج موشن موو کریں۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: This is going to be a scandal in the press tomorrow. It is going to come in the press, scandalously, that we legislatures are defaulters and some of us are present in this House, the names that I mentioned. Even then there is no reason why the recovery should not be made.

Mr. Acting Chairman: Now I come to question No. 54. This question was put by Mr Saifullah Khan Paracha, the answer was taken as read. Any supplementary?

جناب سیف اللہ خان پراچہ - جناب چیئرمین! جواب میں انہوں نے دیا ہے کہ یونٹ نمبر ۱ مئی ۱۹۹۳ء میں شروع ہو جانے کا جبکہ PC-1 کے مطابق اس کو دسمبر ۱۹۹۰ء میں شروع ہونا تھا۔ کیا اب یہ یقینی ہے کہ مئی میں یہ شروع ہو جانے کا لیکن مئی تو ختم ہونے والا ہے اور ایسے آمار نظر نہیں آ رہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین - جی کون جواب دے گا اس کا۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I went into some details on this one. The unit No. 1 at the moment is under trial. It is being run under trial, it is going to be commissioned. I told them that May is a very doubtful affair, so they said possibly in June they will be able to do it. The other grounds are given. The PC-I is made by separate agency. It indicates certain tentative dates on the duration in which that work is likely to be undertaken and completed. But the delay has been occasioned by various other factors like getting the loan and other thing from other parties because we could not do it on our own.

Mr. Acting Chairman: Any other supplementary?

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ - جناب چیئرمین صاحب ! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ بجلی کا مسئلہ سارے ملک میں ہے ۔ بجلی کی پیداوار بہت کم ہے ۔ کیا کوئی ایسا منصوبہ وفاقی حکومت کے زیر غور ہے کہ کوئٹہ میں کوئی پاور پلانٹ کوئلے کی مدد سے قائم کیا جائے تاکہ بجلی کی کمی کو پورا کیا جاسکے ؟

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Since I do not deal with the Ministry full time, I would request that he may ask a separate question.

جناب قائم مقام چیئرمین - جی ٹھیک ہے جی، اس میں صیغہ سوال کر لیں جی۔
کیونکہ وزیر موجود نہیں ہے۔ جی اگلا سوال نمبر ۵۵ عبدالرحیم خان مندوخیل۔

55 *Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

- (a) Whether it is a fact that electricity was supplied to Chak Dadan, Teh. Wazirabad, Distt. Gujranwala without erecting poles in the village;
- (b) whether it is also a fact that only one transformer has been installed in the village which often remains out of order; and
- (c) whether there is any proposal under consideration of the government to erect poles in the village and install more transformers according to load, if so, when, and, if not, its reasons?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Yes. It was electrified without poles through PVC.

- (b) Two transformers 25 KVA and other 50 KVA have been installed in the village. Both the transformers are in working

condition.

- (c) A proposal has been prepared for installing 11 No. HT Poles and 15 No. LT. poles alongwith one 50 KVA transformer for proper electrification of the village. It will take about two months period to complete the work.

چوہدری محمد انور بھنڈر - سلیمنٹری جناب یہ ہے کہ اس موضع کو کب بجلی دی گئی تھی اور کب ٹرانسمارمر دیا گیا ہے؟

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: The answer has been brought to me now because I also was not happy with the Ministry's answer that electricity had been provided through PVC cable and that now the poles are being erected and it is exactly the same question that I asked that as to when and whose direction it was done in that emergency?

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: So, my supplementary is relevant, Sir,

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: It is very relevant and I was not satisfied and you see, he rushed in just now and brought the file that they are giving 11HT, 15HT, poles are now being placed in position with a 50 KV transformer to regularize the electricity under Village Electrification Programme.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Then Sir, it would be repeated on the next to answer this supplementary.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Possibly, yes. You can defer this part of the question.

Mr. Acting Chairman: Right. It is deferred. Question No. 56, Abdur

Rahim Mandokhel Sahib.

56. *Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to link with 33 KV transmission lines the following areas namely:

- (i) Ahmedi Dargah, Dhana Sir, Omaza Marscen Zai, Shin Ghar, Mir Ali Khel, Gul Kachh, Qamar uddin Karez and Mergha Kezai in Distt. Zhob;
- (ii) Shira Jogezeai, Margha Faquir Zai and Badenai in Distt. Qilla Saifullah; and
- (iii) Mosa Khel in Distt. Mosa Khel?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (i) There is no proposal for extension of 33 KV line in the following places:

Ahmedi Dargah, Dana Sar, Shinghar, Mir Ali Khel, Qamaruddin Karez and Murgha Kibzai.

- (ii) Omaza Mersuzi, ---Omaza village is already electrified under OECF and there is no proposal of 33 KV connection to OMAZA Mersuzai.
- (iii) Gul Kachh. ---11KV line from Sambaza to Gul Kachh has already been constructed and accordingly, there is no proposal of 33 KV line.
- (i) Sharan Jogezeai, ---33 KV line already constructed from Qilla Saifullah.
- (ii) Murgha Faqirzai, --- 11 KV line from Muslim Bagh Murgha Faqirzai has already been constructed which is adequate for

load demand. There is no proposal of 33 KV line.

(iii) Badini,---There is no proposal of 33 KV line.

Musa Khel,---Proposal of 33 KV line including distn: net work at Musa Khel has been sent to Provincial Government for depositing its cost but until now no amount has been received. Moreover, feasibility report has also been sent to the Prime Minister Secretariat.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary please.

جناب عبدالرحیم مندوخیل۔ یہاں دیا گیا ہے کہ

There is no proposal for extension of 33 KV line in the following places:

تو یہاں ہے

Ahmedi Dargah, Dana Sar, Shinghar, Mir Ali Khel, Qamardin Karez and Murgha Kibzai

میرا سوال یہ ہے کہ 11KV کی کوئی proposal ہے۔

Mr. Acting Chairman: General Sahib.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: There is an 11 KV line from Muslim Bagh to Murgha Kibzai. That has already been constructed and there is no proposal for a 33 KV line

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ نہیں نہیں جناب سوال میرا ہے۔ ایک حصے کا

انہوں نے جواب دیا ہے۔ اس حصے کا میں سیکرٹری پوچھ رہا ہوں۔ یعنی سوال کا جو جواب دے

رہے ہیں۔ نمبر ایک آپ دیکھیں There is no proposal for extension of 33 KVline in the

following places. ۳۲ کا انہوں نے بتایا ہے کہ یہاں 33 کا

نہیں ہے۔ میں ان سے پوچھ رہا ہوں کہ احمدی درگاہ، دہانا سر، شن غر، میرعل خیل، قمرالدین

کاریز اور میرفا کیزنی۔ ان میں 11KV کا proposal ہے؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر - آپ نے 33KV کا پوچھا تھا، یہاں انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اگر آپ 11KV کی بات کرتے ہیں تو اس کے دفعہ میں آپ کو جواب دوں گا۔ کہ ہے یا نہیں ہے۔ صرف میرا فقیر زنی کا آپ کو جواب دے دیا گیا ہے باقیوں کا نہیں دیا گیا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - آپ اگر سچے دکھیں۔ آپ نے اور بھی سیکمنٹری اس میں جواب دیا ہے کہ 11KV سچے آپ دکھیں۔ گل کچھ آپ دکھیں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ گل کچھ کا آپ نے جواب دیا ہے۔ کہ ۲۲ نہیں ہے البتہ ۱۱ دیا ہے۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ میرا سوال سیکمنٹری بن رہا ہے۔ نئے سوال کی ضرورت نہیں ہے۔ یعنی میرا سوال ۱۱ کا بھی سیکمنٹری بن رہا ہے۔ ان میں آپ 11KV کا بنا رہے ہیں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر - جی ہاں سمبازہ سے گل کچھ تک۔
جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - نہیں وہ تو ہو گیا۔ گل کچھ کا جواب ہو گیا۔ احمدی درگاہ، دہانا سر، شین غر، میر علی خیل کا 11KV کا پروگرام ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر - فی الحال نہیں ہے۔ اگر ہوتا تو indicate کرتے۔ یہ جواب بھی ابھی مجھے پہنچا ہے۔ کیونکہ اس سے بھی مطمئن نہیں تھا جو جواب منسٹری نے دیا تھا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - مہربانی جی۔ اگر defer کریں۔
جناب قائم مقام چیئرمین - defer کرتے ہیں۔ کیونکہ وزیر صاحب نہیں ہیں۔
حافظ حسین احمد - جناب چیئرمین صاحب کیا تمام جوابات وزیر داخلہ کے ذمے لگے ہیں۔
جناب قائم مقام چیئرمین - جو وزیر متعلقہ ہیں غالباً آج وہ نہیں ہیں۔
حافظ حسین احمد - مسئلہ یہ نہیں ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب ان کی منسٹری نہیں ہے۔ اور ان کو معلومات پہنچ بھی جاتی ہے تو اس کے بعد بھی انہیں کچھ معلومات نہیں ہیں۔
میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر - حافظ صاحب یہ الزام غلط ہے کہ معلومات

نہیں ہیں۔ کل رات میں نے منسٹری کے ساتھ ان پر کام کیا جہاں مجھے خودتسی نہیں تھی میں نے ان کو واپس کر دیئے کہ ان کے مجھے مکمل جواب آپ دیں۔ اب آپ اسی میں دیکھیں جو سوال انہوں نے raise کیا تھا اس میں انہوں نے کہا تھا کہ proposal of 33 KV line Musa Khel موسیٰ خیل کا آپ دیکھیں

has been sent to Provincial Government for depositing its cost but until now no amount has been received. Moreover, feasibility report has also been sent to the Prime Minister Secretariat.

تو میں نے کہا یہ تعداد ہے اس میں صوبائی حکومت سے آپ کیوں پیسے مانگتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ نہیں پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کر رہا ہے اس کو۔

حافظ حسین احمد۔ جناب آپ خود مطمئن نہیں ہیں تو آپ کس طریقے سے کسی اور کو مطمئن کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں آپ کو تو کتنا چاہیے تھا کہ جواب نہیں آیا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب وزیر صاحب بڑی صاف گوئی سے کام لے رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں جنرل صاحب جس طرح فرما رہے ہیں وہ غالباً ہم سب کے لیے قابل ستائش ہے کہ بڑی صاف گوئی سے جتا رہے ہیں۔ اور میں نے دو سوال defer بھی کر دیئے ہیں انہی کی statement پہ جنرل صاحب آگے چلے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ نہیں جی اس کو آپ دیکھیں لیں۔ ایک بات میں کر لوں اب موسیٰ خیل میں نے clear کروادیا last portion جو ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یہ سوال defer ہو گیا ہے آگے چلے۔

Mr. Acting Chairman: Next question No.58, Dr. Muhammad

Rehan.

58. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the number of villages electrified on my recommendations out of my quota for the year 1991-92, with its cost in each case and the date of completion, and the time by which remaining villages will be electrified?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Five Villages have been electrified out of the quota for the year 1991-92 as detailed in Annexure-A.

Annexure-A

Rs. in Million

Name of Villages	District	Cost	
		Estimate	Expenditure
1. Surrounding Abadi Maira Badber Horanzai.	Peshawar	0.581	
2. SURR:Abadi Mera Badber Mariamzai	Peshawar	1.000	
3. Azafi Basti Gulbahar Mauza Sulemania Khel	Peshawar	0.625	
4. Muslim Town Near Khat Killi	Peshawar	0.520	
5. Mariam Zai Wand Dhelidher and Shah Afzai Kor.	Peshawar	0.711	
Total:		3.437	

Dr. Muhammad Rehan: Yes, Sir. Sir, if you please go to the question, I have asked about its cost in each case, of course the cost has been given, and the date, of completion. So the answer is short of the date of completion and the time by which remaining villages will be electrified. The answer is silent about the remaining villages. and again Sir, because it concerns the constituency of my very honourable Interior Minister, Muslim Town near Khat Killi, this is near Nowshera District and recently put into Peshawar District

Dr. Muhammad Rehan: Sir, as you know that Nowshera District has come into existence in June 1990, and Sir, this project was for 1991-92. You should have some general knowledge while answering...

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: What has happened is that it still come under the AC Khayber, which is located at Peshawar. You know NA-4 comes under AC Khayber Peshawar and that is why Area Electricity Board is also.....

ڈاکٹر محمد ریحان۔ میرا مطلب تو یہ تھا کہ میں نے آپ کے حلقے میں بھی تھوڑا سا کام کیا تھا۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I know.

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا اس کا نہ تو وہ دیا گیا date of completion, there is no mention sir, کیونکہ 1991-92 کے ابھی تک میرے خیال میں انہوں نے complete نہیں کئے ہیں اس لیے وہ اس کو چھپا رہے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: It has been asked....

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I will also give an answer to, this question. After the election, what I did, I directed a complete survey of NA-4. The entire area of NA-4 has now been covered and it will be done within this year__ not the financial, I will not say, but this, because all the money Rs. 8.5 million has already been allocated for electrification of NA-4 and Inshallah the entire area, you will not have a single area to complain about, in NA-4, that it has no electricity.

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا یہ تو انہوں نے این اے ۴ کے متعلق فرمایا۔ ایک دو تین اور پانچ جو ہیں یہ این اے ۴ میں located ہیں۔ ان میں سے کئی ابھی incomplete

they have not answered, that they are going پڑے ہوئے ہیں اور اس کے لیے جواب to be completed

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: That portion we can defer.

Dr. Muhammad Rehan: And this one, I request, should be deferred and I ask by which time the remaining villages will be electrified?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: If they are in NA-4 villages outside NA-4. I have given the response.

Dr. Muhammad Rehan: They are outside NA-4.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: OK.

Mr. Acting Chairman: As General Sahib says, it is deferred again. Question No. 59 asked by Mr. M. Zafar.

Dr. Muhammad Rehan: On his behalf, Sir.

جناب منظور احمد گچکی۔ میں صبح سے کھڑا ہوں اور سوال کر رہا ہوں اور آپ آئے بار ہے ہیں۔ سوال کے supplementary پورے بھی نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ supplementary کرنا چاہتے ہیں مکمل سوال پر۔ جناب منظور احمد گچکی۔ میں کرنا چاہتا ہوں کھڑا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ سوال کیجئے - supplementary please

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ جو آدمی رعب ڈال کے اس طریقے سے کرنے کی کوشش کرے۔۔۔ آخر بات کرنے کا کوئی طریقہ کار ہونا چاہیے۔ جناب منظور احمد گچکی۔ یہ چیز کا کام ہے۔ تمہارا نہیں ہے۔

چوہدری شجاعت حسین - rules میں ایک دفعہ سوال اگر گزر چکا ہو تو یہ لازم نہیں

کہ دوبارہ واپس لایا جاسکے۔ آپ کر سکتے ہیں۔ ہر دفعہ یہ نہیں کہ رعب ڈالیں اور سوال کر لیں۔ یہاں پر اتنے زیادہ سوالات ہیں ان کو بھی موقع دیں جناب۔

Mr. Acting Chairman: Actually the question was deferred therefore I think, there remains no necessity of supplementary. Any how, I have given you the floor. Please put your supplementary question.

جناب منظور احمد گچکی۔ نہیں جی پہلی بات تو یہ ہے کہ ruling آپ دیتے ہیں کسی باہر کے آدمی کو جو ruling کا اختیار نہیں رکھتا، کوئی ممبر بھی ہو وہ اپنی طرف سے کوئی ruling نہیں دیتا۔ ne must know that he is not Interior Minister

Mr. Acting Chairman: Ghichki Sahib, I have given the floor, please ask supplementary question.

جناب منظور احمد گچکی۔ supplementary میرا یہ ہے جناب والا کہ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ یہ جو پانچ villages دیئے گئے ہیں یہاں پر ایک، دو، تین، چار، پانچ، کیا 1991-92 میں تمام سینئرز حضرات کو پانچ villages کی electrification کے right دیئے گئے تھے یا ان افراد کو کہ جو treasury benches پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ مجھے تو علم نہیں کہ کتنے villages allocate ہونے تھے اور کتنے انہوں نے کروائے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ پانچ دیہات دیئے گئے ہیں یہاں پر ایک دو تین چار پانچ کیا ۹۱-۹۲ میں تمام سینئر حضرات کو پانچ دیہات کی electrification کے rights دیئے گئے تھے یا صرف ان افراد کو کہ جو treasury benches میں بیٹھے ہیں؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ مجھے تو علم نہیں ہے کہ کتنے locate ہونے تھے اور کتنوں نے کروائے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہیں وہ سوال یہ ہے کہ پارلیمنٹریئر اور سینئر کو کتنے دیہات کا docket آتا ہے آپ کو اختیار ہے کہ آپ اتنے villages کی سٹارش کر سکتے ہیں۔

اپنے حلقے کے لئے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جو فنڈ allocate ہوتے ہیں ایم این ایز اور سینیٹرز کے

اس میں ایک proportion ہے مثلاً five million کا ہے تو 3.5 million is allocated for the electrification of the villages. یہ لوکل گورنمنٹ کا ایک فارمولا ہے تو اب 35 میں ایک بھی ہو سکتا ہے دو بھی ہو سکتے ہیں پانچ بھی ہو سکتے ہیں it depends upon the electrification of the area کہ اس میں آبادی کتنی ہے کھجے کتے گئے ہیں ٹرانسمار کس فاصلے سے آ رہا ہے طریقہ کار کے اندر تو اس میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ 3.5 میں ایک ہو گا ہو سکتا ہے اس میں پانچ ہو جائیں نزدیک آبادیوں کا مسئلہ ہوتا ہے۔ there is no criterion like that, you can assign 5 or 10.

Mr. Acting Chairman: Dr. Sahib, I may tell you that the letters which were received by us, the Senators, two years back in the year 1991-92, we were asked to identify three villages. The letters are with us. So, the question put by Mr. Gichki that we were asked for three villages, allocation of funds was never discussed in that letter. So, I think the question is proper and it should be explained whether 3 villages are given or 5 villages are given?

جناب منظور احمد گچکی۔ بالکل میرا یہی سوال ہے۔

(interruption)

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: In my experience, there are only two villages out of the whole district which had no electricity, the others had only extension programmes. So, that is where the whole discrepancy is or the difference may come out.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب کا سوال بھی ایک حد تک ٹھیک ہے۔

کہ بات ہیسیوں کی بھی ہوتی ہے مگر میرا خیال ہے کہ یہ یوں ہو گا کہ village انہوں نے تین رکھے ہوں گے کہ specific تین ہو سکتے ہیں زیادہ بھی ہو سکتے ہیں کم بھی ہو سکتے ہیں غالباً یہ ہے

Mr. Anwar Saifullah Khan: Sir, the amount for three villages, I think, used to be Rs. 3 million, 1 million for each village. Within Rs. 3 million, you could electrify 3 or even 5 villages but I recollect, as you very rightly said, Sir, that we were asked to give names of 3 villages.

Mr. Acting Chairman: Identify 3 villages, yes., give name. Thank you. Jam Sahib, please.

Jam Kararuddin: Sir, as far as my information goes that in the year 1991-92, the allocation of funds for each Senator was 5 million for electrification of villages. Now it depends upon the city which is reported. How many villages are being electrified within that amount?

Mr. Acting Chairman: I think this has been explained by Dr. Sahib and General Sahib. This is the same question which is being put again. Thank you very much.

Next question No.59, Mr. Zafar

59. *Mr. M. Zafar: Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to state:

- (a) The names, designations and House Number of the officers in possession of category II and above government houses who were transferred from Islamabad after 1st January, 1993 and whose houses were allotted to others subject to vacation;
- (b) the names, designations of officers allotted the said category II and above government houses subject to vacation during the year 1993 indicating also the present status of these allotments;

and

- (c) the names of officers in possession of category II and above houses who have failed to vacate these houses and have retained the possession beyond the period of 6 months indicating also the period of extension, if any, allowed to any officer and the name of the authority which approved this extension, separately in each case?

Makhdoom Muhammad Amin Fahim: (a) There are 5 Officers in possession of Category II and above Government accommodation, transferred from Islamabad after 1st January, 1993. The details are annexed.

- (b) The names and designations of the Officers who allotted the said Government accommodation on subject to vacation basis are annexed as at 'a' above.

- (c) Only one officer namely Mr. Faqir Zia Masoom, Inspector General Police, Baluchistan is in possession of category II house in Islamabad, beyond permissible 6 months. His case is under consideration/process.

**STATEMENT SHOWING THE DETAIL OF QUARTERS OF CATEGORY-II AND ABOVE CANCELLED FROM
1ST JANUARY, 1993 ON THE BASIS OF TRANSFER OF THE ALLOTTEES.**

S. No.	Govt. Accommodation No.	Name, Designation & Department of the Allottee.	Date of Transfer	Name, Designation & Dept. of next Allottee.	Present Status of Allotment Occupation.
1	33-Category II, G-10 2	Mr. Shah Nawaz Mahser, Private Secretary, M.o Communications.	22-02-1993	Mrs. Tahira Mazhar, Director, Manpower Division.	Occupied on 27th October, 1993
2	123-H, F-6 3	Mr. Hidayat Hussain, Joint Secretary, Law Division.	14-01-1993	Mr. Zubair Kidwai, Addl. Secretary, M.o Production.	Occupied on 24th August, 1993.
3	6-G, F-6 4	Mr. Mansoor Akbar Kokab, Sr. Civil Judge, Islamabad.	15-05-1993	Mr. Karamat Hussain, Niazi, Deputy Secy. National Assembly Sectt.	Occupied on 11th July, 1993
4	4-D, St. 31, F-8 1	Mr. Faqir Zia Masoom, Inspector General Police, Quetta.	27-07-1993	Raja Muhammad Amin, Jt. Secretary, Senate Secretariat.	Allotment withdrawn under Works Division's letter No. 11(1) 94 E.I. Dated: 26-04-94
5	24-B, St. 52, F-6 4	Mr. Kamran Aslam, Joint Secretary, Establishment Divin.	17-10-1993	Mr. Zaheer Ahmed, Joint Secretary, M.o Local Govt. & Rural Development.	Occupied.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary, please?

ڈاکٹر محمد ریحان - اگر جواب ملاحظہ فرمائیں تو اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ

statement showing the detail of quarters of category II and above cancelled from 1st January, 1993 on the basis of transfer of the allottee.

(f) اس میں جناب یہ دیا ہوا ہے occupied on 27, occupied on this and this. ایک راجہ محمد امین، جوائنٹ سیکرٹری، سینٹ سیکرٹریٹ، allotment withdrawn under Works Division letter dated 26th April. میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ راجہ صاحب کی یہ الاٹمنٹ کیوں cancel گئی کیا وجوہات ہیں کیا نقصان ہو رہا تھا یا قوم کو بڑا فائدہ پہنچ رہا تھا؟

جناب قائم مقام چیئرمین - سید اقبال حیدر صاحب -

سید اقبال حیدر - جناب چیئرمین! اس میں کوئی خاص وجہ نہیں تھی صرف اس نے

کہ وہ allotment subject to vacation ہوتا ہے۔

Sir, in this case there is no main reason. This is only done because we allot accommodation subject to vacation where you have seen that they have occupied, the word "occupied" is meant that they had taken possession. When some delay is committed then some time allotment could be cancelled because the house is not being vacated. So that some other house can be allotted to the same gentleman. Now in this case if the honourable Member desires it can be restored but it will be subject to vacation. We can consider its restoration Sir,

Mr. Acting Chairman: Who is responsible for the vacation?

Syed Iqbal Haider: Sir, vacation is also one of the serious problems like the recovery of the dues. Now they are officers with their families, wife, children and it is not possible that they are just thrown out without providing alternate accommodation and at times it causes great embarrassment.

Mr. Acting Chairman: How it should be remedied.

Syed Iqbal Haider: Sir, if the honourable Member suggests that the allotment may be restored then we can consider it. Sir, I can ask the Ministry of Works that the allotment may be restored. I will strongly recommend them or provide alternate accommodation to the staff of the Senate also.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی جناب مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خاں مندوخیل۔ جو اس کی وجہ بتانی چونکہ وہ خالی نہیں کر رہا ہے۔ لہذا جو allotment ہے اس کو cancel کر دیں۔ یہ تو دلچسپ دلیل ہے۔ اس وقت جو وزیر صاحب کہہ رہے ہیں وہ بات درست ہے۔ اس کو restore کیا جائے۔ لیکن وہ طریقہ جو ہے اس کے معنی ہیں کہ کوئی قانونی آرڈر آپ کریں۔ اس کے مقابلے میں کوئی شخص بے دخل نہیں ہوتا اور آپ اس کو کچھ نہ کہیں تو یہ بڑی زیادتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ڈاکٹر عبدالحی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ۔ میرا یہ سوال ہے کہ وہ اس معزز ایوان میں یقین دہانی کرائیں گے کہ اس طرح کی جتنی بھی بے قاعدگیاں ہیں قبضہ گروپ جو دو دو تین تین بنکوں پر قابض ہیں۔ ایک اسلام آباد میں ہے، ایک لاہور میں ہے، ایک کراچی میں ہے یا ایک کہیں اور ہے تو یہ جو سلسلہ ہے بے قاعدگیوں کا، واجبات ہم نہ دیں۔ ٹیلی فون کے بل ہم نہ دیں۔ واپڈا کے بل ہم نہ دیں۔ قبضے بھی بے شمار کریں۔ آخر یہ حکومت کس مقصد کے لئے ہے۔ آیا وہ یہ یقین دہانی کرائیں گے اس ایوان کو کہ یہ جو عوام کا پیسہ ہے ان کے ذمے ہے یا یہ جو allotment پر ایک کی بجائے چار چار پانچ پانچ بنکے اپنے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ ان کو خالی کرانے کی۔ یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ نہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ کا ضمنی سوال کیا بنا؟

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وفاقی حکومت اس ایوان کو یقین دلانے کہ بے قاعدگیوں کا کوئی علاج ہے۔

جناب قائم مقام چیئر مین۔ جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ پہلا تو میرے معزز رکن مندوخیل صاحب کا ضمنی سوال تھا کہ انہوں نے تو specific سوال کیا ہے کہ اس سینٹ کے افسر کا allotment کیوں cancel کیا گیا اور اس کو restore کیا جائے۔ اگر سینٹ کے افسر اس کو restore کروانا چاہتے ہیں تو اس پر غور ہو سکتا ہے۔ اس پر عمل درآمد ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔ رہی یہ بات کہ کوئی بے قاعدگی ہوئی ہے تو جیسا کہ میرے معزز رکن ڈاکٹر صاحب نے نکتہ اٹھایا ہے۔ کوئی بھی بے قاعدگیاں ہمارے نوٹس میں آتی ہیں تو ہم اس کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہیں اور کسی بھی قبضہ گروپ کے ناجائز طور پر کسی گھر پر قبضہ رکھنے کے خلاف فوراً کارروائی ہوگی اور میں مشکور ہوں گا ڈاکٹر صاحب کا کہ اگر وہ ایسے دیگر کیس بھی ہمارے علم میں لائیں تو اس میں انشاء اللہ تعالیٰ انصاف ہو گا۔

جناب سیف اللہ خان۔ پراچہ۔ چیئر مین سینٹ نے بھی اس کے لیے لکھا ہے وزیر صاحب کو کہ ان کو مہربانی کر کے قبضہ دیا جانے اور allotment کیا جائے تو میرا خیال ہے کہ یہ سارا سینٹ اس حق میں ہو گا کہ ان کو اس جگہ کا قبضہ دیا جائے۔ یہ جو ہمارے افسر ہیں راجہ محمد امین صاحب۔ سید اقبال حیدر۔ ان کے ساتھ تو میری ذاتی ہمدردی ہے اور میں انشاء اللہ کروں گا۔ جناب قائم مقام چیئر مین۔ جی انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ ٹکے کے پاس یا حکومت کے پاس کوئی روز ہوں مے؟ کسی ناجائز قابض کو جو بغیر allotment بیٹھا ہوا ہو یا allotment کسی اور کو کریں اور دوسرا قبضہ نہ دے تو آخر اس کا قبضہ لینے کا کیا طریقہ کار ہے اور حکومت کیا کرتی ہے؟

جناب قائم مقام چیئر مین۔ جی جناب سید اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئر مین طریقے کار تو بالکل واضح ہے۔ ہمارے اپنے باضابطہ مفصل رولز ہیں۔ اور ان رولز کے اوپر اگر آپ بالکل اتھارٹی سختی سے عمل کریں گے تو یہاں پر بہت واویلا بج جائے گا۔ اور بہت تھار ایک استحقاق پیش ہوں گی۔ adjournment motion پیش ہوں گی۔

جناب قائم مقام چیئر مین۔ کیا طریقہ کیا ہے؟

سید اقبال حیدر۔ ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ کسی فیملی کو اثاثہ کر ایڈم نہیں نکالتے کوشش

یہی ہوتی ہے کہ افہام و تفہیم سے مسئلے کا حل ہو جائے۔ جہاں تک ممکن ہو۔ اس میں بہت سارے cases میں تو لوگ عدالت گئے ہونے ہیں۔ اور عدالت سے stay لے لیا ہے۔ اگر عدالت سے stay لے لیا ہے تو پھر بے دلی کا عمل رک جاتا ہے لیکن ہماری طرف سے پورا pressure ہے کہ کسی کے ساتھ کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی۔ اس میں بہت سارے cases ہیں۔ روز موجود ہیں سر۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I can give one direction. The report on Electricity and Water Bills may be prepared and put to the House on market rate of rental. The officer will vacate immediately.

سید اقبال حیدر۔ وہ electricity اور water دوسرے ڈویژن کا معاملہ ہے ہوتا ہے۔ یہ بالکل اچھی تجویز ہے اس پر بھی غور ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں تو یہ کہوں گا کہ ایک اور Rules of Business میں ہو۔ نیشنل اسمبلی کے بھی اور سینٹ کے بھی سیکریٹریٹ کو اختیار ہو کہ جو بھی واجبات کسی بھی ممبر پر due ہیں۔ وہ at source deduct ہو جائیں۔ اور اسی طرح سے Rules of Business of the Government میں بھی ہو کہ اگر گورنمنٹ کے کسی بھی اہلکار کی جانب کوئی واجبات ہیں تو وہ at source اس کی salary میں سے deduct ہو جائیں۔ یہ مسئلہ بڑی آسانی سے حل ہو جائے گا۔ سینٹ اور نیشنل اسمبلی کے روز کی تبدیلی تو یہاں پر ایوان کے اراکین کی رائے کے مطابق ہی ہو گی۔ رہا Rules of Business کی تبدیلی یا AGPR کے روز کی تبدیلی۔ کیونکہ AGPR مختلف مضامین کے تحت چلتا ہے۔ ان میں حکومت تبدیلی کرنے کو تیار ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جب مجھے گورنمنٹ کے خزانے سے پیسہ ملتا ہے۔ اس لئے ملتا ہے کہ میں یہاں جب آتا ہوں تو میں نے کرایہ دینا ہے، ٹیکسی کرنی ہے، میلیونوں کا الاؤنس ہے، سب کچھ مجھے ملتا ہے اور میں وصول کرتا ہوں۔ مگر جب دینے کا وقت آتا ہے تو میں نہیں دیتا۔ اس کا کیا دوا کریں گے آپ؟

سید اقبال حیدر۔ اس کے لئے ہم یہی کر سکتے ہیں کہ Rules of Business میں گورنمنٹ کے بھی Rules of Business ہیں۔ اس میں بھی ہم ایک حق ڈال سکتے ہیں یا AGPR

کے جو قوانین ہیں جن کے مطابق جہاں سے انہیں salaries ملتی ہیں افسران کو ان کے قوانین میں بھی ترمیم ہو سکتی ہے۔ اس میں بہت سارے قوانین میں ترمیم کرنی پڑے گی۔ ساتھ ساتھ ہمارے Works Committee کے جو رولز ہیں جس کے تحت allotment ہوتا ہے اس میں بھی ہم ترمیم کر سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ٹھیک جی۔ جناب قاضی صاحب۔

قاضی حسین احمد۔ اگر گورنمنٹ واقعی سیریس ہے کہ سرکاری افسر اور دوسرے لوگوں ایم این ایز اور ایم پی ایز سے وہ recovery کریں۔ تو اس کا simple طریقہ ہے کہ وہ آدمی جس کے اوپر dues ہیں۔ اس آدمی کو جگہ نہ دی جائے بلکہ خالی کمرال جائے۔ یعنی یہ تو جی عام Rule ہے اس میں کسی نئے Rule کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا تو طریقہ یہی تھا ایم این ایز ہاسٹل میں رہتے تھے۔ جب وہاں سے نکلتے تھے وہ لوگ بل لے آتے تھے اور ہم بل پے کر کے وہاں سے نکلتے تھے۔ یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے اس کے لئے نئے قانون کی کیا ضرورت ہے۔ اگر اس نے پرانے bills pay نہیں کیے ہیں تو اس کو کرہ نہ دیا جائے۔ اس سے معذرت کر لی جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اس پر غور کریں حے انشاء اللہ۔

قاضی حسین احمد۔ غور کی کیا بات ہے جی یہ تو قانون ہے یہ تو طریقہ ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب بیرسٹر صاحب۔

سید مسعود کوثر۔ اس ہاؤس کی رائے یہی ہے کہ جو بے قاعدگیاں کی جاتی ہیں چاہے وہ سینیئر صاحبان کی طرف سے ہوں یا کسی اور کی طرف سے۔ میری سمجھ میں یہ بات تو نہیں آتی کہ اگر ایک شخص utility سروس کے لئے اس کو استعمال کرتا ہے اور اس کے لئے ادائیگی نہیں کرتا تو یہ کون سی کتاب میں privilege لکھا ہوا ہے سینیئر کا یا ایم این ایز کا۔ It is not a privilege۔ اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ اس کے لئے مزید قانون بنانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ جو موجودہ قوانین ہیں ان کو پورے طریقے سے implement کیا جائے

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب شیخ صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا! بجائیوں میں گئے بجائی بھی ہوتے ہیں اور سوتیلے بھی ہوتے ہیں تو کیا موجودہ حکومت سینٹ کے آفیسران اور معزز سینیٹرز کو سوتیلے بجائی سمجھتی ہے اور دوسرے محکموں کے میسے کہ Man Power Division ہے ---

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے، آپ تشریف رکھیں شکریہ سوانمبر ۱۶۴۔

164 *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the amount so far spent on the construction and completion of the Tarbela Dam; and

(b) whether the amount spent on this Dam was provided by the Federal Government or by some donor agencies and, if so, the respective amount spent by the Federal Government and each donor agency?

Malik Ghulam Mustafa Khar:

(a) US \$ 1856 Million = Rs. 18378 Million (US \$ = Rs. 9.90169)

(b) (i) Federal Govt. = Rs. 6930 Million (\$699.88 Million)

(ii) Donor Agencies = US \$ 1156.12 Million With following break-up-

	Amount US \$ Million
Australia	1.62
Canada	13.59
European Economic Community (EEC)	6.82
France	30.58
Germany	16.17
IBRD (World Bank)	25.00
International Development Association (IDA)	45.68
Indus Basin Development Fund (Savings)	354.03

Italy	58.41
United Kingdom	51.20
United States of America	60.00
Saudi Arabia	60.00
Kuwait	18.00
Abdu Dhabi	25.00
Asian Bank for Development	380.00
EEC Special Action Credit	7.06
Insurance Recovery	2.96

Total : \$1156.12

Grand Total : \$ 1856.00

Million

چوہدری محمد انور بھنڈر - جناب والا ! میں یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ جو EEC

Special Action Credit 7.06 million تھا کیا یہ credit تھا یا donation تھا؟

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: They were donations.

Ch. Muhammad Anwer Bhinder: No Sir, all these figures which have been given, they were in response to part No.2 of my question and they said that all these were donations from different countries. But so far as EEC special Action Credit is concerned, I was not able to understand whether that was a donation or credit.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: What I was informed was that whatever has been shown is a credit. The other ones are donation

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! جہاں تک credit اور donation کا تعلق ہے میں عرض کرتا ہوں کہ یہاں تو آپ نے ساری تفصیل donations کی دی ہے کہ یہ مختلف مالک سے تربیلا ڈیم بنانے کے لئے donations آئی تھیں۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: No they have not been termed as donation there have been donor agencies who contributed.

Ch. Muhammad Anwer Bhinder: And that means, should I take it that all of it was credit.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I think you will have to ask an other question, because now I have to be fair otherwise I can not answer this fully, to your satisfaction.

Mr. Acting Chairman: This question should also be deferred, General Sahib.

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ بالکل ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ Right شکریہ۔ سوال نمبر ۱۴۵۔ سید محمد فضل آغا صاحب۔

165. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is a fact that a financial cut has been applied to the annual funds allocated to the Saindak Project for the current year, if so, its reasons indicating the amount of original funds and the reduced funds?

Mr. Anwar Saifullah Khan: Yes;

Original Allocation --- Rs.2581 million (by Priority Committee and Annual Plan Coordination Committee).

Reduced Allocation. --- Rs.1500 million (by care taker Government due to

Revised Allocation : ---Rs. 2096 million (Through supplementary grant by the present government)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبداللہ بلوچ - میں جناب سینڈک پراجیکٹ کے متعلق سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس پراجیکٹ میں جو تاخیر فنڈز کے رکنے کی وجہ سے یا cut لگنے کی وجہ سے ہوئی ہے اس کے بارے میں کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ اب جو فنڈز دئے گئے ہیں وہ اس کی ضرورت کے مطابق دئے گئے ہیں؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا منصوبہ اپنے مقررہ وقت پر مکمل ہوگا؟

تیسرا سوال یہ ہے کہ - چونکہ وفاقی اداروں میں کہیں بھی بلوچستان کی پوری نمائندگی نہیں ہے اس لئے کیا سینڈک پراجیکٹ میں نوے فیصد ملازمتیں بلوچستان میں بے روزگاری کی وجہ سے وہاں کے عوام کو ملیں گی؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب! ایک تو آپ نے یہ فرمایا ہے کہ جو پیسہ ملا ہے کیا یہ صحیح ملا ہے۔

جناب انور سیف اللہ خان۔ میں ڈاکٹر صاحب کے سوالات سمجھ گیا ہوں ۱۰ اگر اجازت ہو تو میں جواب دے دوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی، فرمائیے۔

جناب انور سیف اللہ خان۔ جناب چیئرمین - میں فاضل ممبر ڈاکٹر صاحب کو حکومت کی طرف سے یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہمیں یہ احساس ہے کہ یہ پراجیکٹ قوم کے لئے بہت اہم ہے اور خاص کر بلوچستان کے لئے اور میں سمجھتا ہوں کہ mining میں یہ پاکستان کا پہلا پراجیکٹ ہے جس کی وجہ سے پورے ملک میں مائننگ کی ڈویلپمنٹ کے لیے اور انجینئرز کی ٹریننگ کے لیے بہت سپورٹ ملے گی۔ عرض یہ ہے کہ فنڈز کی بات کی گئی ہے فنڈز پر caretaker گورنمنٹ نے اکانومی کٹ لگایا تھا۔ ہم وزیر اعظم صاحب کے پاس گئے اور انہوں نے یہ فنڈز بحال کئے اور اس کی وجہ سے کام نہیں رکا۔ کام میں تیزی آئی ہے۔ جناب میں خود دو بار اس پراجیکٹ کو دیکھنے گیا ہوں ہمارے چند معزز ممبران

پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلی بھی گئے تھے۔ صدر مملکت بھی سینڈک پراجیکٹ پر ہو آئے ہیں۔ انشاء اللہ فنڈز کی وجہ سے کوئی پر اہم نہیں ہو گا۔ انشاء اللہ وقت سے پہلے ہم اس پراجیکٹ کو مکمل کریں گے۔ Jobs کی بات ہے تو اس دن بھی وہاں صدر صاحب کے سامنے جب بریفنگ تھی یہ سوال بلوچستان کے نمائندگان نے کیا تھا تو وہاں بھی یہ واضح کر دیا تھا کہ حکومت کی خواہش بھی ہے کہ وہاں پہلے بلوچستان کے جو لوگ ہیں ان کو نوکریاں ملیں اور جس ضلع اور ڈویژن میں یہ پراجیکٹ ہے اس علاقے کے لوگوں کو زیادہ تر نوکریاں دی جائیں اور میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت وہاں جو لوگ کام کر رہے ہیں ایک تہائی اسی علاقے کے ہیں اور باقی جو ہیں بلوچستان کے ہیں اور چند لوگ technical level پر ایسے ضرور ہیں جو کہ اور صوبوں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ہماری پالیسی یہ ہے کہ پہلے بلوچستان کے لوگ اس کے بعد اگر وہ نہیں ملیں گے تو پھر انشاء اللہ باہر سے لیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ اصل تخمینے میں ابھی بھی پانچ سو ملین کا خسارہ ہے اور اس وقت جو حکومت نے فنڈز فراہم کیے ہیں تو یہ کوئی ۳۹۵ یا ۵۰۰ ملین ہے اس کو کب پورا کیا جائے گا۔

جناب انور سیف اللہ خان۔ جیسے میں نے پہلے کہا کہ یہ cut ہم نے نہیں لگایا تھا ہم نے سہولت گرانٹ میں کوئی ۵۵ کروڑ روپے allocate کئے وہ کافی ہیں کہ اس پروجیکٹ کو اس سال چلایا جائے۔ جو ہم نے deffer کیا وہ یونائیٹڈ بینک کا ایک loan تھا اور یہ جو cut لگا تھا اس کو انشاء اللہ ہم اگلے سال پورا کریں گے کیونکہ اگلے سال ویسے بھی پروجیکٹ مکمل ہو رہا ہے۔ تو انشاء اللہ اس کو پورا کیا جائے گا۔ لیکن پراجیکٹ کی completion date میں اس کی وجہ سے کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی اس کو انشاء اللہ ہم وقت سے پہلے مکمل کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اگلا سوال میجر سید محمد فضل آغا صاحب۔

(سوال نمبر ۱۶۶ سید محمد فضل آغا کی بجائے جناب منظور احمد گچکی نے پوچھا اور اس کا

جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا۔)

three years with province-wise break-up, amount spent on these villages in each province.

Malik Ghulam Mustafa Khar: Break up of village electrified during 1991-92, 1992-93 and 1993-94 (Up to March, 1994) alongwith amount spent in each province is given as under :-

Year	No. of villages electrified				*Amount spent (Rs. in Million)			
	Punjab	NWFP	Sind	Baluchistan	Punjab	NWFP	Sind	Baluchistan
1991-92	2050	701	741	157	1562.6	521.48	547.6	340.269
1992-93	2753	969	933	205	777.6	360.508	447.5	177.495
1993-94	1776	668	657	136	1509.6	567.8	558.5	115.600

(Up to 3/94)

Note: *Amount spent does not include the PM and Minister for Water and Power Quota.

جناب منظور احمد گنجی - میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو 1992-93 years 1991-92 or 1993-94 دیئے ہوئے ہیں اس میں جو گاؤں electrified ہوئے ہیں اس میں پنجاب کے 2050 ہوئے اور بلوچستان کے 157 یہ 1991-92 میں ہوئے - 1992-93 میں پنجاب کے 2753 ہوئے اور بلوچستان کے 205 ہوئے - میرا سوال یہ ہے کہ یہ اتنا زیادہ discrimination کیوں؟ جبکہ electricity کے معاملے میں بلوچستان سب سے پیچھے ہے - تو یہاں پر اتنی discrimination کیوں ہے کہ وہاں ہزاروں کی تعداد میں گاؤں electrify ہو رہے ہیں اور یہاں پر سینکڑوں کی تعداد میں بھی نہیں ہو رہے - تو وزیر موصوف یہ بتانا پسند کریں گے -

جناب قائم مقام چیئرمین - جناب بابر صاحب -

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ میں جواب سے satisfied نہیں تھا کیونکہ انہوں نے ایک تو یہ چیز نہیں دکھائی کہ وزیر اعظم نے نیچے جو نوٹ دیا ہوا ہے کہ amount spent does not include the Prime Ministers quota for Water and Power۔ ایک تو وہ اس میں غامی تھی۔ دوسرا یہ تھا کہ یہ disparity بڑی زیادہ تھی۔

So, I have returned it to the Ministry as an unsatisfactory answer.

Mr. Acting Chairman: So, again the question should be deferred.

Syed Iqbal Haider: The Question Hour is over.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ One minute. جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین۔ کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ بلوچستان 43% of mass land یعنی سارے ملک کا رقبے کے لحاظ سے 43% ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب سوال Defer ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ بجلی ایک اہم ضرورت ہے۔ اور اگر اس طرح سے یہ جو 91، 92، 93، 94 میں ہمیں جو بجلی کا سلسلہ نظر آیا ہے اس جواب میں کیا اس پالیسی میں رد و بدل کریں گے یا اس کو اس طرح سے رکھیں گے کہ صدیوں بلوچستان کے دیہاتوں کو بجلی نہیں ملے گی؟ کیا اس پالیسی میں رد و بدل کریں گے؟ اس کی یقین دہانی کرائیں گے؟ ہمیں خوشی ہے کہ پاکستان کی قومی وحدتوں پنجاب، سندھ، سرحد کو مل رہی ہے لیکن کم از کم ہمیں بھی بجلی کے معاملے میں ان کے برابر سمجھا جائے۔ اس کی یقین دہانی کرائیں گے؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب۔ جنرل صاحب نے اپنی statement

میں فرما دیا تھا کہ وہ خود بھی اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں اور اسی بنا پر اس سوال کو ڈیفر کیا گیا۔ جب یہ سوال دوبارہ آنے کا تو یہ آپ کا سوال دوبارہ وہاں اٹھایا جائے گا۔

قاضی حسین احمد۔ جناب چیئرمین۔ میں نصیر اللہ بابر صاحب کا بہت شکر گزار ہوں

کہ وہ صبح سے ہی بہت اچھے طریقے سے deal کر رہے ہیں۔ اور ہر چیز میں ہمارے

ساتھ اتفاق کر رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ کی ہر چیز سے اپنی بے اطمینانی کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان سے ہم یہ پوچھتے ہیں کہ جب یہ اتنے بے چین ہیں اتنے غیر مطمئن ہیں کل بھی میں نے بونیر کے بارے میں پوائنٹ آف آرڈر raise کیا تھا تو اس کے بارے میں انہوں نے کہا کہ بالکل ہر چیز غلط ہے اتفاق ہے ہر چیز غلط ہے۔ آج انہوں نے تمام سوالات کے بارے میں یہی کہا کہ سب چیز غلط ہے میں satisfied نہیں ہوں ہم بار صاحب نے کہتے ہیں یا آپ استعفیٰ دے دیں یا ٹھیک کر دیں یا اس حکومت کو بھڑو دیں غلط ہے ناکام ہے ہر چیز خراب ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ میں ان سے ایک عرض کر دوں کہ مجھ سے چمکارا اتنا آسانی سے نہیں ہو گا۔ صرف یہ ہے کہ میری منسٹری نہیں تھی لہذا میں نے رات بیٹھ کر ان سے سوالات پوچھے انہی کے بارے میں۔ جب وہ مجھے مطمئن نہیں کر سکے تو میں آپ کو کیسے مطمئن کر سکتا ہوں۔ اسی لئے میں نے یہ سوال ان کو واپس کر دینے۔ اور کہا کہ میں ان کے جوابات نہیں دے سکوں گا۔ کھر صاحب جب آئیں اگر وہ سمجھتے ہیں کہ وہ جوابات صحیح ہیں تو وہ دے دیں فوراً میں نہیں کر سکتا

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. The Question Hour is over. Now leave applications.

167 *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that the recent interviews held for the post of Assistant Engineer in office of the Chief Engineer Electricity, Wapda, Quetta, has been cancelled, if so, its reasons and if not, the time by which results will be announced?

(The Question Hour being over, the remaining questions and answers were placed on the table of the House.)

Reply not received.

168 *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

- (a) the estimate submitted by Chinese experts on Lakhra Coal Mines in terms of energy generation; and
- (b) whether any agreement has been reached with China for setting up coal powered generation plants, if so its details?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) The estimates of the Chinese for development of Lakhra coal mines have not yet been firmed up.

- (b) Yes; the contract was signed on 21st August, 1989 by WAPDA with M/s Dongfong Electric Corporation of China for supply and erection of 3 units of 50 MW each at a cost of US \$ 70.7 million. The first unit is due for commissioning in June, 1994. 2nd in September, 1994 and 3rd in February, 1995

169 *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government for erection of 500 KV transmission line from Peshawar to Tajikistan, if so, when?

Milk Ghulam Mustafa Khar: Yes. Consequent upon the visit of Pakistan's delegation to Tajikistan a memorandum of intent was signed between the governments of Tajikistan and Pakistan on 27-3-1992 at Dushan be for the purpose of cooperation in the field of electric power. Later, a technical delegation from Tajikenergo visited Pakistan during April, 1992 and signed a memoranda of understanding with WAPDA on 17-4-1992. Both the memoranda

of power (starting from 180 MW in year 1997 to 1000 MW in year 2000 and beyond) from Tajikistan to Pakistan through a 765 KV single circuit transmission line. It was agreed that the transmission line and substation in Tajikistan will be constructed and maintained by Tajikenergo at their expense and in Afghanistan and Pakistan by WAPDA at its expense. It was further agreed that the Government of Pakistan will provide a credit of US \$ 500 Million in the form of cash and goods for the completion of the construction of Rogun Hydroelectric Power Plant (RHPP) and construction of transmission system from RHPP to Afghanistan border for the supply of power to Pakistan. In this regard a Power Purchase Agreement between Pakistan WAPDA and Barki Tajik and a credit agreement between the Governments of Pakistan and Tajikistan were signed separately on 9.8.1992 and 10.8.1992 respectively. A PC-1 for the portion of the project to be constructed by WAPDA has been prepared and submitted by WAPDA to the Government for approval. However, Cabinet Committee on Energy decided on 10.2.1993 that the project may be deleted from the short term plan. Accordingly the PC-1 has been returned by the Planning and Development Division.

As law and order situation in Afghanistan has not improved so far, therefore, progress on the project is stalled. Moreover, the agreement is to become effective after approval /ratification by the two Governments and subject to the following prior actions, as per article XVIII of the same:-

- (a) The creditor is satisfied that all arrangements have been made for supply of electricity according to schedule in repayment of the credit and the interest accrued thereon. The borrower has made adequate arrangements and entered into agreements for completion of construction of Rogun Hydro Power Station and

transmission line and sub-stations upto the Takjiki-Afghanistan border.

- (b) The borrower has furnished a sovereign guarantee duly counter signed by State Bank of Tadjikistan for payments due under this credit agreement to the creditor.

The above conditions have not been fulfilled and the agreement has not yet become effective nor it has been ratified by the two Governments, so far.

170 *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state;

- (a) whether it is a fact that there was an explosion and fire in the main Gas Transmission Line near purification plant and compressive station at Sui on 5.4.1994;
- (b) whether it was an act of sabotage; if so, the action taken by the Government in this behalf; and the time and the date when the Line was repaired and the extent of the damage; and
- (c) the steps taken by the Government to check the recurrence of such incidents in future?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) Yes.

- (b) According to preliminary investigations it was not an act of sabotage. Gas supply was restored on 6th April, 1994 at 0200 hours on SSGC's system and 1115 hours on SNGPL system.
- (c) An experts committee has been appointed to investigate the cause of the accident and recommend remedial measures. The report of the committee is awaited.

171A. *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state the reasons for dissolving the previous Board of Cricket Control?

Syed Iqbal Haider: In exercise of the powers vesting in him as Patron of the Board of Control for Cricket in Pakistan, under para 50 of the Government of Pakistan Notification No. S.R.O. 848(1)/79 dated September 18, 1979, issued under Sub-Section (1) of Section 3 and Section 4 of the Sports (Development and Control) Ordinance, 1962 (XVI of 1962), the President of Islamic Republic of Pakistan superseded the management of the Board of Control for Cricket in Pakistan w.e.f. 12th January, 1994. Para 50 of Notification No. SRO 848(1)/79 dated 18th September, 1979 is reproduced below:

(2) Para 50.

(i) "The patron may, if satisfied that the Board is unable to perform its function, by order supersede the management of the Board and appoint an adhoc committee consisting of a Chairman and as many members as he considers appropriate to assume the function of the Board.

(ii) Upon an order of supersession being made, the General Body and the Council shall stand dissolved and the President, Honorary Treasurer and the Honorary Secretary shall vacate their respective offices.

(iii) The adhoc committee shall assume all the functions of the Board and references to the General Body, Council and the various functionaries in the Constitution shall mean reference to the ad hoc Committee.

(iv) The ad hoc Committee shall take steps to constitute the General Body and the Council in accordance with the Constitution.

(v) The Patron may at any time revoke the order of supersession.

(vi) Upon revocation of the order of supersession and ad hoc committee shall vacate office and the General Body and the Council, as constituted under the preceding clause (iv), and the other functionaries shall assume their functions under the Constitution.

(vii) All acts done, proceedings taken and contracts entered into by an adhoc committee shall be deemed to have been done, taken and entered into lawfully and validly and shall be binding upon the Board.

(3) 50. (A) (1) Notwithstanding anything contained in this constitution, the patron may, without assigning any reason and notice order that a person representing a full member on the General Body of the Board or who is a member of the Council of the Board shall stand removed as such member.

(2) No notice shall be required to be given to the member concerned before the issuance of the order under Clause (1).

(3) A person who is removed under Clause (1) shall unless otherwise specified, not be eligible to be nominated or elected to the General Body or the Council of the Board for a period of two years from the date of such removal and shall also stand removed from the committees of the Board".

(4) As per para 50(i) of the BCCP Constitution, re-produced above, the President of Islamic Republic of Pakistan as Patron of Board of Control for Cricket in Pakistan using his discretionary powers has superseded the Management of the Board leading to its dissolution after satisfying himself that the Board was unable to perform its functions. However, based on the information/comments appearing in the Press, the following factors could have influenced the decision of the Patron to dissolve the Board:-

(a) Not only performance of the national team and the organisation

of national tournaments, but also the financial affairs of the Board and the unsatisfactory progress of arrangements for co-hosting the 1996 World Cup had come under severe criticism.

- (b) Supersession of the functions of the Honorary Treasurer of BCCP who had been locked out from the Board's Offices in Karachi, with his responsibilities apparently having been assigned to the Chairman Selection Committee which is not an administrative assignment.
- (c) There was a great public resentment for allowing the holding of the Test Match against Zimbabwe to a private party at Defence Ground located 20 kilometers away from main population.
- (d) Leasing out the National Stadium by the Secretary of the Board to a Bank in Private Sector without the knowledge of the BCCP Council.
- (e) The financial and managerial crises of the Board of Control for Cricket in Pakistan had been subject of severe criticism at many forums. (Detailed audit of the Board is in progress).

172. *Sardar Bashir Ahmed Khan Tareen: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

- (a) the areas where Oil and Gas is being explored in the country indicating also the areas proposed to be drilled; and
- (b) the names of the areas proposed to be drilled in Balochistan indicating also the progress achieved so far?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) Areas granted for petroleum

drilling has been planned subject to delineation of suitable structures during the year 1994 are shown in Annex-II.

- (b) Areas being drilled/proposed to be drilled in Balouchistan alongwith progress achieved are listed in Annex-III.

ANNEX-I

AREAS GRANTED FOR PETROLEUM EXPLORATION
IN PAKISTAN

S.No.	BLOCK NAME	DISTRICTS
1	Khushhalgarh	Attock and Kohat
2	Indus Block "B"	Attock, Kohat and Mianwali.
3	Ghauspur	Jacobabad and Sukkur.
4	Balkassar	Chakwal
5	Latana	Attock
6	Duki	Sibi and Loralai.
7	Block-35	D.I. Khan, Bannu and Kohat
8	Block-34	Zhob, Loralai, DG Khan and DI Khan.
9	Block-20	Sukkur and Khairpur.
10	Riwal	Rawalpindi.
11	East Badin A, B and C	Hyderabad, Dadu, Sukkur, Khairpur, Jacobabad, Thatta and Rahiyar Khan.
12	Sadiqabad	Sukkur and Sadiqabad.
13	Ghotki	Sukkur.
14	Badin-II	Badin, Thatta, Hyderabad and Tharparkar
15	Yazman	Multan, Vehari and Bahawalpur.
16	Manthar	Rahimyar Khan.
17	Shabzal	Rahimyar Khan.
18	Mianwali Re-Entrant	Mianwali, DI Khan, Bannu and Karak.
19	Fort Abbas	Bahawalpur and Bahwalnagar.

S.No	BLOCK NAME	DISTRICTS	
20	Dina	Jhelum and Rawalpindi.	
21	Pirkoh East	Dera Bugti.	
22	Basal	Attock and Rawalpindi.	
23	Ahmadal	Attock.	
24	Minwal	Chakwal.	
25	Cholistan	Bahawalpur and Rahimyar Khan.	
26	Uch	Dera Bugti Agency and Nasirabad.	
27	Sanghar North	Khairpur, Sanghar and Nawabshah.	
28	Sanghar South	Sanghar, Tharparkar, Hyderabad and Dadu.	
29	Gujar Khan	Rawalpindi, Chakwal and Jhelum.	
30	Thal	Peshwar, Kohat, Bannu and North Waziristan	
31	Kharan East	Chagai and Kharan	
32	Bajal	Attock.	
33	Gumbaz	Loralai, Zhob and Kohlu Agency.	
34	Misan	Tharparkar and Hyderabad.	
35	Thatta	Thatta and Badin.	
36	Kandhkot East	Jacobabad.	
37	Indus Offshore (R.P)	Offshore.	
38	Karak	Karak and Kohat	
39	Turbat	Makran and Turbat	
40	Block-25	Larkana, Dadu and Kachhi	
41	Kohlu	Loralai, Kohlu and Dera Bugti.	No activity due to Force Majeure
42	Sibi	Kalat, Kachhi, Sibi and Kohlu Agency.	Same as above.
43	Kharan	Kharan, Chagai and Panjgur.	Same as above.
44	Block-28	Loralai and Sibi.	Same as above.
45	Jandran	Loralai and Kohlu Agency.	Same as above.

ANNEX-II

AREAS WHERE SUBJECT TO AVAILABILITY OF PROSPECTS DRILLING
(EXPLORATORY / APPRAISAL) HAS BEEN PLANNED UPTO END 1994

S.No.	BLOCK NAME	DISTRICTS
1	Block 35	D.I. Khan, Bannu and Kohat
2	Riwal	Rawalpindi
3	East Badin Blocks A,B,C	Hyderabad, Dadu, Sukkur, Khairpur, Jacobabad, Thatta and Rahiyar Khan,
4	Badin	Badin, Thatta, Hyderabad and Tharparkar
5	Uch	Dera Bugti Agency and Nasirabad.
6	Manthar	Rahimyar Khan.
7	Sabzal	Rahimyar Khan.
8	Block 20	Sukkur and Khairpur
9	Ahmadal	Attock
10	Kandhkot East	Jacobabad
11	Sanghar North	Khairpur, Sanghar and Nawabshah.
12	Sanghar South	Sanghar, Tharparkar, Hyderabad and Dadu.
13	Missan	Tharparkar and Hyderabad.

AREAS BEING DRILLED/PROPOSED TO BE
DRILLED IN BALUCHISTAN DURING
REMAINING PART OF CALENDAR YEAR 1994

S.No.	Name of Block	Districts	Status
1	Block 34	Zhob, Loralai, DG Khan and DI Khan	Drilling in progress.
2	Duki	Sibi and Loralai.	Drilling recently completed and abandoned.
3	Uch	Dera Bugti Agency and Nasirabad.	Preparation for appraisal drilling is in hand.

173. *Sardar Bashir Ahmed Khan Tareen: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

- (a) the rate of royalty on gas produced in Balouchistan, Sindh and Punjab;
- (b) the reasons for giving royalty on lesser rates to Balochistan as compared to Sindh; and
- (c) whether there is any proposal under consideration of the Government to pay royalty to Balochistan at the rates of other Provinces?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) 12.50% of well-head value.

- (b) Less well-head value which is based on old cost plus formula.
- (c) No. However, in case of new fields Balochistan will get royalty at new rates.

174. *Sardar Bashir Ahmed Khan Tareen: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

- (a) the total number of foreign Tourists who visited Pakistan during 1993 and 1994, with year wise break-up;
- (b) the steps taken by the Government to make the recreational points more attractive for the tourists; and
- (c) the measures adopted for the development and promotion of new recreational points in Balochistan during the last two years?

Syed Iqbal Haidar: (a) the total number of foreign tourists who visited Pakistan during 1993 and 1994 with year-wise break-up is presented as under:

Year	No. of Foreign Tourists (in Thousands)
1993	363.8
1994 (January to February)	7.2

Note:-- (i) The data for 1993 is provisional as the same has not so far been reconciled.

(ii) We have received so far tourists arrivals data for the period January-February 1994 from FIA Check-posts.

(b) The steps taken by the Government; make the recreational points more attractive for the tourists are as under:

--- Government have established motels restaurants at all the significant tourist resorts.

— Government has provided transport, communication, water and other infra-structural facilities at resort areas to induce private sector to invest at the places attractive in the country for tourists.

— Air services have been extended to important tourist resorts of the country.

— Loan facilities at concessional rates are being extended to investors.

— Duty free imports/imported items of a few selected banned items were allowed to the hoeliers.

— Financial assistance and cooperation was extended to Alpine Club . Adventure . Foundations and other tour operators to popularise mountaineering and trekking amongst Pakistan to attract the places in the country for tourists.

— Educational institutions are provided funds for encouraging domestic tourism amongst the students,

— Adequate publicity is being undertaken.

— Tourist Information Centres have been established at important places throughout the country.

— Efforts are being made to preserve historical and archaeological sites monuments.

(c) It is the policy of the Government to develop and promote new recreational points throughout the country including Balochistan subject to their viability. To promote tourism in Balochistan the following development schemes are under execution:

(Rs. in million)		
Name of the scheme	Total Cost	Expected Expenditure upto 30-6-1994
1. PTDC Beach Motel at Gawadar	14.342	5.000
2. PTDC Recreation Unit at Koh-e-Taftan.	6.303	3.630
3. PTDC Reception Unit at Chaman.	6.302	4.130
4. Rest Houses at : (i) Dara Murad Jamali, (ii) Gadani, (iii) Gawadar and (iv) Loralai.	9.950	5.000
5. Motel at Dalbadin.	3.000	1.500
6. Rest House at Mehar Garh.	2.500	1.250
7. Recreational Facilities at:	3.000	1.500
(i) Chashma Achozai (ii) Pir Ghaib. (iii) Bund Khushdil Kha.		
	Total:	22.010

In addition Ziarat tourist Complex resort is already in operation.

175. *Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

- (a) The expenditure incurred on the construction of protective bund on the northern bank of river Chenab in village Kathala Chenab and Pindi Nat, Tehsil and District Gujrat, indicating also land acquired for this purpose: and
- (b) whether the cost of land acquired for this purpose has been paid to the owners, if not, its reasons and the time by which it will be paid?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Rs.53.75 million. 84 kanals of land was acquired for carrying out protection works.

(b) The cost of the land, Rs.0.9 million, acquired for this purpose, was deposited with Collector Gujrat, for making payments to the land owners.

176. Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the details of staff working in the Ministry with grade wise and province wise breakup?

Malik Ghulam Mustafa Khar: A detailed statement attached (Annexure-I).

Annexure-1

**DETAILS OF STAFF WORKING IN THE MINISTRY OF WATER AND POWER
WITH GRADE WISE AND PROVINCE WISE BREAKUP**

Name of Posts	Name of Province								Total	Grand Total
	Punjab	NWFP	Sind (R)	Sind (U)	Baluch.	MLK	FATA			
Stenographer (12)										
BPS-16	04								04	12
BPS-15	03	03	03	01					08	
Assistant-in-charge (B-15)	01								01	01
Assistant (19)										
BPS-15	03	01					02		06	
BPS-11	10		01	01	01				13	19
Stenotypist (21)										
BPS-14	04	02	01						07	21
BPS-12	12	02							14	
Upper Div. Clerk (3)										
BPS-9	01								01	03
BPS-7						02			02	
Telex Operator (1)										
BPS-7		01							01	01
J.D.C. (13)										
BPS-7	02	02							04	13
BPS-5	05	02	01	01					09	
Drivers (9)										
BPS-7	01								01	
BPS-6	02	01							03	09
BPS-5	01								01	
BPS-4	02					02			04	
DMO (2)										
BPS-4	01					01			02	02
P.P.C. Operator (1)										
BPS-1		01							01	01
Daftries (4)										
BPS-4		01							01	04
BPS-2	03								03	
Quasids (5)										
BPS-3	01					01			02	05
BPS-2	02	01							03	
Naib Quasid (38)										
BPS-2									12	38
BPS-1									26	
Farash (BPS-1)									02	02
Chowkidar (BPS-1)									02	02

Note: Naib Quasids, Farash and Chowkidar are recruited on local basis and hence no quota is being maintained

177. Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to link any grid station of Zhob, Waziristan Agency or District D.I. Khan with high power Transmission line, if so, its details?

Malik Ghulam Mustafa Khar: No 500 KV or 220 KV transmission line exists or is proposed in Zhob, Waziristan Agency or District D.I. Khan. However, 132 KV and 66 KV transmission lines have been proposed in these areas in 5th STG scheme, brief description of which is as below:-

- (a) A 42 KM long 132 KV single circuit transmission line from Zhob to Manikhawa alongwith a new 132 KV grid station at Manikhawa has been proposed to be constructed in the year 1997-98.
- (b) A 95 KM long 132 single circuit transmission line from D.I. Khan to Tajazai passing through Pezo alongwith conversion of existing 66 KV grid stations at Tajazai and Pezo to 132 KV has been proposed in the year 1997-98.
- (c) In Waziristan Agency 21 KM long 66 KV transmission line from 66 KV Jundula to 66 KV Saroragha alongwith the construction of a new 66 KV grid station at Saroragha has been proposed to be constructed in the year 1995-96.

The above Transmission Lines will adequately meet the power demand in these areas.

178. *Mr. M. Zafar: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

- (a) whether any survey has been conducted for storage of rain water, construction of dams and plantation of flora in the dry hill area of Balochistan including D.G. Khan areas;
- (b) the details of the areas where survey was conducted and the expenditure incurred on the said survey; and
- (c) the steps taken by the Government to further improve the natural water reservoirs of the areas where survey has been conducted?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Yes, Surveys have been carried out for Mirani Dam and Hingol Dam Projects for Storage in Balochistan excluding D.I. Khan.

(b) The details are given below:-

	Name of Project	Area surveyed	Expenditure
(i)	Mirani Dam	About 33,200 acres	Rs. 42.736 million
(ii)	Hingol Dam	50,000 acres	Rs. 39.630 million

(c) Mirani Dam Project is under process for approval by ECNEC and will be implemented as soon as approved. Hingol Dam Project is under examination and will be processed shortly for approval implementation.

179. *Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the date on which the tenders for construction and expansion of Pat-Feeder Canal were called, indicating also the names of persons parties who submitted tenders with the amount of each bidder; and

(b) The name of the firm whose tender was accepted?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) the dates, the tenders, the

names of tenderers and the amounts are listed in Annexure-I.

(b) The names whose tenders were accepted are given in Annexure -II.

Annexure-I

Following contracts for construction and expansion of Pat Feeder Canal have so far been awarded. Requisite information is indicated against each:

Annexure-I

Following contracts for construction and expansion of Pat Feeder Canal have so far been awarded. Requisite information is indicated against each:

Contract No	Name of Contract	Date of inviting Tenders	Name of Tenderers	Amount (Rs. million)
	Survey and Mapping	05-06-1989	1. Techno-Consult (Pakistan)	32.964
			2. China National Complete China	35.192
			3. MAPS & Zafar Associate Pak.	37.721
			4. China State Construction Engineering Corporation.	49.382
			5. NESPAK (Private) Ltd.	61.818
			6. China Petroleum Engineering China.	63.103

(Table from pages 30 to 31 and 32 to be incorporated)

Contract No.	Name of Contract	Date of inviting Tenders	Name of Tenderers	Amount (Rs. million)
1	Rehabilitation of Nasirabad Distributory.	21-04-1990	7. China Gansu Corporation China.	39.341
			1. M s M. Rafiq & Co Karachi	41.780
			2. M s China Yunnan International (Evaluated price).	34.612
			3. M s Saadullah Khan & Brothers Quetta.	139.648
2 B	Bari Tail Escape and Waste Way.	17-05-1990	1. M s Shams Construction Co.	35.348
			2. M s Muhammad Yaqub & Brothers.	4.717
			3. M s Taimur Construction Co.	4.071
3	Remodelling of Main Pat Feeder Canal (KM 104-129)	08-08-1990	1. M s Muhammad Ayub & Brothers.	3.502
			2. M s China National Complete Plant Export Corporation (Evaluated price).	265.268
			3. M s Saadullah Khan and Brothers.	262.786
				282.495
	Remodelling of Main Canal (KMO-104-129-172)	07-07-1992	1. M s China Harbour Engineering Co. China.	298.000
			2. M s HAM International Dredging Holland.	1875.852
			3. M s China Guangxi Corporation China.	3814.229
			4. M s Hakas (Pvt) Ltd. Pakistan (Discounted in post qualification).	1845.440
				1588.917
5 A	Remodelling of Six Distributaries.	07-07-1992	1. M s Haq Noor Pakistan	149.460
			2. M s Frontier Works Organization Pakistan.	1484.726

Annexure-II

The names of the firms whose tenders were accepted are as under:

Contract No.	Name of Contract	Name of Firms whose tender accepted
1	Survey and Mapping Contract	M s Techno-Consult.
2-B	Rehabilitation of Nasirabad Distributary	M s Saadullah Khan and Brothers
3	Bari Tail Escape and Waste Way.	M s Taimur Construction Company
4	Remodelling of Main Canal (KM 104 - 129)	M s Muhammad Ayub and Brothers.
5-A	Remodelling of Main Canal Pat Feeder Canal (KM 0 - 104, 129 - 172)	M s China Cuangxi Corporation.
	Remodelling of Six Distributaries	M s Haq Noor and Company.

180. Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that the Government had declared policy frame work and package of incentives for private sectors power generation projects in the country, if so, its details;
- (b) whether it is also a fact that a levelized tariff of US Cents 5.9 per KWH over the plant life has been approved for oil and gas fired power plants;
- (c) whether it is also a fact that coal fired power plants cost about US Dollars 1800 per KW, while oil and gas fired power plants cost US Dollars 1100 per KW;
- (d) whether it is also a fact that Balochistan Government has recommended US Cent 6.90 per KWH as levelized traffic rate; and
- (e) the steps taken by the Government to promote indigenous coal

fired power plants in the country?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Government announced policy framework and package of incentives for private sector power generation projects in March 1994. Salient features of the new policy package are described in a booklet entitled "Policy Framework and Package of Incentives for Private Sector Power Generation Projects in Pakistan". A copy is enclosed herewith, as Annex:A.

(b) As part of the new policy framework, a levelized bulk tariff of US Cents 5.9/kwh (Rs. 1.776/kwh) over the life of the plant is offered. This levelized tariff is applicable to all power plants irrespective of technology and fuel used.

(c) The Pakistani experience of construction of Lakhra 3 x 50 FBC Power Plant shows a cost of about US \$1000 per KW while the construction cost of oil fired power generating plant ranges between US \$ 700 to 900 per KW.

(d) Ministry of Water and Power is not aware of any such recommendation from the Balouchistan Government.

(e) For the development of indigenous coal and coal mining industry, the Government of Pakistan has given complete exemption from custom duties, Iqra Surcharge, licence fees and other surcharges on import of mining equipment and machinery as in the case of Power Plants.

The fuel components in bulk tariff offered by Government of Pakistan is a pass through and as such any fuel including indigenous coal is covered provided the power plant meets the specified thermal efficiency.

(Annexure has been placed in the Senate Library)

181. *Malik Muhammad Hayat: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the names and localities recommended by me for electrification

during the years 1991-92 and 1992-93, indicating also the time by which all these places will be electrified?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Name of localities/villages recommended during 1991-92.

Genya (Haripur)

Jhuggian

Balwal

Mian Khund

Dera Jat of Uchali

Dera jat of Sabhari

Dera Jat of Adlial

Dera Jat of Sihai

Dera Jat of Shakar Kot

Narra Janoobi

Narra Shumali

Village Fateh Pur Maira

Name of Localities recommended during 1992-93.

Chak Jakhras Wala

Chak 62/TDA

Village Chakli Mansehra.

Dera Sher Muhammad Malik

Chak 29/31 NB

Dera Malik Nazar Hayat

Dhok Yakry & Dera Ghulam Habib

The work on above localities/villages is expected to be completed by the

end of August, 1994.

182 *Sardar Muhammad Yaqoob Khan Nasir: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the number of villages already electrified and proposed to be electrified during the next two years in Balochistan?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Upto 30-4-1994 about 2300 villages have already been electrified. Regarding proposed villages to be electrified during the next two years this depends on the recommendations received from the legislators (Senator/MNA/MPA), according to their quota.

183. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that electrification work in village Krumb Ilyas, Tehsil Gujar Khan, District Rawalpindi has started; if so, the time by which it will be completed; and
- (b) the name of MPA on whose recommendation the village is being electrified?

Malik Gulam Mustafa Khar: (a) Yes. The work will be completed by 30-9-1994.

(b) The village was approved for electrification under the Prime Minister's quota for 1992-93.

184. *Transferred to the Cabinet Division.*

185. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

- (a) the price per barrel of imported crude petroleum and the price of petroleum when it was fixed last; and

- (b) whether it is a fact that because of new prices in the oil market the import bill has been reduced by around \$ 300 million?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) (i) The consumer prices for petroleum products were last fixed on 19th August, 1993 per details given in annex-I.

(ii) The price of imported crude oil and petroleum products for the month of August, 1993 is given in annex-II.

(b) Yes. However, it is possible this figure may slightly go down by June 30th, 1994 as prices of crude oil are firming up.

Annex-I

POL PRODUCT PRICES W.E.F. 19TH AUGUST, 1993.

Products	(Rs.per litre)
Motor Gasoline	13.13
H.O.B.C.	15.97
Kerosene	6.00
H.S.D.	6.12
L.D.O.	4.84
JP-I	5.80
JP-4	7.15
Furnace Oil (Rs./M. Ton)	2843.50
Asphalt (Rs./M.Ton)	5247.00

IMPORTED POL PRODUCT/CRUDE PRICES
DURING AUGUST, 1993

Products	C&F Price (S/BBL)	C&F Price (S/MT)
H.O.B.C	25.11	210.45
M.S	21.28	177.49
H.S.D	22.85	171.36
F.O	12.45	80.94
Crudes		
Arab Light	15.87	116.41
Iran Light	15.96	117.48
Upper Zakum	15.19	111.77

186. *Qzai Hussain Ahmad: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that the OGDC Management vide 10th Memorandum of settlement with the Employees Union agreed to convert 1200 employees into regular cadre every year till all the employees are regularised;
- (b) whether it is also a fact that a total number of 4262 contractual employees got regularised in this process; and
- (c) whether it is further a fact that about 700 employees are still awaiting their regularisation, if so, the time by which their services will be regularised?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) No it is incorrect. No commitment on account of regularization of 1200 employees per year or any other number has been made in the 10th Memorandum of Settlement dated 3rd January, 1990 (Annexure-I).

(b) 3258 contractual employees were regularized as per OGDC policy (copy of policy attached Annexure-II) and authorized strength.

(c) Presently there are 1392 contractual employees working in OGDC. Their regularization will be considered on the basis of vacancies against authorized strength keeping in view the government policy on recruitment.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

187. *Syed Muhammad Jawad Hadi: Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state:

(a) Whether it is a fact that all schools of thoughts are represented by Ulema-i-Din in the Council of Islamic Ideology,

(b) whether it is also a fact that Shia School of thought is not represented by an Alam-i-Din; if so, its reasons; and

(c) the name, qualification and other experience of the person representing Shia School of thought in the Shariat Court?

Syed Iqbal Haider: (a) Yes. All schools of thought are duly represented in the Council of Islamic Ideology.

(b) No Shia School of thought has fully been represented in Council as three out of ten existing members of the Council represent Shia school of thought.

(c) None. As representation of any particular Fiqah is not mandatory as provided in Article 203 C (3A) under Chapter 3A of the Constitution

of Islamic Republic of Pakistan, 1973 which provides that:-

"Of the Judges, not more than four shall be persons each one of whom is or has been, or is qualified to be, a Judge of a High Court and not more than three shall be Ulema who are well-versed in Islamic Law."

188. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the names of those 28 companies given facilities for the exploration of oil in the country alongwith the type and details of the facilities?

Mr. Anwar Saifullah Khan: 28 Licences have been granted to 17 private companies as shown in Annex-I.

Annex-I

NO. OF EXPLORATORY LICENCES GRANTED TO PRIVATE COMPANIES

S. No.	Name of Company	Area	Type of Facility	Date of Grant
1.	Hunt Exploration & Mining Company (USA)	Thatta	Exploration Licence	12-2-1994
2.	Murphy Eastern Oil (USA)	Kharian	"	7-12-1978
3.	Union Texas Pakistan Inc. (USA)	Badin-II	"	21-1-1992
4.	Pakistan Petroleum Limited (Pakistan)	Block-25	"	22-10-1990
5.	Pakistan Petroleum Limited (Pakistan)	Block-35	"	15-10-1990
6.	Lasmoil Oil Pakistan Limited (U.K.)	Sibi Block	"	22-2-1990
7.	Tullow Pakistan Development Ltd. (Ireland)	Block-28	"	14-1-1991
8.	Tullow Pakistan Development Ltd. (Ireland)	East Badin Block Ext.A	"	19-8-1991
9.	Tullow Pakistan Development Ltd. (Ireland)	East Badin Block Ext.B	"	19-8-1991
10.	Tullow Pakistan Development Ltd. (Ireland)	East Badin Block Ext.C	"	19-8-1991
11.	ESSO Pakistan Exploration Production Petroleum Ltd. (USA)	Kohlu	"	19-2-1989
12.	Canadian Occidental Pakistan Inc. (Canada)	Ghotki	"	1-6-1991
13.	Canadian Occidental Pakistan Inc. (Canada)	Sadiqabad	"	1-6-1991
14.	OMV (Pakistan) Exploration GMBH (Austria)	Block-20	"	21-1-1991
15.	OMV (Pakistan) Exploration GMBH (Austria)	Block-22	"	22-10-1990

(Table on page 37 and 38 to be pasted)

S. No.	Name of Company	Area	Type of Facility	Date of Grant
16	OMV (Pakistan) Exploration GmbH (Austria)	Block-26	"	22-10-1990
17	OMV (Pakistan) Exploration GmbH (Austria)	Riwal Block	"	4-1-1992
18	Pakistan Oilfields Limited (Pakistan)	Cholistan	"	21-11-1993
19	Pakistan Oilfields Limited (Pakistan)	Ahmadal	"	21-11-1993
20	Pakistan Oilfields Limited (Pakistan)	Minwal	"	21-11-1993
21	British Gas Exploration Company (U.K.)	Block-34	"	8-10-1990
22	Occidental of Pakistan Inc. (USA)	Ratana	"	24-4-1991
23	Premier Pakistan Exploration Ltd. (U.K.)	Ghuspur Block	"	1-10-1992
24	Albion Pakistan Inc. (USA)	Duki Block	"	12-5-1991
25	Karak Petroleum Corporation (USA)	Karak Block	"	28-7-1991
26	Crescent Petroleum Company Int. (Pakistan) Inc.	Indus Block-B	"	25-4-1991
27	Tullow Pakistan Development Ltd. (Ireland)	East Kandkhot	"	3-3-1994
28	Zaver Petroleum Corporation Ltd. (Pakistan) OGDC	Basal	"	23-12-1993

189. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to hand over the administrative control of the Ziarat Residency to the Balochistan Government, if so, when?

Syed Iqbal Haider: There is no such proposal under consideration.

Mr. Chairman: Now leave applications.

راجہ محمد ظفر الحق - جناب چیئرمین - ممبرز آفش کو سوالات 'adjournment motions' اور 'privilege motions' سمجھتے ہیں - کچھ چیزیں آفش میں decide ہو جاتی ہیں - آج میرے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے کہ بعض ممبران نے پاکستان کی نیوکلیئر installations کی inspection کے بارے میں پروگرام کی انسپکشن کے بارے میں اپنی motions بھیجی تھیں۔ اور وہ آفش نے یہ کہہ کر کہ یہ sensitive معاملہ ہے۔ اس لئے یہ admit نہیں ہوئیں۔ لیکن میں حیران ہوں کہ جو بات ساری اخبارات میں آج آئی ہوئی ہے۔ میرے سامنے یہ The Nation ہے - اور باقی بھی آج ساری اخباروں میں banner headlines میں - کہ Non-physical nuclear inspection will be considered, Assef Ahmed Ali. فارن منسٹر کا یہ بیان ہے۔ اور یہ carry ہوا ہے 'ساری دنیا اس کے اوپر اپنی رائے کا اظہار بھی کر رہی ہے۔ فارن آفش بھی روزانہ اس کے بارے میں کوئی نہ کوئی بیان جاری کرتا ہے - کئی محلوں اور کچھوں میں بھی اس کے بارے میں بات ہو جاتی ہے - لیکن کیا وجہ ہے کہ پارلیمنٹ کے ایوانوں میں تو یہ سوال باہر رکھا جاتا ہے - اور باقی ساری دنیا اس پر بحث کر رہی ہے ؟ - اس لئے اس سلسلے میں خود حکومت کو اور پھر آپ کے آفش کو بھی اس معاملے میں اپنا کچھ انداز بدلنا چاہئے اس کو re-consider کرنا چاہئے - کیونکہ آج آپ دیکھیں گے کہ یہ ساری دنیا کا موضوع بحث بنا ہوا ہے کہ non-physical inspection ہم consider کرنے کو تیار ہیں۔ اور اس سے ایک خوف اور بے یقینی کی صورت پیدا ہوئی ہے - کہ کل تک تو یہ کہا جا رہا تھا کہ یہ ممکن نہیں ہے اور آج یہی چیز ممکن ہو رہی ہے - تو اس لئے اس پر ایوان میں ضرور بحث ہونی چاہئے۔

Maj. General(Retd.)Naseerullah Khan Babar: I think this is an other point. They can take it up. The other factor is that he should also read the Prime Minister's statement which is totally in keeping with the statement I made before this House yesterday.

Mr. Acting Chairman: General Sahib I think this matter can be considered, Yes, Qazi Sahib, please.

قاضی حسین احمد - میں ایک عرض کرتا ہوں - میں نے جناب اسی سلسلے میں ایک تحریک التوا پیش کی تھی - کہ یہاں پر ایک reconnaissance airplane آیا تھا سات دن وہ اسلام آباد کے ائروپورٹ پر کھڑا رہا۔ رات کی تاریکی میں وہ میگورہ جاتا رہا اور پھر Northern area کا پکڑ لگاتا رہا۔ اور یہاں پر چیئرمین سینیٹ نے اس کو sensitive nature کا کر کے مجھے واپس بھیج دیا تھا۔ میں نے عرب NGOs کو جو وہاں سے مصریوں کو نکالا جا رہا ہے اس کے بارے میں ایک تحریک التوا پیش کی ' ان کے بارے میں انہوں نے کہا کہ یہ sensitive nature کا ہے اس کو نہیں لے سکتے۔ میں نے پھر ایک تحریک استحقاق پیش کی کہ ایک معاملہ ہے اخبارات میں زیر بحث آ رہا ہے - ہمارے بیانات اخبارات میں اس پر جاری ہو رہے ہیں - تجزیے اس پر نظر ہو رہے ہیں - ساری بین الاقوامی کمیونٹی اس پر بات کر رہی ہے ' ہم سینیٹ میں تحریک التوا پیش کرتے ہیں اور آپ وہاں سے اس کو مسترد کر دیتے ہیں کہ یہ sensitive nature کا ہے - تحریک استحقاق پر حوالہ دے دیا گیا کہ یہ no breach of privilege could be founded on Chairman's decision. اب یہ ساری جو چیزیں ہیں ہم کہاں لے کر جائیں۔ یعنی اگر چیئرمین صاحب ان چیزوں کو sensitive کر کے وہاں سے مسترد کر دیتے ہیں - اور ہم یہاں ایوان میں اس پر بات نہیں کرتے - اور جب اس پر اپنا privilege move کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ جی چیئرمین کا فیصلہ ہے آپ کچھ نہیں کر سکتے۔ وہاں اس طرح کے معاملات کو کس طرح سے اٹھائیں گے۔ سینیٹ میں اور قومی اسمبلی میں بحث کا کیا طریقہ کار ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اس میں دیکھا جا سکتا ہے اور اس پر بات کی جا سکتی ہے - میں واپس جا کر اس کو دیکھوں گا - انشاء اللہ دیکھیں گے - جی اقبال حیدر صاحب میرے خیال

میں آپ کی رائے تو اس میں ہوگی۔

سید اقبال حیدر۔ سر چیئرمین کی جو رولنگ ہو وہ ہاؤس میں زیر بحث نہیں لانی چاہیے۔ اور جن sensitive issues پر رول میں پابندی ہے اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔ ایک جنرل پالیسی کے تحت اگر کوئی معزز ممبر ایک specific incident کے حوالے سے کسی sensitive issue کو raise کرنا چاہتا ہے تو اس میں قباحت ہو سکتی ہے۔ اس میں دشواری ہو سکتی ہے۔ اگر آپ کہیں کہ nuclear policy of the Government be discussed اس پر Private Members Day under Motion 194 اس پر general بحث ممکن ہے اگر کوئی resolution ہو

کہ this House resolves that this action should be taken or this action should not be taken اس پر resolution کے تحت اجازت ہے۔ لیکن تحریک استحقاق اس کو کہنا یا اس کو تحریک التواء آپ کو مسائل آسکتے ہیں۔ اور میں یہ درخواست کروں گا کہ ہم صرف اور صرف روز کے مطابق اپنے motions کو move کریں اور روز کے مطابق ہم فیصلے کریں۔ اور chair کی رولنگ کو ہاؤس میں discuss نہ کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ راجہ صاحب میں آپ کی بات اور قاضی صاحب کی

بات چیئرمین سے discuss کر کے آپ کو عرض کر دوں گا۔ انشاء اللہ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب میری گزارش اس میں یہ تھی کہ کوئی issue جسے زیر

بحث نہ لانا ہو اس کے بارے میں صرف یہ blank اس کے اوپر نافذ کر دینا کہ sensitive issue ہے۔ یہ کافی نہیں ہے sensitive issue ہی یہاں زیر بحث آنے چاہیں۔ باہر discuss نہیں ہونے چاہیں۔۔ اب ایک پیکیج دیا گیا ہے northern areas کے بارے میں۔ وہاں اس کے بارے میں controversy چلی ہوئی ہے۔ روزانہ لوگ ٹیلیگرامز بھیجتے ہیں۔ فیکس بھیج رہے ہیں۔ اور وہاں کل ایک فساد کھڑا ہو جانے کا۔ جیسے یہ بونیر کے بارے یا مالاکنڈ کے بارے میں ہوا۔ وہاں ایسی ہی صورت پیدا ہو جائیگی۔ تو اگر اس پر یہ کہا جائے کہ کسی معاملے پر ایسی بات نہ کریں۔ nuclear inspection پر بات نہ کریں۔ قیمتوں پر بات نہ کریں۔ کراچی کے اوپر بات نہ کریں تو پھر کس کے اوپر بات کریں۔ اس لئے ہر معاملے کو یہ کہہ کر کہ یہ sensitive issue ہے۔ یہ تو کوئی رکاوٹ کا طریقہ نہیں ہے۔ اگر اس پر حکومت بحث کرنا چاہتی ہے تو اچھے

Private Members day پر یہ تیار ہو کر آئیں اور پھر اس پر بحث کریں۔

Syed Iqbal Haider: Let it be on record that every issue under the sun can be discussed in this House but strictly in accordance with the Constitution and the rules. We have no objection.

Mr. Khalil-ur-Rehman: Sir, I fully agree with the Leader of the Opposition. We are not asking for nuclear calculations. We are asking for a Nuclear Policy. Sir, what has appeared in today's Papers, it seems that we have agreed with Mr. Talbot's suggestions albeit that we don't want physical verification. So, it is a passive verification. How is it going to be done? Through a satellite, or it is to going to be a technical sophisticated data available or we are going to give them written statements. I think, last discussion on Talbot's statement was shelved on the same issue. Somebody, infact, said that Israel and India don't discuss it. Sir, Israel is totally irrelevant. They are Nuclear Powers. They have blasted their bombs. We are still struggling to find out our Policy. We want to discuss the Policy. We don't want to discuss the nuclear secrets. Thank you Sir.

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی - جناب والا! یہ ہمارے لئے موت و زیت کا مسئلہ ہے۔ ہماری تصبیات اگر وہ شخص دیکھے جو ہمیں دہشت گرد کہتا ہے۔ کبھی کہتا ہے کہ تم خدا اور رسول کو مانتے والے fundamentalist ہو۔ اس قسم کی خرافات جس جانب سے آرہی ہیں ان کو تصبیات دکھانا یا اس کا ذکر کرنا خدا اور رسول کے حکم کے خلاف ہے۔ خدا کا حکم ہے یا یہا الذین امنوا لا تتخذوا بظانته من دونکم لا یالونکم خبالا ۝ ودوا ما عنکم ۝ قد بدت البغضاء من افواههم و ما تخیف صدورهم اکبر ۝ کہ ان کو تم رازدار نہ بناؤ یہ ہماری مصیبت پر غوش ہوتے ہیں اور ان کے منہ سے تمہارے خلاف بھونکنے نکلتے ہیں۔ دلوں کا کوڑھ زیادہ ہے۔ یہ حساس مسئلہ ہے۔ یہ ملک و ملت کی موت و حیات کا مسئلہ ہے۔ اس لئے اس کو تمام کارروائی روک کر discuss کرنا ضروری ہے۔ تصبیات دکھانا ملک کو مستقل طور پر امریکہ کے

گروہی رکھ دینا ہے۔

Mr. Shafqat Mahmood: Mr. Chairman, I can understand the problem and can understand the anxiety of the honourable Members of the Opposition. But we have to act as a responsible nation and part of acting as a responsible nation is that on some matters we should not, at least, project to the world that we are a divided House. We have to project to the world that we are a nation which is united on some matters. And those matters include, the Kashmir issue and the Nuclear Programme. Now, the anxiety is justified to the extent that the honourable Members of the House would like to know what the policy of the Government is? But if we have a fullfledged debate on this matter, what is going to happen is that all sorts of ideas are going to be floated here. All sort of things are going to be said on matters which should, at least, be kept to a restricted gathering. So I would suggest that we must not discuss these matters publically. If, at all, there is a dire need that something must be discussed, I would suggest to the honourable Chairman and I would request the Minister that if there is dire emergency, if there is something that cannot be stopped by any other way, then we can have camera session of the Senate and we can discuss this matter. The world is watching, we are in a very difficult situation right now. So let us not present a picture of a divided nation to the world.

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر جاوید اقبال - جناب والا اخبار میں تین متضاد

بیانات ہیں۔ ایک تو جنرل صاحب کہے جس میں لکھا ہوا ہے No unilateral compromise on

N-Plan دوسرا وزیر خارجہ صاحب کا بیان ہے کہ ہم physical inspection کے لئے تیار ہیں۔

تیسرا وزیر اعظم کا بیان ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ divided House نہیں ہے یہ

divided Government ہے ان کے اپنے straight views ہیں تو اس کے متعلق تو

اس ایوان کو بحث کرنے کا حق ہے اور بحث کون کرے گا؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ قاضی صاحب۔ انشاء اللہ اس مسئلے کو discuss کریں گے اور اسے اپنے طور پر پیمبر میں دکھیں گے اور اگر مناسب ہو تو ضرور اسے لائیں گے۔

قاضی حسین احمد۔ جناب یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ non-physical inspection کی جانے گی۔ اس پر غور کیا جائے گا۔ Non-physical inspection کا مطلب کیا ہے؟ یہ سینئر کانڈر ضلیل کا سوال بھی یہی تھا کہ بتائیں non-physical inspection کسے کہتے ہیں؟

LEAVE APPLICATIONS

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میرے خیال میں اسے بعد میں discuss کر لیں گے۔

جناب ہمائیر بدر نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۸، ۱۲، ۱۵ اور ۱۶ مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کیلئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ منظور ہے جی؟

(درخواست منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میرے عامر خان گسی نے ذاتی وجوہات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کیلئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ منظور ہے جی؟

(درخواست منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین صاحب۔ یہاں پر آج جتنے بھی سوالات آئے ہیں ان کے جوابات کیلئے یہ بات ٹھیک ہے کہ حکومت کی طرف سے کوئی بھی وزیر دے سکتا ہے۔ لیکن یہ روایت رہی ہیں اور میں آپ کی رونگ چاہوں گا کہ کیا جو متعلقہ وزیر ہیں کیا وہ اس کے پابند نہیں ہیں اور ان کے فرائض منصبی میں شامل نہیں ہے کہ وہ ایوان میں آ کر اراکین پارلیمنٹ کو مطمئن کریں؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ راج پر گئے ہونے ہیں اور کوئی وزیر صاحب ان کی جگہ جواب دے سکتے ہیں۔

حافظ حسین احمد - میں گزارش کروں گا کہ یہاں وزیر پارلیمانی امور بھی ہوا کرتا تھا ان کے متعلق بتایا جانے کہ اس کے اختیارات سب ہو چکے ہیں یا کوئی مصلحت آمیز خاموشی ہے یا ان پر کوئی پریشر ہے؟ وہ ایوان کو مطمئن کریں بجائے آپ یہاں ان کی طرف سے بتائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین - نہیں میں تو رولز کی بات کر رہا تھا کہ رولز میں یہ ہے کوئی بھی وزیر کسی کے behalf پر جواب دے سکتا ہے۔ جناب اجمل خٹک صاحب۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ جناب چیئرمین صاحب - کل جناب قاضی صاحب نے آپ کی اور ہاؤس کی توجہ بونیر کے واقعہ کی طرف دلانے کی کوشش کی تھی۔ اس سے پہلے بھی یہ مسئلہ ایوان کے سامنے آیا اور کل سے مجھے وہاں کی اطلاعات باقاعدہ طور پر مل رہی ہیں۔ جب ایوان میں یہ مسئلہ آیا تو محترم وزیر داخلہ صاحب نے عجیب سی باتیں کی تھیں۔ ایک تو کہا کہ مجھے معلوم نہیں اور دوسری طرف کہا تھا کہ یہ ایک پارٹی کا کام ہے۔ بہر حال وہ باتیں اور ان کی قابلیت اور صلاحیت۔ میں اس کے متعلق بات نہیں کرتا۔ البتہ آپ کے ذریعے سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہاں جو کچھ ہوا ہے وہ معمولی واقعہ نہیں ہے۔ اس سے ہمارا تعلق نہیں ہے کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ کیا کرتے ہیں؟ جلوس تھا۔ نہیں تھا وہ اور مسئلہ ہے۔ اصل مسئلہ قاضی صاحب نے یہ اٹھایا تھا کہ بے گناہ، پر امن، غیر مسلح، کم عمر لڑکوں کو پکڑ کر ایک جگہ پر لے گئے ہیں اور وہاں پر انہیں گولیوں کا نشانہ بنایا ہے۔ اس آپ پر اندازہ لگائیں کہ پورے علاقے میں کتنا اشتعال اور رد عمل ہوا ہو گا۔ میں پوچھتا ہوں کہ ایسے مسائل کو بھی اس طرح دیکھنا۔ بلکہ جو گورنر اس کا انچارج تھا اور اس کے افعال کے بارے میں میں کچھ نہیں کہنا چاہتا تھا اس گورنر کو مستقل بنایا گیا۔ یہ جو کچھ اس ملک میں ہو رہا ہے اس کے متعلق عوام کو بتلانے کیلئے اس ہاؤس کو بحث کرنے کی اجازت ہے کہ نہیں؟ میرے خیال میں صرف لپیٹا ہوا کرے گی اور نتیجتاً یہ اس ملک کو کہاں تک پہنچائیں گے۔

POINT OF ORDER; RE: THE REVISED DISCUSSION ON

BONAIRPROBLEM

Syed Iqbal Haider: Point of order, Sir, it is not a very healthy practice that under the rules an adjournment motion was brought up out of turn, we cooperated with the Opposition fully and discussion did take place. The Chair had reserved its ruling on that adjournment motion. Now after having discussed - to revive discussion on the same issue and saying the same thing ----

انہوں نے کیا کہا تھا، انہوں نے جو کہنا تھا وہ کہہ چکے اب اُس کو repeat کر کے ایوان کا وقت ضائع نہ کریں۔

Mr. Acting Chairman: That was discussed.

قاضی حسین احمد - ان لوگوں کو قتل کیا گیا ہے جن کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ انہی کے ساتھیوں کو جیلوں میں ڈالا گیا ہے اور پولیس نے کارروائیاں ڈالی ہیں۔ حکومت کرتی کچھ بھی نہیں ہے کہتے ہیں جی معاملہ reserve ہو چکا ہے ختم نہیں ہوا یہ burning issue ہے اور سلگ رہا ہے ختم نہیں ہوگا۔

جناب قائم مقام چیئرمین - قاضی صاحب مسند اپنی جگہ پر مگر کل جو یہاں پر بحث ہوئی اور ان پر چیئرمین صاحب نے اپنی رولنگ محفوظ رکھی ہے میں سمجھتا ہوں انشاء اللہ اس پر رولنگ آجائے گی۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر - سر میں صرف اتنا کہوں گا، قاضی صاحب کا احترام کرتا ہوں۔ کل میں نے یہی کہا کہ he enlightened us ہم نے judicial committee with a High Court Judge قائم کی ہے تا کہ پورے واقعات کی تسلی سے انکوائری ہو سکے۔ اب جبکہ وہ subjudice ہے اور شک صاحب کو تو میں I despite his age would say with great respect وہ تو شاعر اور ڈرامہ نگار ہیں کابل ریڈیو سے بھی نشریات کرتے رہے ہیں اُس وقت تو پاکستان کا خیال نہیں آیا اب ان کو بڑا درد ہے پاکستان کا، مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی۔

جناب قائم مقام چیئرمین - میرے خیال میں اس مسئلے پر۔ جی جناب راجہ ظفر الحق

صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین! جب کوئی رکن ہاؤس کے اندر کوئی تجویز دیتا ہے کوئی بات کرتا ہے تو وہ as a Member of the Senate کرتا ہے۔ جب جنرل صاحب اٹھ کر جواب دیتے ہیں تو وہ فوج کی حیثیت سے جو ان کا سابقہ کیریئر تھا اس کی وجہ سے نہیں دیتے وہ اس وجہ سے دیتے ہیں کہ وہ as Minister اس ہاؤس میں آئے ہیں as a Maj. General نہیں۔ اسی طریقے سے اگر جنک صاحب شاعر ہیں تو وہ بھی عزت کی بات ہے اگر ادیب ہیں تو وہ بھی عزت کی بات ہے کہ پڑھے لکھے ہیں۔ اس لئے اگر وہ کوئی بات کرتے ہیں تو اس کو اس انداز سے دیکھنا چاہئے کہ وہ سینٹ کے رکن کی حیثیت سے کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میرے خیال میں یہ مسئلہ تو حل ہے اس پر رولنگ reserve ہو چکی ہے اور اس میں میں سمجھتا ہوں مزید بحث کی ضرورت نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! اس ہاؤس میں یہ بات تین بار آئی ہے کہ جناب جنک صاحب کاہل گئے تھے اور جنک صاحب خاموش ہو جاتے ہیں۔ میں کہتا ہوں جنک صاحب کو کاہل بنانا چاہئے تھا۔ تم نے لیاقت باغ راولپنڈی میں قتل عام کیا تم نے علم کیا اس کے خلاف جنک صاحب کا یہ سب سے پُر امن راستہ تھا ورنہ ان لوگوں پر مقدمہ چلنا چاہئے جو تم نے کیا ہے اور تم نے prosecution کیا ہے اور یہ بات بار بار آ جاتی ہے اور جنک صاحب خاموش ہو جاتے ہیں۔ یہ ہمارا حق ہے آج بھی میں کہتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ مندوخیل صاحب تشریف رکھیں آپ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! یہ بات نوٹ کر لیں کہ آئندہ کے لئے یہ باتیں نہیں ہونی چاہئیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں مندوخیل صاحب۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! علم کے خلاف پاکستان نے کیا قصور کیا تھا؟

Mr. Acting Chairman: Doctor Sahib no cross talk please.

(interruption)

آپ تمام تشریف رکھیں - اس مسئلے کو ہمیں پر رستے دیجئے یہاں پر ختم کرتے ہیں
اب چلتے ہیں -

PRIVILEGE MOTION

ii) Re: the Bonair issue

جناب ساجد میر - جناب میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے جی۔

جناب قائم مقام چیئرمین - جناب ساجد میر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر۔

جناب ساجد میر - جناب اس سلسلے میں وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ بلوئیر اور
مالاکنڈ کے حادثے کے سلسلے میں کہ اس پر بحث کرنا ایوان کا وقت ضائع کرنا ہے۔ میری گزارش
سن لیں جناب کہ ایک درجن سے زیادہ افراد نے اپنی جانیں دی ہیں اور اس مقصد کے لئے دی
ہیں جس مقصد کے لئے یہ ملک بنایا گیا تھا۔ اگر ہم اس پر بحث نہیں کر سکتے، اور اگر اس پر
بحث کرنا اس ایوان کا وقت ضائع کرنا ہے تو اس ایوان کس کے لئے ہے، کس کھاتے کے لئے
ہے، اس کا مقصد کیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین - جناب آپ تشریف رکھئے، اس پر بحث ہو چکی ہے،
نظر نظر آ چکا ہے اور اس کے بعد کل رولنگ محفوظ کر لی گئی اور اگر کوئی ایک آدھی بات تھی
تو وہ سوال جواب ہو چکا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو ہمیں رستے دیجئے اگلا بزنس شروع کیجئے۔

حافظ حسین احمد - جناب چیئرمین یہاں پہنچنے کو ٹھنڈا پانی بھی نہیں ہے۔ وہاں کور
میں گرم پانی ہے۔ اتنا نہیں کہ کسی دوست کو ہم ٹھنڈا پانی پلا دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین - بندوبست ہو جانے لگی۔ پریویج موشن ہاؤس کے
تمام اراکین سے گزارش کروں گا کہ *leus come to the business now* ہمارا جو *further point*
ہے اس پر آئیں، اب جناب پریویج موشن ہے نمبر ۹ جناب محمد طارق چوہدری۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - جناب چیئرمین میرا پریویج موشن پڑھوں آیا تھا، اس کا

صرف جواب دینا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ ہے جی، آپ کا بھی ہے۔ بھنڈر صاحب آپ کا ہے جی۔
چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب چیئرمین میں یہ عرض کروں کہ جس کو پہلے لیا گیا
تھا اس کو preference ہو گا اس پریوینج موشن پر، وہ پہلے take up ہو چکا ہے اور آج کے لئے
adjourn ہوا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب والا! یہ دونوں آپ کے کل کے اجنڈے پر
تھے، بہر کیف وہ بھی آجائے گا۔

ڈاکٹر شیر افغن خان نیازی۔ جناب والا! یہ under discussion ہے جو بات آج
کی ہے، پہلے آپ اسے dispose of کریں گے، بھنڈر صاحب کا یہ مطالبہ according to the
rules ہے اور درست ہے اور روایت یہی ہیں۔ اگر ایک بزنس شروع ہی نہیں ہوا، آپ اسے کیسے
ترجیح دے رہیں، کون سے قانون کے تحت ہم یہ کر رہے ہیں۔ وہ بات ٹھیک کہہ رہے ہیں، ان کا
پہلے لیں، disposal ہو، پھر آپ دوسرا pickup کر سکتے ہیں Rules of Procedure میں یہ
طریقہ کار دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ دیکھیں نیازی صاحب، ڈاکٹر صاحب جہاں تک تعلق ہے
سیریل نمبر کا تو ۹ نمبر یہ ہے اور وہ ۲۰ نمبر تھا، آپ ذرا ملاحظہ فرمائیں ناں، اس لئے ۹ پہلے ہوتا ہے اور ۲۰
بعد میں آتا ہے۔ ایک جہز یہ ہے۔ تو وہ ۹ کل بھی تھا اور آج بھی ہے اور ۲۰ کل بھی تھا اور آج بھی
ہے۔ ہو جانے گا اور دونوں آجائیں گے۔۔۔۔۔ میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ وہ ترجیح نہیں تھی۔ جناب چیئرمین میں کل
صرف پانچ منٹ لیت تھا اس لئے وہ میرا deffer ہو گیا۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: He did not come at proper time, why
it was deferred? He has got no right now

وہ تو اب خارج کر دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب آپ تعزیر رکھیں۔ جیسے کہ ڈاکٹر صاحب

نے فرمایا، بھنڈر صاحب اس کو چلنے دیں، اس کے بعد آپ کالے لیتے ہیں۔ جناب بھنڈر صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - جناب چیئرمین اس میں میرا اعتراض نہیں ہے لیکن یہاں روز میرے خیال میں یہ ہیں کہ ایک privilege motion جب admit ہوتا ہے تو دوسرے کی گنجائش نہیں رہتی اسی دن، اس میں صرف مجھے یہ موقع دے دیں کہ کل کے حوالے سے اگر وہ admit ہوا تو پھر ٹھیک ہے، ورنہ میرا نمبر ۹۱ ہے۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین - جس کا یہ حوالہ دے رہے ہیں وہ Adjournment motion ہے جی۔

سید اقبال حیدر - ان کی جو تقویش جو ہے وہ بجا ہے کیونکہ ان کی جو privilege motion ہے اس پر بھی بحث ہو جائے گی، بھنڈر صاحب کی جو privilege motion ہے وہ پڑھی جا چکی ہے، میں نے اس کے اوپر پڑوں یہ گزارش کی تھی کہ ہم اس معاملے کو لے رہے ہیں، سینیٹرز کی جو سکیمیں ہیں ان کے لئے باقاعدہ منسٹری آف لوکل گورنمنٹ کی جانب سے جو باضابطہ پہلے کی طرح سے جو خط جاتے تھے وہ خط جائیں گے اور نئے سینیٹرز جو منتخب ہوئے ہیں ان کی بھی allocation ہو گی۔ کل بھی میں نے اس مسئلے کے اوپر کام کیا ہے، میرے پاس formal لیٹر نہیں آیا ہے، میں معزز رکن سے صرف یہی کہوں گا کہ اگر آج مجھے صبح کے وقت ہی مل گیا تو

may be later at 1-30, I may be able to give you firm commitment but if there will be a firm commitment, definitely if not today, then next week, Because the session is continuing during the next week. It is a common cause, not only your personal, it is a cause of all the Senators.

چوہدری محمد انور بھنڈر - جناب چیئرمین! یہ سارے ہاؤس کا مسئلہ ہے، تمام سینیٹرز کا مسئلہ ہے، اور تمام سینیٹرز کو اس میں تقویش ہے کہ ۱۱ مہینے جناب والا! گزر چکے ہیں، اس سال کے ۱۱ مہینے گزر چکے اب اس سال کا ایک ماہ باقی ہے، اور اس ایک ماہ میں لیٹرز ابھی تک جاری نہیں ہوئے، میں مشکور ہوں کہ فاضل وزیر قانون کی اس مداخلت سے جاری ہوئے ہوں لیکن اس سے پہلے جاری نہیں ہوئے تھے۔ تو وہ schemes جو ہیں وہ کس وقت execute ہوں گی،

کس وقت وہ فنڈز جو ہیں وہ متعلقہ جگہوں پر پہنچیں گے، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ساری چیز دھری کی دھری رہ جائے۔ اور یہ جو کہتے ہیں کہ نئے سینئرز کو ابھی خط جائیں گے، پھر اس کے بعد وہ اپنی schemes دیں گے، یہ ایسی بات ہے کہ یہ اس privilege motion کو جناب والا! pending کریں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کہ اگلے روز پر جب ہم عید کے بعد ملیں گے تو اس کو لیا جائے لیکن جناب والا! جب تک اس میں واضح طور پر ساری سکیمنیں approve ہو کر یہاں سے چلی نہیں جاتیں اس privilege motion کو ہر روز لیا جائے۔

سید اقبال حیدر - اسے اگلے ہفتے رکھ لیں جناب لیکن ۲۴ کو نہیں۔ چونکہ عید کی جھٹیوں کے دوران لوگ کام نہیں کر پائیں گے ہو سکتا ہے پھر مجھے embarrassment ہو۔ اسے ۱۶ کو رکھ لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین - ۲۵ کو رکھ لیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - نہیں پہلے دن۔ ۲۴ کو جناب۔

سید اقبال حیدر - صرف اس لئے میں گزارش کر رہا ہوں کہ ۲۴ کو بھی ہو سکتا ہے دفاتر میں لوگ جھٹیوں پر گئے ہوں۔ -----

چوہدری محمد انور بھنڈر - نہیں وہ کروائیں ناں آپ۔ آخر جناب والا یہاں لوکل گورنمنٹ کے کوئی آدمی ہوں گے وہ سن رہے ہوں گے، ہماری تشویش اور ہمارا احساس جو ہے ان تک پہنچ رہا ہو گا اور حکومت کی طرف سے اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے تو لوکل گورنمنٹ کو اس میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے، لوکل گورنمنٹ تو ۱۴ کو سب چٹھیاں جاری کر سکتی ہے اور یہاں deliver کر سکتی ہے کہ جی ہم نے یہ ساری چٹھیاں جاری کر دیں۔

سید اقبال حیدر - اس میں صرف ایک دن کی بات ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - نہیں اس میں ایک دن کی تاخیر بھی نہیں ہو گی، ۱۱ مہینے تاخیر ہو چکی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین - جی جناب شیخ صاحب۔

جناب محمد رفیق شیخ - جناب چیئرمین ہماری ایوزیشن کے لیڈران اور یہ ہمارے ممبران

تاہیں مقرر کرتے تھے ۲۰، ۲۰ دن کی، ۶۰ دن کی، ۹۰ دن کی غالباً لوکل گورنمنٹ نے سوچا کہ ۹۰، ۱۰۰ دن کے بعد یہ آجائیں گے تو ان کے حکم سے کریں گے، ان کا حکم ماتے کی کیا ضرورت ہے، مگر اب غالباً لوکل گورنمنٹ کو اس بات کا اعتبار آ گیا ہے کہ پاکستان کے لوگ اور پارلیمنٹ کی اکثریت جو ہے وہ پاکستان پیپلز پارٹی کے ساتھ ہے۔ I hope they would expedite it.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب حافظ فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد۔ جناب چیئرمین یہ کہتے ہیں کہ تمام ممبرز کے جو فنڈز ہیں اور ان کے باقاعدہ جو آرڈرز ہیں وہ ہو چکے ہیں لیکن ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ فی ممبر کتنا فنڈ release ہو چکا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ تشریف رکھیں جی۔ میں عرض کرتا ہوں آپ سے۔ یقیناً میں جناب وزیر قانون کی خدمت میں عرض کروں گا اور باقی اصحاب کو بھی اس طرف سے بھی اور اس طرف سے بھی کہ یہ مسئلہ نہ حزب اختلاف کا ہے نہ حزب اقتدار کا ہے، یہ تمام سینیٹر حضرات کا مسئلہ ہے اور یہ مسئلہ میں سمجھتا ہوں کہ تشویشناک حد تک گھمبیر ہوتا جا رہا ہے۔ اس میں ہنوز کوئی ایسی راہ نہیں تعین کی جا سکی اور نہ کی جا رہی ہے، اقبال حیدر صاحب، آپ کو یاد ہو گا کہ آپ کے ارشاد پر ہم سینیٹر حضرات نے تین میٹنگ کمیشن روم میں کیں، مگر ہنوز اب تک اس میں کوئی واضح بات سامنے نہیں آئی، اور جیسے کہ بھنڈر صاحب نے فرمایا کہ مہینہ صرف ایک رہ گیا ہے آپ کے مالی سال کا۔ آپ اس چیز کو بعد میں کیسے قابو کر لیں گے کیونکہ آپ تو کوائف کے مطابق اس سال کے گزرنے کے بعد پیسہ خرچ کرنے کے مجاز نہیں ہوں گے۔ تو وہ سیکمیں identify ہوں گی وہ جائیں گی مستلفہ افسران کے پاس، حکام کے پاس اور اس کے بعد ان پر عہدہ آمد یا کام ہوگا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس سال میں بحیثیت آپ کے ایک ساتھی کے یہ ساری بات عرض کر رہا ہوں اس لئے کہ مجھے بھی چاہئیں، ہمیں بھی فنڈز چاہئیں، ہمیں بھی ۱۹۹۳-۹۴ کے فنڈز نہیں ملے ہیں۔ yes of course, I am speaking to both the sides of the House میرے خیال میں اس مسئلہ کو دیکھا جانے اگر ہیں تو دیئے جائیں اگر نہیں ہیں تو کہہ دیجئے کہ فنڈز نہیں ہیں بات ختم۔

جناب منظور احمد گنگی۔ جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ۱۹۹۳-۹۴۔

کے جو فنڈز ہیں۔ کیا وزیر موصوف یہ assurance دیں گے کہ ۹۳-۱۹۹۳ کے جو فنڈز ہیں وہ یقیناً ان کے بعد ہی ہمیں ملیں گے کیونکہ جب وہ فنڈز release کریں گے تو کیا ۹۳-۱۹۹۳ اور ۹۵-۱۹۹۳ دونوں سالوں کے فنڈز سینیٹرز حضرات کو دیئے جائیں گے۔ یا جون کے گزرنے کے بعد یہ کہا جائے گا کہ صرف ۹۵-۱۹۹۳ کے فنڈز آپ کو ملیں گے اور پتھلا جو سال ہے اسکے آپ کو نہیں ملیں گے تو جناب والا میں عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ہم گئے ہیں لوکل گورنمنٹ میں۔ انہوں نے ہمیں یہ کہا ہے کہ assurance تو آپ کو ہاؤس میں دی گئی ہے لیکن ہمارے پاس کسی قسم کی کوئی ایسی notification نہیں ہے اور سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ہاؤس میں ایک دفعہ، دو دفعہ، تین دفعہ، ۴ دفعہ assurance دی جاتی ہے اسکے بعد متعلقہ محکمے سے جب ہم رجوع کرتے ہیں تو وہ ہمیں کہتے ہیں کہ جی فارم تو آپ لے جائیں لیکن ہمارے پاس اس قسم کا آرڈر کوئی نہیں ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں جناب والا کہ یہ تو ایک privilege بنتا ہے ہاؤس کا۔ اسلئے بنتا ہے کہ اگر آپ ہاؤس کے اندر کوئی assurance دیں گے اور اس کو آپ پورا نہیں کریں گے تو یہ بالکل breach of privilege بنتا ہے پورے ہاؤس کا۔ تو اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ وزیر موصوف ۲۵ تاریخ کو یہ clarify کریں کہ ایک سال کے فنڈز اور آنے والے سال کے فنڈز بہ یک وقت ملیں گے کہ نہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں آپ سب کی طرف سے اقبال حیدر کا مشکور ہوں کہ ۲۵ تاریخ کو آپ اس پرتسلی کرا دیں سب حضرات کی۔ تاکہ ہم اس کو آگے لے جائیں۔ thank you very much اگلا پریویج موشن جی۔ اگلا پریویج موشن نمبر ۹۔ چوہدری محمد طارق صاحب، عبدالرحیم مندوخیل اور اکرم شاہ صاحب۔

Privilege motion; Re: the warning for the withdrawal of Lungi and other

facilities given to the Senators of FATA

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس ایوان کے استحقاق کو مجروح کرنے والے اس اقدام کا پوری طور پر نوٹس لیا جائے کہ روزنامہ خبریں اسلام آباد کی اشاعت ۱۱ اپریل کے مطابق حکومت نے فانا کے ممبران سینٹ کو چیئرمین سینٹ کے الیکشن میں حکومتی امیدوار کو ووٹ نہ دینے پر دھمکی دی ہے کہ ان کی لوگی

اور دیگر مراعات منسوخ کر دی جائیں گی۔ یہ اقدام نہ صرف ان کے سیاسی کردار کو معدوم اور ایوان کے اندر ذمہ داروں سے محروم کرنا ہے بلکہ بنیادی آئینی حق سے بھی محروم کرنے کی دانستہ کوشش ہے۔ اس وجہ سے پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا اس تحریک کو استحقاق کی کمی کے سہرہ دیا جائے جو حقائق کا پتہ لگا کر ایوان کو آگاہ کرے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب طارق چوہدری صاحب کہاں ہیں؟ اکرم شاہ صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ اکرم شاہ صاحب بھی نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب جنرل صاحب آپ ارشاد فرمائیں۔

Maj. Gen(Retd.) Naseerullah Khan Babar: I think it is just other red herring that we are chasing. The fact is that no notices have been issued, no Senator has protested. It would have been rightful if a Senator had moved a privilege motion because he would have been one who is affected. Secondly, Lungi is purely not a right. It is a privilege given by the government from the British times, which we are trying to do away. In the long run I intended to do away with it by introducing adult franchise when that comes in. Lungis will have no value and this is just a limited right of the Lungi as compared with the right of the vote and membership in the Parliament. It is against the wishes of, by and large, the largest section of the population in the tribal areas today, as there is no truth in it. No warning has been given, no Lungi has been withdrawn, it is incorrect.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین یہ ہمارے قبائلی علاقہ جس کو ہم فانا کہتے ہیں۔ ہمارے مجموعی طور پر آئین میں اور انگریز کے ساتھ تعلق میں: پھر ہمارے آئین میں ہمارے ساتھ تعلق میں 'اس کی ایک خاص حیثیت ہے۔ اور اس حیثیت کو آئین میں ہمیشہ protection ملا ہے۔ ہمارے موجودہ آئین میں بھی '۱۹۸۵ کے آئین میں اس کو ایک خاص تحفظ ملا ہے۔ وہاں یہ لوگی دوسری بات ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ وہاں کے لوگوں کو اپنے آپ پر حکومت کرنے کا ایک خاص اختیار ہے، ان کا ایک خاص طرز پر اپنا جگہ ہے۔ اس کی اپنی ایک

خاص آئینی حیثیت ہے۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: Sheikh Sahib no cross talk please, thank you very much, I humbly request you, please.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - میں انشاء اللہ 194 میں بھی لاؤں گا اور اس پر پورے House میں بات کریں گے۔ یہ بھی ہو گا، یہ نہیں کہ جناب والا۔
جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ مجھ سے بات کریں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ اپنا ایک خاص ان کا حق اور اختیار ہے ان کی خاص ناندرگی ہے، اس کے ذریعے الیکشن میں سینٹ میں ان کے ممبرز ہیں قومی اسمبلی میں ممبرز ہیں، اس وقت سوال اس حیثیت کے مسئلے کے بارے میں نہیں ہے، سوال یہ ہے کہ سینٹ کے ممبران جب وہ ووٹ چیئرمین کے لیے دے رہے تھے یا President کے لیے اس وقت ان کا جو رشتہ ہے وہ رشتہ ایسا ہے کہ اپنی تو ایک آزاد حیثیت ہے لیکن آئین سے تجاوز کر کے گورنر ان فائدوں پر ہمیشہ pressure ڈالتے ہیں اور عمران پارٹی کے حق میں ان کے ووٹ استعمال کروانے کی کوشش کرتے ہیں یعنی ان کے ووٹ کا غلط استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کی رائے کے بغیر pressure کے ذریعے ان سے ووٹ لیا جاتا ہے۔ اس بار چیئرمین کے الیکشن میں ہم یہ Privilege Committee میں پیش کریں گے، جوت پیش کریں گے کہ سینیٹرز کو گورنر صاحب نے جھکی دی کہ اب آپ کی جو بھی مراعات ہیں، وہ مراعات کا مسئلہ اس وقت زیر بحث نہیں ہے میں سینیٹر ہوں میرا حق ہے کہ میں چیئرمین کو ووٹ دوں۔ جناب والا! آپ ذرا توجہ کریں۔
میرا حق ہے، جیسے میرے property کے rights ہیں اپنے علاقے میں اور وہاں کوئی گورنر یا کوئی پولیس آفیسر آئے اور مجھے یہ کہے کہ آپ کے یہ property rights یا آپ کے یہ civil rights ہم محدود کریں گے، ہم آپ کو جیل میں ڈالیں گے، آپ کے fundamental rights محدود کریں گے ورنہ آپ چیئرمین کے الیکشن میں اس امیدوار کو ووٹ دیں جو عمران پارٹی کے نامزد کردہ ہیں۔ یہاں اصل پوزیشن یہ ہے کہ ہم یہ جوت پیش کریں گے۔

بیزٹرم مسعود کوثر۔ جناب والا! ایک عرض میں کرنا چاہتا تھا، یہ پھر continue

رکھیں، یہ سینٹ کے چیئرمین کے الیکشن۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ سیرسٹر صاحب On point of order۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! یہ Privilege Motion ہے

اس میں صرف میں بات کروں گا اپنی طرف سے، پھر وزیر صاحب جواب دیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ جواب تو آچکا۔ جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ نہیں یہ ٹھیک ہے، اگر اسی سوال کو، اسی

House میں مجموعی طور پر بحث کے لیے پیش کرنا ہے تو بھی میرا اعتراض نہیں ہے۔ میری

عرض یہ ہے کہ اس میں ہم ثبوت پیش کریں گے کہ گورنر صاحب نے سینیٹر کو بلا کے، میں نام

جناؤں کا سینٹ کمیٹی میں اور وہ سینیٹر بھی آئیں گے کہ انہوں نے ان پر دباؤ ڈالا اور انہوں نے

کہا کہ چیئرمین کے الیکشن میں حکومتی پارٹی کے نامزد کردہ امیدوار کو ووٹ دو۔ لہذا یہ privilege

ہمارا بنتا ہے جناب والا! سینٹ کے ممبر کو اس کے ووٹ کے حق کے لیے اس پر دباؤ ڈالا اور

اس سے ووٹ اس کی مرضی کے خلاف لینے کی کوشش کی گئی تو یہ breach

of privilege ہے۔ جناب والا! اس کو in order قرار دیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ Interior Minister صاحب۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ دو چیزیں ہیں اس میں ایک تو

technically it is out of order because it must be of immediate importance. It must

be immediately after the event. The Chairman's election has taken place a long

time ago. Number two is, I have said that no lungi which is the basic fact of the

case, no Senator has represented, no Senator has moved, no MNA has moved

that they were either threatened or their lungi has been withdrawn. Secondly I

ask as a political animal, as a member of a political party, does he subscribe to

this thought of continuing with this system or would he go with us as adult

franchise?

جناب قائم مقام چیئرمین۔ بہت اچھی بات ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! یہ بہت اچھا جواب دیا ہے البتہ

جناب والا! میں یہ عرض کر رہا ہوں اصل مسئلہ privilege کا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب وزیر صاحب آپ اس کو کہتے ہیں کہ یہ چیز

نہیں ہوتی اور نہ ہی cancel ہوتی۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ نہ جی نہ، 'I have committed that.....'

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہ ہی cancel ہوا اور نہ یہ چیز ایسی ہوتی ہے۔ اچھا

ٹھیک ہے جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! ایسا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ فرماتے ہیں جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ immediate کریں اس کو۔ ہم نے جو

privilege دیا ہے چیئرمین کے الیکشن کے بارے میں یعنی چیئرمین کا الیکشن ۲۱ مارچ کو ہوا ہے۔

اب مئی ہے۔ سب سے پہلے جو ہمارا سینٹ کا اجلاس ہوا وہ یہ ہے جو ابھی جاری ہے اس کے

لیے ہم نے پیش کیا۔ سینٹ کے اس اجلاس کے لیے ہم نے پیش کیا ہے جو کہ ۲۱ مارچ کے

بعد سب سے پہلا اجلاس ہے۔ لہذا اس ground پر inadmissibility نہیں بنتی اور ویسے بھی

privilege جو ہے اس حوالے سے inadmissible نہیں ہوتی inadmissibility صرف the right to

raise the question of privilege shall be governed according to the

following conditions, 62 میں ہے اس میں یہ مسئلہ نہیں ہے کہ admissibility فوری طور

پر ہو۔ دوسری بات جناب والا political element بہت اچھی بات ہے جناب والا ہم کہیں گے کہ

آپ آئیں ہم پارلیمنٹ میں اس پر بات کرتے ہیں یا ہم ایک جگہ بنا کر بات کرتے ہیں۔ جو

حیثیت ہے اس کو آپ ختم کریں اس حیثیت کو ختم نہ کریں اور آئیں ہم democratic

system بناتے ہیں۔ اس حیثیت کو ختم نہ کریں۔

Mr. Acting Chairman: I think in view of the statement made by the

Interior Minister that he has catagorically said that there was no such thing and no such notice for cancellation of 'lungi allowance' was given. Therefore, I rule out this motion.

adjournment motion جی اٹھا کون سا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ - جناب چیئرمین صاحب میری adjournment motion

Coastal Guards کے بارے میں ہے بلوچستان کے عوام کو بڑی تشویش ہے اور اس سلسلے میں نے ایک تحریک پیش کی ہے تحریک اتواء میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان سے یہ چاہوں گا کہ اگر اس مسئلہ پر وہ out of turn لینے کے لیے اگر یہ اجازت دیں تو یہ ان کی مہربانی ہوگی۔ اس پر غور کر لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ کی privilege motion ہے کہ adjournment

motion ہے؛ تحریک اتواء ہے تو کوئی انکی ایسی آئی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب آپ کی ہے یقیناً ہے مگر آپ کی باری ابھی تک نہیں آئی باری آنے گی تو انشاء اللہ اس کو take up کیا جائے گا

adjournment motion No.1 Ch. Shujaat Hussain.

Adjournment motion Re: the statement of the president of uzbekistan and the cancellation of a breakfast party given by the Prime Minister in Davos

which breached the honour of the country.

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! میری adjournment motion ازبکستان

کے جو صدر اسلام کریموف ہیں ان کے ایک بیان کے متعلق تھا۔ فارن منسٹر بھی نہیں ہیں لیکن کوئی نہ کوئی تو جواب دے گا یہاں انہوں نے جو مخدوم شہاب الدین سے ملاقات کی اپنی ملاقات میں انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے افغانستان میں سڑکوں کی تعمیر کا وعدہ پورا نہیں کیا۔ اور نہ ہی افغانستان میں خانہ جنگی بند کرانے کے لئے کچھ کیا ہے انہوں نے ساتھ یہ بھی کہا ہے اپنی تقریر میں جب کہ اس کے برعکس صدر کریموف نے سابق وزیر اعظم جناب نواز شریف کی تعریف کی جنہوں نے افغانستان میں امن قائم کرایا اور دونوں ملکوں کے درمیان

تعلقات بہتر بنانے کے لئے سڑکوں کی تعمیر کا آغاز کیا اس کے ساتھ دوسرا میرا پوائنٹ یہ تھا کہ جی یہ بھی اسی اخبار میں لکھا گیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ غالباً یہ move کر چکے تھے اور جناب نے جواب دینا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ میں نے move کیا تھا میں نے بات نہیں کی تھی move تو میں نے کیا تھا لیکن ساتھ statement نہیں دی تھی۔ دوسرا اسی اخبار میں یہ لکھا گیا ہے کہ جس وقت محترم Davos گئی تھیں (سویٹزر لینڈ) تو وہاں پر انہوں نے چار head of the Government or Heads of the state کو ناشتے کی دعوت دی اور صین وقت پر انہوں نے یہ دعوت cancel کر دی۔ اس سے پاکستان کا وقار ہر جگہ مجروح ہوا ہے اور اس کے ساتھ میں یہ کہوں گا کہ اس کی نہ تو تردید کی گئی ہے اور جو مخدوم شہاب الدین کو انہوں نے ذاتی طور پر بات کی اس کی بھی انہوں نے کوئی تردید نہیں کی نہ حکومت کی طرف سے اس چیز کی کوئی تردید آئی ہے کہ صدر کریموف نے کوئی غلط بات کی ہے یا مجھوت بولا ہے یا وضاحت کم از کم کریں۔ کہ آخر اصل واقعہ کیا ہے کیونکہ مکمل طور پر ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت کی کارن پالیسی جو ہے وہ فیل ہو چکی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ صحیح ہے راشدی صاحب آپ تشریف رکھیں اب بات نہیں ہو سکتی۔ آپ تشریف رکھیں ابھی جگہ پر۔ جی جناب وزیر داخلہ صاحب۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: There are so many issues mixed up and I oppose it basically. Because first of all there is no clear cut issue. He talks about bringing peace in Afghanistan. If I start talking about the Islamabad package and Peshawar package and the result thereof, That the fall out today is purely because of those, again we will get involved in political discussion. Then the goes to Davos, then he comes back to some gentlemen being annoyed for antagonised, Right, if he has praised Nawaz Sharif, he was also a Prime Minister of this country. I do not, for a moment, deny that right. He must have done so and

he was within his right to do so but the fact is that the whole issue is confused. What answer does he want? I am at a pain to understand what answer does he want? Because there are four five issues that are mixed up in it.

(interruption)

Mr. Acting Chairman: One minute, let him complete his statement.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: At the moment our relations are going afoot. We are trying and there is no peace in Afghanistan. A lot of these roots lie through Afghanistan. So we cannot make any effort. Secondly, we cannot interfere in the internal affairs of Afghanistan. We have tried to abstain from that. Sardar Assef Ahmed Ali, is going there immediately after Eid to ensure that some sort of measure is taken in hand before Burhanuddin Rabbani retires. But look at the joke of it, when they started with Islamabad accord, Mujadaddi was given six months. Who would accept anyone as Head of State for six months and then carry on with him? Rabbani was given a year. So, these are all the falacies of the past experience which we are inheriting today. We are trying to bring about peace. We talked about the national consensus in Afghanistan. We say that any element in Afghanistan should be consulted who has the right to be consulted. As far as the roads are concerned, some of the Central Russian States are saying that we do not want the right of passage through Afghanistan. So, what we are now trying to do is, we are going to build Lawari Pass. There are a number of issues that we are confronted with today but foreign policy is not a sort of reward or award in just one day. It is a pattern that it is awarded over a period of time. We have the best of the relations. We have understanding with them. We are trying to get the route through as soon as possible without interfering in the

internal affairs of Afghanistan. We are trying to bring about peace in Afghanistan through a national consensus and that is what we are endeavoring.

Mr. Acting Chairman: In the light of the statement given by the honourable Minister, do you press it?

چوہدری شجاعت حسین - میری خواہش تھی اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس کا جواب وزیر خارجہ آ کر دیں یا وہ وزیر جن کے ساتھ ان کی بات ہوئی ہے وہ آ کر دیں تو زیادہ مناسب رہے گا کہ آیا انہوں نے یا حکومت پاکستان نے اس کی تردید کی کہ ایسی کوئی بات نہیں ہوئی؟ دوسرا سوال جو تھا کہ چار سربراہوں نے ان کو ناشتے پر بلوا کر 'ناشتے کی میز سے چند کھٹے پھلے انہوں نے cancel کیا تو اس کی وضاحت تو کم از کم کریں۔ لوگ پوچھ رہے ہیں بار بار کہ ہماری خارجہ پالیسی کس طرف جا رہی ہے؟

جناب قائم مقام چیئر مین - جناب گلزار صاحب -

جناب گلزار احمد خان - چوہدری صاحب اتنی دفعہ اس کو move کر رہے ہیں کہ کوئی بات سمجھ میں نہیں آ رہی کہ یہ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ میں عرض کروں۔ میں آپ کو نہیں address کر رہا میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں that is not the way. Being the

Opposition Leader of the House you should maintain decorum of the House, Sir,

میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ تو ایسے بات کر رہے ہیں کہ ایک آدمی بل چلا رہا تھا۔ پیچھے سے کوئی آیا اس نے کہا کہ پاڑے مارے جا رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ تمہارے بیٹے کی خادی پر چاول کچے تھے اور محترمہ نے کسی کو دعوت دی۔ اس کے بعد یہ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے ایک نائی حجامت کر رہا تھا۔ اس نے کہا کہ استرا کام نہیں کرتا۔ اس نے کہا کہ بازو میں زور ہونا چاہیے۔ یہ بازو کا زور لگا رہے ہیں۔ بات سمجھ ہی نہیں آتی۔ محترمہ نے کسی کو ناشتے پر بلایا۔

جناب قائم مقام چیئر مین - وہ اپنی بات کر رہے ہیں - یہ اپنی بات فرما رہے ہیں۔ آپ اس کے درمیان تعریف نہ لے آئیں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر - ان دنوں Davos میں میں بھی تھا۔ ان

دوں شاید ترکی کے صدر کے ساتھ ناشتے کا پروگرام تھا کیونکہ کافی تبدیلیاں وہاں ہوتی رہیں

there was a shortage of time but we did meet these delegation's. We met the Heads

of Central Russian States. اگر کسی کو ناراضگی ہو تو ہو۔ وجہ اس کی کیا ہو یا کیا نہ ہو۔

I mean we do not understand. But the point is that these meetings were there. We

did meet a lot of them. I was there myself and I don't think any event like this

took place because there was the priority, we had given to Turhigh Rurkish

Programmes.

جناب قائم مقام چیئر مین۔ please address the Chair. چوہدری صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جنرل صاحب کی بات کا میں احترام کرتا ہوں۔ لیکن وہ پہلے

بات جو کی ہے اس کی تردید کریں۔ یا اس کو deffer کریں۔

جناب قائم مقام چیئر مین۔ میرے خیال میں وزیر صاحب کے اس مدلل اور تفصیلی

بیان کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس کو press نہیں فرمائیں گے۔

In the light of the statement given by honourable Minister, I think such issues as I

feel, could not be taken, therefore, I rule it out.

next Adjournment Motion۔ ڈاکٹر محمد رسخان صاحب۔ نمبر ۲۲۔

Adjournment motion; Re: the theft in the passport office of Multan and

the illegal gratification of Pakistan Passport.

Dr. Muhammad Rehan: Sir, I humbly submit to move seeking leave of this honourable House to suspend its routine business and take up this important issue of national importance for discussion. Sir, according to an esteemed newspaper published from Islamabad about 1200 copies of passport have been stolen from the Passport Office of Multan. It has been alledged that

concerned Assistant Director Irshad Bhatti in collusion with his subordinate staff and agents are making money to the tune of millions. It is said that even foreigners are issued Pakistani passports on the receipt of illegal gratification Sir.

Mr. Acting Chairman: Thank you,

Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: The report of the daily Newspaper of Islamabad is correct. 1201 blank passport booklets were lost. Which were stolen from the Admirals from the office of Multan and number of inquiries have been ordered and a case has been registered with the local Police. They are inquiring. FIA authority has also been directed to investigate and the departmental inquiries are also in hand. Then Sir, most important part is that we issued cancellation orders with regard to the serial numbers of all these passports to all the immigration and security check points through out the country. So that these passports cannot be utilized by any individual whether he makes a fake passport out of this one.

Secondly, I think till the inquiries are complete, it will be inappropriate to blame any individual. It may be that the keys were not with him. It was one of the subordinate and some one else out of other staff. But the fact is when the inquiries come up and the results are known, I think, then it will be very clear as to who is to be blamed.

Mr. Acting Chairman: You explained that so many inquiries are being constituted simultaneously and action is in hand.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: In addition to that we have also changed the format of the passport. It is changed in to a new

passport. So these book-lets were not used freely.

Mr. Acting Chairman: Dr. Sahib, Do you press it?

Dr. Muhammad Rehan: I am very grateful to the honourable Minister for making a detailed statement and that he is very serious about holding inquiries because there are allegations. But throughout the country the people are not feeling satisfied about the passports. I will request the honourable Interior Minister that instead of paying more attention to, you know, to the by-elections and to the..... and also taking the challenge of the hostage members of the Frontier Provincial Assembly to and from Islamabad to Peshawar, he should pay more attention to his Ministry. I think, with that the situation will improve and with that statement I do not press my motion.

Mr. Acting Chairman: Doctor Sahib is not pressing. Thank you. next is 72. Mr. Manzoor Ahmed Gichki Sahib.

Mr. Manzoor Ahmed Gichki: I have not been given any copy of the adjournment motion.

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے۔
جناب قائم مقام چیئرمین۔ مجھے پتہ ہے۔ ابھی وقت ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں۔
سید اقبال حیدر۔ یہ ہمارے پاس بھی نہیں ہے۔

Mr. Acting Chairman: It is on the Order Of The Day please.

Adjournment motion; Re: The statement of former COAS Aslam Beg on nuclear programme of the country, published in the daily "News"

dated 23.4.1994.

Mr. Manzoor Ahmed Gichki: I beg to move that the 'normal' business of the House may be suspended in order to discuss the statement of former COAS Aslam Beg (Retd) regarding the nuclear programme of the country published in the daily 'News' Pindi dated 23-4-1994 in which he had made disclosure of certain secret information relating to the security of the country which has created sensation and confusion in the mind of general public.

The matter being of urgent public importance may be discussed in the House.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: We have sent a report about this to the Ministry of Law for study whether a *prima facie* case can be made out against General Aslam Beg. We have taken cognizance of this report and we have sent it for a study by the Law Department.

جناب قائم مقام چیئرمین - وزیر داخلہ صاحب فرماتے ہیں کہ ہم نے اس پر cognizance لے لیا ہے۔

We are on it you see and we have sent it to the Ministry of Law also for the irregular opinion. Do you press it

Mr. Manzoor Ahmed Gichki: In the light of this, because the Minister has given assurance so I don't press my Adjournment Motion.

جناب قائم مقام چیئرمین - کانڈر صاحب کا بھی ایسا ہے

Mr. Khalil-ur- Rehman: Sir, this is not so. Am I allowed to read it?

Mr. Acting Chairman: Yes please, you read it

Mr. Khalil-ur- Rehman: Sir, I beg to move that the normal business of the House may be suspended in order to discuss the statement of the former Chief of the Army Staff, Gen. (Retd.) Aslam Beg regarding the disclosure of nuclear programme of the country in the light of overall country's security and nuclear policy. This matter being of vital interest to the country may be discussed in the house.

Sir, I am trying to discuss nuclear policy in the light of what he has said.

Mr. Acting Chairman: Minister for Interior.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: This is also like that. We have taken cognizance as soon as it come on record. Once the case is made out by the Law Department then we will proceed against him.

Mr. Acting Chairman: Commander Sahib, I think you would not press because Minister for Interior ...

Mr. Khalil-ur- Rehman: Sir, the situation at the moment, as far the nuclear situation is concerned is very confusing. The other day there was discussion on Mr. Talbot's visit and I think matter was shelved and referred to a committee. I don't know how long will it take. In the meantime we are having a lot of development, like today's "News" cutting, which everyone has read and I think that sorting this issue and setting a committee, will take months. I think, a debate should ensue in this House on the subject because it is a current subject and it is a very vital subject.

Mr. Acting Chairman: The nuclear subject ...

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: It is a separate

issue and I think we are going around the circle on the same issue. So, when it comes up at the appropriate time it can be taken up.

سید اقبال حیدر۔ جناب، ہم اسے ۱۹۴ کے تحت discuss کر سکتے ہیں
جناب قائم مقام چیئرمین۔ اگر ہم نے نیوکلیر پالیسی پر بحث کرنی ہے تو ۱۹۴
کے تحت کر سکتے ہیں

Mr. Khalil-ur-Rehman: We should be told why the nuclear policy cannot be discussed.

Syed Iqbal Haider: Sir, we are not saying why it can not be discussed, we are saying that you can move appropriate motion under 194.

Mr. Khalil-ur-Rehman: This is an Adjournment Motion and it calls for a debate.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اس پر debate نہیں ہوتی ہے بلکہ وزیر متعلقہ کی statement ہوتی ہے۔ آپ یہ جانیں کہ آپ اسے press کرتے ہیں یا نہیں۔ because I have to pass on my ruling.

Mr. Khalilur Rehman: I have requested for a discussion in the light of the statement.

Syed Iqbal Haider: Discussion can not take place on the Adjournment Motion under the rules. It has to be ...

Mr. Acting Chairman: Mover and the Minister concerned of course that is there.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جب کوئی تحریک التوا منظور ہو جاتی ہے تو بحث تب ہوتی ہے۔

قاضی حسین احمد۔ اگر adjournment منظور ہو جائے تب تو بحث ہوتی ہے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ بالکل ٹھیک ہے۔ جب منظور ہو جائے پھر بحث ہوتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ منظور ہونے کی صورت میں بحث ہوتی ہے۔

قاضی حسین احمد۔ تو یہ اس تحریک التوا کو منظور کیوں نہیں کرتے۔ یہ تو ایک sensitive

nature اور immediate concern کی حامل تحریک التوا ہے۔ تمام شرائط پر پوری اترتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں وزیر داخلہ سے گزارش کروں گا کہ وہ اس کی

تھوڑی سے وضاحت کر دیں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ اگر ہم ہر بیان پر discuss کرتے رہے۔۔۔

(مدافعت)

Maj. Gen. (Retd.) Naseeruliah Khan Babar:

میں نے جواب یہ دے دیا کہ چونکہ صرف جنرل بیگ صاحب کا بیان تھا اب یہ حقیقت پر مبنی ہے یا نہیں

how far does he cross the rules of the game, we have sent it to the Law Ministry. The Law Ministry will come up with an answer and then we will proceed against the General. If he has made a mis-statement or some thing that affect the security of the State as far as he is using the statement as a ploy or he means to bring about a certain discussion which has been going on through different courses since this morning. And the point is that it pertains to a particular statement on General Beg which I have already talked about and commented upon very positively that we have referred it to the Ministry of Law for proceeding against the individual. To that extent, we are satisfied, and have given the satisfactory answer.

Mr. Khalil-ur-Rehman: Sir, I am neither condemning the general

statement nor agree with it. He has said something and the Government has been saying something totally different. Who is more truthful? I want to discuss this, and Mr. Talbott has to be brought into it. In today's sitting the matter has to be brought in because it concerns the country's interest.

ہم سرگز کھاتے ہیں بھگنوں سے پرہیز ہے۔ یہ کیا بات ہوئی؟

We want to discuss it. If we want to discuss the General statement, it has to be discussed in total context of the atomic or the nuclear policy of this country.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Who represents the government General Beg or myself?

Mr. Acting Chairman: No, no we will surely discuss it, when notice is received under 194.

Mr. Khalil-ur-Rehman: Well then you keep it pending, Sir.

Mr. Acting Chairman: We are asking you to send it under 194 and that would be discussed. So, not pressed. He will move under 194, thank you very much.

Syed Iqbal Haider: Sir, the time for Adjournment Motion is over.

Mr. Acting Chairman: And motions are also completed. Now, we come to the important issue

میرا خیال ہے Sindh situation - we were on

Syed Iqbal Haider: No Sir, Sindh situation is later. First is legislation.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اگر آپ مجھ کو اجازت دیں تو میں عرض کر رہا تھا۔

کہ although the legislation is also very important ہم اس کو progue تو نہیں کر رہے

ہم اس ہاؤس کو آگے چلا رہے ہیں۔ عید کی چھٹیاں صرف گزار رہے ہیں اور اس کے بعد اس کو چلائیں گے اور اس میں ہم سارا کام ہی یہ کریں گے۔ یہ میری ذاتی رائے ہے آپ راجہ صاحب سے بھی پوچھ لیں۔ جس طرح آپ فرماتے ہیں جناب ملک محمد قاسم صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں اگر آپ کا ارشاد ہوتا ہے۔ تو میرا خیال ہے اس کو wind up کر دینا چاہیے۔ میری آپ سے یہ گزارش رہے گی ویسے جو ہاؤس فرمانے میں ویسے کروں گا۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں۔ مجھے بات کرنے دیں۔ ملک صاحب آپ ابھی تشریف لائے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہ رہا تھا اب ہم نے باقی کام تو کر لیا۔ اب ہم legislation کے اس پوائنٹ پر آ گئے تھے۔ میں نے یہ گزارش کی چونکہ ہمارے ہاں ایک اہم مسئلہ زیر بحث آ رہا ہے۔ اس میں کئی مقرر باقی رستے ہیں کیونکہ سندھ situation پر بات ہو رہی تھی اور ہمارا آج کا دن آخری دن ہے۔ اس کے بعد prorogue تو نہیں ہو رہا مگر عید کی چھٹیوں کی وجہ سے adjourn ہو جائے گا۔ اور ہم دوبارہ مل رہے ہیں تو وہ issue جس پر بحث ہو رہی ہے اگر دونوں اطراف کے صاحبان کی رائے ہو تو ہم legislation کو موخر کر کے اس کو آج مکمل کر لیں۔ میں آپ دونوں کی رائے لوں گا۔

ملک محمد قاسم۔ May I submit sir? بات یہ ہے I have no objection اگر

اس کو بھی آج ختم کر لیا جائے لیکن after all لیجسلیشن main purpose ہے۔ I agree with Dr. Sahib as he has said that after all

discussion on Sindh is extremely important but the legislation is also important.

Let one Bill be passed today also and let the discussion continue. I will request

Raja Sahib that both the things may be done today.

Syed Iqbal Haider: Sir, there are 12 bills. Allow me to make a humble submission that if there is a bill on which there is no amendment and which is totally non-controversial or if the amendment is of no significance then we can pass this bill within 15, 20 minutes and then we will have a satisfaction that

we have paid some attention and importance to the legislation as well as to the Sindh situation. In any event, Sir, the Sindh situation debate is not going to conclude in view of the number of its speakers before you, one. Secondly, the amount of time that each speaker is now taking, as I noted it yesterday, is so much that I doubt that in any event you will succeed in concluding the debate. So, the legislation which is the primary duty of our House, please be given due importance.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی جناب بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب چیئرمین! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن یہ چاہتی ہے کہ ہم لیجسلیشن کریں اور جتنی زیادہ سے زیادہ لیجسلیشن کر سکتے ہیں کریں۔ ہماری یہ توقع اور خواہش ہے کہ فاضل وزیر قانون یہاں بھی بل initiate کیا کریں اور ہماری کمیٹیاں بھی آئیں اور ہم بھی ان پر غور کریں۔ جہاں تک تعلق ہے آج کی کارروائی، تو ہم نے پہلے بل پاس کئے جو non-controversial تھے جن پر زیادہ بحث نہیں ہو سکتی تھی۔ اب جناب وہ ہم نے پاس کر دیئے۔ اب ہر روز اگر یہ بات کہیں کہ آدھے گھنٹے یا پندرہ منٹ میں ایک اور بل پاس کر دیں، یہ ممکن نہیں ہے۔ سر! ہم یہاں ایجنڈے کے مطابق civil laws پر study کر کے آئے ہیں تیار ہو کر آئے ہیں۔ ہم اس کو پڑھ کر آئے ہیں اور اس پر بحث کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اس haphazard طریقے سے کہ پندرہ منٹ کر لیں لیجسلیشن کا کام، اور پھر کراچی کی بحث تشنہ رہے، میں یہ گزارش کروں گا کہ جناب ایک مرتبہ کراچی کی بحث کو سمیٹ لیا جائے اس کے بعد انہوں نے لیجسلیشن کے لئے ہمیں تین دن کے لئے پھر بلایا ہے۔ ہم لیجسلیشن کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم لیجسلیشن کے لئے sittings کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم لیجسلیشن کریں گے لیکن ہم سے یہ لیجسلیشن hurriedly یا bulldoze کر کے نہ کروائیں۔ ہم اپنی ترامیم چلستے ہیں۔ ہم ان میں equence کے ساتھ ہم ان میں principles کے ساتھ، ہم ان کے ساتھ اصولوں کے ساتھ بات کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے جناب hurriedly اور

جلدی جلدی نہ کرائیں۔ ہماری ہر بات میں ایک اصول ہو گا یہ مانیں یا نہ مانیں۔ ہاؤس carry کرے یا نہ کرے۔ وہ الگ بات ہے۔ اس لئے لیجسلیشن کو ہم اس طرح کہ چونکہ سندھ کی situation باقی ہے اس لئے ایک بل پاس کر دو یہ سر bargaining جو ہے یہ bargaining مناسب نہیں ہے اور لیجسلیشن کے ساتھ یہ انصاف نہیں ہو گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین! میں عرض کروں کہ تین دن ہو گئے ہیں۔ رول نمبر ۲۲۶ کے تحت مسئلے ہم نے اس کو out of turn لینے کے مجموعی سندھ کے مسئلے کے حوالے سے۔ لیکن بار بار ایسے بات آجاتی ہے کہ ایک گھنٹہ رہتا ہے ابھی کام کا ۱۰ اور آج پھر جمعرات بھی ہے اور سیکنڈ ٹائم اجلاس ہو گا نہیں۔ اب اس دوران میں آپ کیا بات کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں راجہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی رائے کا اظہار فرمائیں اور ملک صاحب بھی یہ دونوں جیسے فرمائیں گے ویسے کریں گے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین! میرا خیال ہے consensus House کا یہ ہے کہ سندھ situation کو continue کیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ so let us discuss now next speaker جی ملک

قاسم صاحب

جناب ملک محمد قاسم۔ جناب چیئرمین! میں تو کوئی اور بات کہنا چاہ رہا تھا۔ میں نے ابھی اخبارات میں پڑھا ہے دو چیزیں آئی تھیں ایک تو بالکل unanimously آئی ہوئی ہے۔

which I may won't contradict because they have said that I asked the Chairman to vote and the Chairman didn't vote. I never asked the Chairman. I too want to come on record. This has come in the press also

پتہ نہیں کس طرح انہوں نے جان کے کوئی شرارت کی ہے۔

Mr. Acting Chairman: You are referring to the paper.

Malik Muhammad Qasim: There is some misunderstanding. I could not ask, I mean, I want consensus in the House. How could I ask the Chairman to do something on the basis of which he should become a party? Whether he had voted for us or whether he had voted for the other side. Secondly, I have found, Sir, that it has been said that "after this 24, 24 thing then the government and the Opposition met and later on Malik Qasim came and he said that we accept all the amendments in that Bill which have been given by Ch. Shujaat Hussain Sahib". No, this is not the case. Whatever we had conceded, there is no question of scoring points for we have been defeated for a day or they have been defeated and we have won. I just want to bring something on record. It is a factual position that we had conceded only this thing that instead of one Senator and two Members of the National Assembly, there should be two Senators and four members of the National Assembly and the nomination would be done in a manner that all the Provinces are properly or adequately represented through an ordinance. That is all what I had said and I just want to bring this on record. Here, Sir, if this House wants that no legislation should be done, I cannot force him (Raja Zafarul Haq) that he must agree. I had requested him that legislation should also be done because that is also one of the purposes for which we are here and people would suffer on account of that legislation if it is retarded in this manner and if Raja Sahib does not agree, then I would not like to have a division of the House. I cannot have a division of the House at every single issue. I would not like that, that is not done and therefore, I again request Raja Sahib and the opposition, as a whole, that we may carry out the legislation as well and we must finish discussions on Sindh issue today. I think there is no amendment in the bills to which the Law Minister is referring. If there is no

amendment in the bill to which Law Minister is referring, then what is the harm? All the discussion which has taken place and which is taking place for the last 15 to 20 minutes. A bill would have been passed in half of that time, if there is no amendment on that. So, I will again request Raja Sahib as well as the opposition that please take this into consideration also and as far as Sindh situation is concerned, it is very important and may also be finished today.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Mr. Chairman, in the beginning of his submissions to you, Sir, Malik Qasim said that he was not going to score points. But later on the way he puts it to us, it looks to me that he is in fact trying to score points.

Malik Muhammad Qasim: No, No, I will take those words back.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Please do. No.1. No.2 is that it is only less than an hour left with us and we are going to adjourn any way by 1.30 pm. So, how is it possible that a bill could also be passed and then Sindh situation could also be discussed and concluded? What we said was that it is not possible, the time frame is such that it is not possible. The members are leaving for their homes for three days or four days, then we are meeting again on the 24th May, 1994 and if we are again meeting on the 24th May, and we have three clear days with us, as I told them earlier in the beginning of Session that we will cooperate with them, with the Government for the passage of bills, whatever the length to which we can go. But we should not rush through this process of legislation and we should not scuttle the discussions. We should not do it in a manner that many lacunae are left. Legislation is a very sensitive issue. If there is any sensitive issue, I think it is legislation. It should be done properly. It is in the

interest of the House and the nation that the legislation should be done properly. That is why so many amendments are being brought every day because proper thought and consideration has not been given to those pieces of legislation.

Mr. Acting Chairman: For those three days, Sir, I think that we can then give full time to the legislation, morning and evening Session both and we can get through all this....

Syed Iqbal Haider: Sir, if this is a commitment that on 24th, 25th and 26th of May, 1994, the time will be given to the legislation, then I will not press for any legislation today, but let us conclude the Sindh debate today only and no.....

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: How can we conclude the Sindh debate today? We have to.

سید اقبال حیدر - نہ یہ منظور نہ وہ منظور۔

Mr. Acting Chairman: Raja Sahib, you have to give assurance to the House and to learned Iqbal Haider Sahib that you will not spare any time to take these things in the legislation. We must undertake legislation and complete that legislation within those three days. InshAllah! we will complete that.

Syed Iqbal Haider: Sindh debate, we conclude today.

Raja Muhammad Zafar ul Haq: Sir, everyday they change the priorities. We have agreed in this House to discuss, besides this Sindh issue, the issue of price hike as well as the Mehran Bank. They had offered and we accepted it.

Mr. Acting Chairman: You should accommodate them.

Raja Muhammad Zafar ul Haq: Sir, we would accommodate them as far as possible.

Mr. Acting Chairman: I think his point is also valid.

Raja Muhammad Zafar ul Haq: If they proceed properly.

Mr. Acting Chairman: It is for you all to see that we proceed in harmony.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, as far as legislation is concerned, we are very keen about it. We are prepared for legislation. We have moved amendments so far as Civil Law is concerned. We have moved amendments so far as nationalization of banks is concerned. We have moved amendment about task force. And if, the learned Law Minister thinks that since we have not moved any amendment, therefore, we have no objection, he is sadly mistaken. Sir, in every Parliament there is a time factor and when they place on the agenda a particular Bill, we move the amendments. We are going to move the amendments on all the Bills. So far as, the cooperation is concerned, we are prepared to sit. We are prepared to work for legislation. But if they say that since we have moved no amendments, therefore, that is non-controversial Bill. We had made it clear to them that so far as, 5 pieces of legislation were concerned, they were non-controversial, we have not moved amendments. We have passed those Bills. So far as, the other legislation is concerned; we are going to have a full discussion on that legislation and after a thorough discussion we will consider those Bills and pass them.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ ہم سب قانون سازی میں اور یہاں قانون سازی کے لئے بیٹھے ہیں۔ ہمارا بنیادی کام ہی قانون سازی ہے۔ ہماری سب سے

بڑی priority قانون سازی ہے۔ اس کو ہمیں کسی صورت میں مؤخر نہیں کرنا چاہیئے۔ اب Sindh situation اس سے بھی اہم ہے۔ سید اقبال حیدر صاحب کو میں تسلی دینا چاہتا ہوں کہ ان دنوں میں انشاء اللہ میں یہاں ہوں گا اور Chair کروں گا اور آپ کے سارے بل نکوانے کی کوشش کروں گا۔

سید اقبال حیدر۔ جناب تقریباً "ایک درجن بل ہیں۔ وہ ان بلوں کے لئے مجھے صرف اتنی سی assurance دے دیں کہ ان بلوں میں کوئی مزید نکتہ نہیں اٹھائیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اب ہم Sindh situation پر آتے ہیں مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں اپنا وقت ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب کو دیتا ہوں۔

Further discussion on Sindh situation.

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر جاوید اقبال۔ شکریہ جناب والا! میں نے دونوں طرف سے تقریریں سنی ہیں اور خاص طور پر راشدی صاحب کی تقریر جو انہوں نے بڑی دردمندی کے ساتھ کی ہے اس کو ہم سب بہت appreciate کرتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جو کچھ بحالی آفتاب نے بھی یہاں پر کہا ہے وہ بھی قابل توجہ ہے۔ میں ذاتی طور پر محسوس کرتا ہوں کہ ہر محب وطن کے لئے اور بالخصوص اس شخص کیلئے جو کہ نظریہ پاکستان سے منسلک ہو۔ یہ لمحہ فکریہ ہے۔ خاص طور پر جو صورت اس وقت کراچی میں ہے اور عمومی طور پر سندھ میں ہے۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جو ہمارے بانیان تھے انہوں نے اس ملک کو اشتراک ایمان کی بنیاد پر بنایا تھا۔ اشتراک علاقہ، یا اشتراک نسل یا اشتراک لسان کی بنیاد پر یہ ملک نہیں بنا تھا۔ یہ ملک اشتراک ایمان کی بنیاد پر بنا تھا اور اشتراک ایمان جو ہے وہ اسلام ہے اور اسلام قومیتوں کو deny نہیں کرتا۔ بلکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے قومیتوں میں اور گروہوں میں آپ کو اس لئے بانٹا ہے تاکہ آپ کی حفاظت ہو سکے۔ لیکن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ نزدیک وہی ہے جس کے اعمال نیک ہوں۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ ملک اس بنیاد پر وجود میں آیا تھا اور جہاں تک سندھ کا تعلق ہے راشدی صاحب نے بالکل درست فرمایا کہ وہ سرزمین

عشق اور محبت کی سر زمین ہے۔ اور یہ بھی انھوں نے درست فرمایا ہے کہ جس وقت لئے ہے لوگ ہندوستان سے اس طرف آنے تو انھوں نے ان کا استقبال کیا۔ سندھ باب الاسلام ہے اس کی سب ہی قدر اوز عزت کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک کی بات ہی نہیں۔ تو میں یہ عرض کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ جس وقت یہ صورت ہو کہ اسلام قومیتوں کو بھی قبول کرے اور اس کے ساتھ جو قومیتیں ہیں وہ تو بالکل اس طرح ہیں جیسے پھول ہوں۔ ہر پھول کی اپنی خوشبو ہے۔ ہر پھول کا اپنا رس ہے لیکن یہی رس جب چھتے میں پہنچتا ہے اور شد میں تبدیل ہو جاتا ہے تو اس کی اپنی خوشبو ہوتی ہے اور اس کا اپنا ذائقہ ہوتا ہے۔ اسلام تو آپ کہہ لیجئے ایک طرح شد ہے جس کی بنیاد پر یہ ملک وجود میں آیا۔ اس میں پھولوں کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔ ان کی اپنی نسبت کو بھی تسلیم کرتے ہیں لیکن اس چیز کو بھی تسلیم کیجئے اس بنیاد پر کہ یہ سارے پھول مل کر شد بناتے ہیں۔ تو یہ جو عشق و محبت کی سر زمین تھی اس میں کیوں اس قسم کا انحراف اور اس قسم کی حقارت و نفرت کا دور دورہ ہے؟ کیا وجہ ہے اس بات کی اس کو سوچنے کی ضرورت ہے؟ ایک طرف سے تفصیل آپ کے سامنے بھائی آفتاب نے بیان کی ہے۔ دوسری طرف سے راشدی صاحب نے بھی نہایت ہی مدلل طریقے سے اپنا زاویہ نگاہ آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ حضور والا۔ ہم اپنی ہی زندگیوں سے یا اپنی ہی کفریات سے متاثر ہوئے ہیں۔ خواہ اس کو لمبائیات کہہ لیں۔ خواہ آپ اس کو نسلی اختلافات کہہ دیں یا ethnic differences کہہ لیں جو مرضی کہہ دیں۔ یہ ہماری کفریات ہیں جن کے پیچھے ہم گئے ہیں یا کہہ لیجئے ہماری زندگیاں ہیں جنہوں نے ہمیں عشق سے محروم کر دیا ہے۔ علامہ کا ایک شعر ہے جس میں وہ فرماتے ہیں۔

اگر ہے عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی

نہ ہو تو مرد مسلمان بھی کافر و زندیق

تو یہ زندگیاں ہیں ہماری۔ یہ ہماری اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے یہ صورت حال وہاں پیدا ہوئی اور اس کو دور کرنے کی ضرورت ہر محب وطن کے لئے ہے۔ میری اپنی نگاہ میں اگر آپ سندھ کے مسئلے کو اور کراچی کے مسئلے کو بالخصوص سمجھنے کی کوشش کریں تو اس کے پانچ پہلو نکلتے ہیں۔ اس مسئلے کی کئی جہتیں ہیں۔ لیکن اس کے پانچ پہلو جو بہت ہی واضح ہیں جس طرح میں سمجھا ہوں وہ یہی ہیں کہ ایک تو وہ عنصر ہے خاص طور پر rural سندھ میں جو مجرموں اور بد

طینت عناصر پر مشتمل ہے جس کی سرپرستی سیاسی طور پر ہو رہی ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں نہ تو پیپلز پارٹی کا دخل ہے نہ ایم۔ کیو۔ ایم کا دخل ہے۔ لیکن یہ ایسا مسئلہ ہے جو ان دونوں کو پیش کر resolve کرنا چاہیے۔ یہ مسئلہ interior سندھ کا ہے۔ یہاں پر ایک مقرر نے ارشاد فرمایا تھا کہ جہاں تک سندھ کے مسائل ہیں اب ان میں مہاجر ہمارے ساتھ شامل نہیں ہوتے۔ یہ سندھ کے مسائل پر اس طرح توجہ نہیں دیتے جس طرح ان کو توجہ دینی چاہیے۔ یہ صرف کنوئیں کے مینڈک کی طرح کراچی تک یا حیدر آباد تک یا اور شہروں تک محدود ہیں لیکن حقیقت یہی ہے کہ اس مسئلے کا ایک پہلو تو وہ مجرم یا مجرمانہ قسم کی کیفیت پیدا کرنے والے عناصر ہیں جن کو سیاسی سرپرستی حاصل ہے اور اس ضمن میں ضرورت ہے کہ اس کا کسی نہ کسی طریقے سے حل تلاش کیا جائے۔ دوسری صورت جو ہے وہ یہ ہے کہ نئے اور پرانے سندھیوں میں نفرت اور حسرت کی جو دیوار کھڑی ہوئی ہے اس کو کسی طرح منہدم کیا جائے۔ حضور والا۔ اس کے متعلق تاریخی پہلو جو ہیں وہ دونوں طرف سے بیان ہوئے ہیں۔ آپ نے ایک version راشدی صاحب کی سنی ہے۔ دوسری طرف سے بھائی آفتاب نے اس کے متعلق اپنا نقطہ نگاہ پیش کیا۔ میں سمجھتا ہوں یہ بھی ایسا مسئلہ نہیں ہے جو حل نہیں ہو سکتا۔ چونکہ اس مسئلے کے متعلق بھی اگر دونوں عناصر، بالخصوص جس طرح سے واضح ہے سندھ کی صورت، ایک طرف جہاں تک urban سندھ کا تعلق ہے اس میں تو ایم کیو ایم جو بڑے شہر ہیں ان کو ایک طاقت کے طور پر تسلیم کرنا پڑتا ہے، جہاں تک rural سندھ کا تعلق ہے وہاں پر پیپلز پارٹی کا راج ہے۔ لہذا یہی دو اہم جماعتیں ہیں جن کو آپس میں سر جوڑ کر بیٹھنا چاہئے اور اس مسئلے کو حل کرنا چاہئے۔ یہ مسئلہ صرف سندھیوں کا اور مہاجروں کا نہیں ہے۔ یہ مسئلہ پاکستان کا ہے اور اس مسئلے کے متعلق اس کا حل یہی ہے کہ یہ دونوں جو پارٹیاں ہیں یہ اپنے طور اس کو سوچیں کہ اس مسئلے کو ہم نے کس طرح حل کرنا ہے؟ یہ نفرت کی دیوار گرانی جا سکتی ہے۔ یہ ایسی نفرت کی دیوار نہیں ہے جس کی کوئی اہمیت ہو یا جس کی کوئی بنیاد ہو۔ جو بکے شکوے دونوں طرف سے ہوئے ہیں اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت دونوں ذہن تیار ہیں کہ کوئی نہ کوئی اتحاد کی سبیل نکالی جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات ضروری ہے کہ ہم اس بات پر غور کریں یہ نفرت کی دیوار منہدم کی جا سکتی ہے۔

اب رہا تیسرا پہلو اس مسئلے کا وہ ہے کہ یہ جو الزام لگتا ہے کہ ایم کیو ایم بھارت کے

ایجنٹ ہیں یا را کے آجینٹس ہیں ' میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی الزام تراشی آپ بند ہونی چاہئے۔ ہم نے ایک دوسرے کو بہت غدار کہا ہے۔ جو بھی ہمارے ساتھ agree نہیں کرتا ہم اسے کہتے ہیں کہ جی یہ غدار ہے۔ یہ حقیقت روز ہمارے سامنے یہاں بیان ہوتی ہے۔ ہم سن سن کے اس کو تنگ آ گئے ہیں۔ یہ غداری والا مسئلہ یا کہ جی فلاں کسی کا ایجنٹ ہے یا کسی کا ایجنٹ نہیں ہے یا فلاں وفادار نہیں پاکستان سے۔ یہ ساری گفتگو بالکل بیکار اور اس کو ختم کر دینا چاہئے لیکن اگر ہم میں آپس میں نفاق ہو تو یقینی امر ہے کہ دشمن اور بالخصوص حدودوستان جو کہ ہمارا کچھ لیجئے دشمن نمبر ایک ہے ' اس کے آجینٹس ضرور سندھ میں infiltrate کریں گے لیکن اس کی بنیاد آپ کا آپس میں نفاق ہے۔ اس کی وجہ یہی نہیں کہ وہ یہاں پر آپ کے ذریعے اپنا عمل کر رہے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ آپ کے نفاق کے سبب ہی وہ بھی برسر عمل یہاں ہو جائیں گے اور اگر آپ کا آپس میں اتفاق ہو تو یقینی امر ہے کہ وہ اس سلسلے میں کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ تو یہ بھی کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس پر توجہ دی جائے۔

باقی اب دو مسئلے رہ جاتے ہیں ایک تو ہے فوج کا استعمال۔ اور سب سے آخر میں یہ کہ پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم بیٹھ کر آپس میں یہ فیصلہ کریں کہ ان کے مسائل کو کس طرح حل کرنا چاہئے۔ ان کی شکایات کیا ہیں؟ ان کے مطالبات کیا ہیں؟ ان پر غور آپ کریں۔ آپ کے سامنے شاید ایک مثال پیش کروں رٹولو لوگوں کی اور منڈیلا نے ان کو کس طرح handle کیا۔ وہ رٹولو کا بادشاہ یا ان کا جو امیر تھا اس نے کس طرح منڈیلا سے کہا کہ بھئی ہمارے مطالبات یہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ مجھے لکھ کر دے دو تمہارے مطالبات کیا ہیں؟ ملک کی سالمیت کے لئے ' اور جمہوریت کی بقاء کے لئے مجھے آپ اپنے مطالبات لکھ دیں۔ اور رٹولو کے امیر نے لکھ دیئے کہ یہ میرے مطالبات ہیں ' میں مینسٹری چاہتا ہوں ' یہ وزارت چاہتا ہوں ' یہ یہ چیزیں چاہتا ہوں۔ منڈیلا نے ان کو کہہ دیا لے لیجئے۔ سب کچھ لے لیجئے۔ تو اس وقت حکومت ہے پیپلز پارٹی کی ' ان میں اتنی وسعت قلب ہے کہ وہ انہیں کہیں کہ صاحب آپ ہمیں بتائیں تو سہی آپ کیا چاہتے ہیں لے لو۔ ملک کے بقاء کی خاطر جو بڑی سے بڑی چیز آپ انہیں دے سکتے ہیں انہیں دیں تاکہ ایسا کوئی احساس محرومی نہ رہے۔ یہ صرف جذبات کی تقریر ہی نہ ہو بلکہ حقیقی امر ہو کہ ملکی سالمیت کو برقرار رکھنے کے لئے جتنی دور بھی جانے کا امکان ہو اس امکان کو پیدا کیا جانے اور اس امکان کو وجود میں لایا جانے۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ بالاتر بات تو ایم کیو ایم اور پیپلز پارٹی کی ہی ہونی ہے ' خواہ اس میں ان کی صوبائی قیادت حصہ لے یا مرکزی قیادت حصہ لے۔

مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اولین ضرورت حالات کو سازگار بنانے کی ہے اور وہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ مٹری ایکشن بند کیا جائے اور جو غلط قسم کے اور بھوٹے cases ہیں وہ کم از کم جو پارٹی کے قاعدین ہیں ان کے خلاف تو ختم کئے جائیں تاکہ فضاء ایسی پیدا ہو سکے کہ یہ آپس میں مل بیٹھیں۔ اب یہ حقیقت ہے کہ آپ کے سامنے بہن نسرین کے خلاف جو cases انہوں نے درج کئے ہوئے ہیں میں ان کی لسٹ دیکھ رہا تھا اس میں کیا آپ یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ بہن نسرین جا کر پچھرہ گھوٹ رہی ہے اور اس کے خلاف 324 یا 326 کے cases رجسٹر کئے جا رہے ہیں ان کے خلاف اور جہاں اور کچھ نہیں لگتا تو دفعہ ۱۰۹ لگا دیجاتی ہے کہ بھائی یہ سازش کا کیس ہے۔ میرے اپنے خلاف بھی جب میں نے بھٹو صاحب کا مقابلہ کیا ۱۹۷۰ء میں تو ان کے کوئی ساتھی تھے اور ان کا تعلق کسی اور ہی constituency سے تھا اور وہاں کوئی قتل ہو گیا اور ۱۰۹ میں میرا نام بھی درج کیا گیا۔ اب یہ تو ہمارے ہاں معمول ہے کہ بھوٹے کیس بنتے ہیں، چوہدری غفور الہی صاحب کے خلاف بھی ایک کیس رجسٹر کیا گیا کہ انہوں نے دو گاٹیں ہڑالی ہیں۔ اسی طرح ہوتا رہا ہے، ہمارے ہاں یہ رسم ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ رسم بڑی غلط ہے، کم از کم قاعدین کے خلاف اب دیکھئے بھٹو صاحب کو تو ۱۰۹ کے تحت اتنی بڑی سزا دی گئی کہ جس کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ نارے کا سارا پاکستان شرمندہ ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ یہ ہمارے ملک کی ریت بن چکی ہے کہ جس وقت بھی آپ کسی دوسرے rival کو گرفتار کرنا چاہیں یا اس کے خلاف الزام لگانا چاہیں تو الزام تراشی میں آسان طریقہ یہ ہے کہ دفعہ ۱۰۹ لگا دیں کہ یہ abetment ان کی تھی، انہوں نے خود یہ سب کچھ کروایا ہے، حالانکہ ایسی بات نہیں ہوتی کہ ورکر excite ہو جاتے ہیں اور اس طرح مار دھاڑ بھی ہو جاتی ہے لیکن حقیقت یہی ہے کہ اگر آپ نے فضاء اور ماحول پیدا کرنا ہے unity کا تو بہتر یہی ہے کہ آپ خاص کر قاعدین، اب بھائی اشتیاق ہیں، بہن نسرین ہیں، اس قسم کے جو قاعدین ہیں ان کے خلاف جو false cases رجسٹر ہوئے ہیں کم از کم وہ تو واپس لیں۔ باقی رہا کہ اس ماحول کو کس طرح درست کیا جائے، سب سے پہلا قدم یہی ہے کہ فوج کا ایکشن روکا جائے، فوج سے ان کو مت لڑایا جائے، اس قسم کا ماحول نہ پیدا کیا جائے اور آخری چیز یہی ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو سکتا ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ صوبائی حکومت کا بھی یہ کام نہیں بلکہ اس میں مرکزی حکومت کو دخل اندازی کرنی چاہیئے بلکہ اگر اپوزیشن کے قاعدین جن کے ساتھ اس وقت ایم کیو ایم کا ساتھ ہے ان کی بھی خدمت اس سلسلے میں لینا چاہیں تو وہ خدمت میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کی پارٹیاں اپنی خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ میں ذاتی طور پر اس کے لئے اپنی جان تک دینے کے لئے

وقت دے دیجئے، میں اس لئے کہہ رہا ہوں، ڈاکٹر صاحب میرے لئے اتنے ہی قابل احترام ہیں جتنا کوئی اور صاحب، میرے لئے ایسی کوئی بات نہیں ڈاکٹر صاحب، یقیناً میں آپ کو نام دوں گا بالکل دوں گا ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ کیونکہ میں نے ان سے گزارش کی تھی۔۔۔۔۔ (مداخلت)

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman I am not going to participate, these words which are given by the honourable chair yesterday,

جناب قائم مقام چیئرمین - ڈاکٹر صاحب، I am on that Sir، میں اس پر کھڑا ہوں،
اپنی بات پر قائم ہوں۔ ڈاکٹر صاحب آپ میری بات سنیں ناں۔ جی حافظ حسین احمد۔
حافظ حسین احمد - جناب چیئرمین کیا ڈاکٹر صاحب قبل از وقت windup کرنا
پاستے ہیں۔ پیشگی windup کریں گے ڈاکٹر صاحب۔

جناب قائم مقام چیئرمین - ہاں وہ تو وزیر ہیں۔
حافظ حسین احمد - مطلب یہ ہے کہ کیا وہ اس موضوع پر پیشگی وائٹ اپ کریں
گے، وہ کس حیثیت سے تقریر فرما رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین - ملک صاحب، قبہ میری طرف سے ڈاکٹر صاحب کو آپ فرما
دیں۔

Malik Muhammad Qaism: I request Dr. Sahib and Dr. Sahib will not
go, Dr. Sahib will keep sitting here.

جناب قائم مقام چیئرمین - ڈاکٹر صاحب ہمارا سب کا ہاوس ہے، ہم سب ایک ہیں،
بات ایک ہی ہے، ہر ایک اپنے طریقے سے بات کرتا ہے۔

حافظ حسین احمد - جناب چیئرمین میں عرض کروں گا کہ ڈاکٹر صاحب Senator کی
حیثیت سے بات کریں گے یا کی M.N.A. حیثیت سے بات کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین - یہ حق تو Senators کا ہے۔

(مداخلت)

حافظ حسین احمد - میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ وہ ضرور کریں کہ کم از کم جب ہیں
Sentors اس وقت تو -----

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین - نہیں جی نہیں کیوں نہیں۔ ہم ڈاکٹر صاحب کو ناراض
نہیں کرنا چاہتے۔ جی عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - جناب چیئرمین میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ
نے مجھے وقت دیا البتہ اس میں ہے کہ گورنٹ پارٹی والوں نے تقریر کی، ہمارے راشدی صاحب نے
بہت اچھی تقریر کی، میں نے اور نہ کسی اور نے دغل اندازی نہیں کی، اور دوسرے محترم
ساتھیوں نے ان کو ٹائم دیا، تو وہ ٹائم جو ہے کہ ہم نے کہا ان کو ملنا چاہیے تا کہ ایک بات ہو
جانے اصل مسئلہ یہاں کے جرے کا، آپ مہربانی کریں۔----- (مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین - ٹھیک ہے جی، دیکھیں ناں ہم نے تو ان سے گزارش
کی ہے۔

ملک محمد قاسم - نہیں جی وہ ناراض نہیں ہیں۔ ہم ان کی جگہ بات سن رہے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - جناب چیئرمین میں مشکور ہوں کہ آپ نے اس
مسئلے پر مجھے بات کرنا کا موقع دیا۔ سب سے پہلے یہاں جو ہمارے دوستوں نے اپنی اپنی
رانے کا اہتمام کیا، اور اپنی تجاویز دیں، ان میں راشدی صاحب کی تقریر کو appreciate کرتا ہوں
کہ انہوں نے بنیادی چیز یہ کہی ہے کہ انہوں نے جو الفاظ بھی استعمال کئے، انہوں نے جرے کا
ماحول، اور یہ جرے کے ماحول کی فاصلہ روایت ہوتی ہیں، بڑے مشکل سے مشکل، اچھے سے اچھے
مسائل جناب والا، پیش کئے جاتے ہیں جرے میں اور پھر اس میں ہر نقطہ نظر پیش کیا جاتا ہے،
اس کے بعد اس کو سلجھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تو وہ جو spirit تھی وہ جناب راشدی صاحب
نے بہت اچھے انداز میں پیش کی، اور اس کے بعد مختلف دوستوں نے اس پر بات کی، میں بھی
یہاں پر جو بات کروں گا جناب والا میری کوشش یہ ہو گی کہ اس سے کسی کی دل آزاری نہ
ہو، لیکن اس کے باوجود کچھ حقائق ہیں ان حقائق کو مجھے پیش کرنا ہے جس طرح ہم ان کو
دیکھتے ہیں۔

جناب والا۔ ہمارے ملک میں آزادی کے بعد یہ مسائل جو مختلف شکل میں آئے، اس میں ایک مسئلہ سندھ میں نئے سندھیوں کا ہے، میں اصطلاح "نئے سندھی" استعمال کر رہا ہوں، سندھ کے عوام نے، ملک کی دوسرے جو قومی وحدتیں ہیں انہوں نے ان کو welcome کیا، خوش آمدید کہا۔ یہ ایک بنیادی حقیقت ہے۔ لیکن مسئلے دن سے جناب والا یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ملک میں جو دو باتیں ہماری ہیں، ایک ہے نظریہ پاکستان، ایک ہے اسلام، ان دونوں کا غلط استعمال کیا گیا، پاکستان اگر ہے تو یہ تمام ملک ہے اور اس ملک میں رہنے والے باشندے ہیں کوئی abstract پاکستان ہم نہیں جانتے، نہ ہے۔ اسی طرح اسلام اگر ہے تو ہمارے اس ملک میں رہنے والے لوگ اور ان کا عقیدہ، ان کا کلچر، ان کا رہن سہن abstract نہیں ہے لیکن ہوا یہ کہ ہمارے ملک کی تمام مستقبل کے لئے جو پلاننگ ہوئی اس میں پاکستان اور اسلام کے نام سے ہمارے اس اچھے جذبے سے کچھ ناجائز فائدہ اٹھایا گیا وہ یہ جناب والا کہ حکومت میں ہمارے دوست ناراض بھی ہونگے لیکن آپ جو بھی ریکارڈ دکھیں گے۔ کراچی میں تمام دولت کا ارتکاز ہوا۔ حکومت کا ارتکاز ہوا، مالیاتی اداروں کا ارتکاز ہوا اور اسی طرح وہ کہتے ہیں۔۔۔۔

بات پہنچی تیری جوانی تک

تو بات پہنچ جاتی ہے لاہور تک

جناب والا ہمارے ملک میں تمام اقتدار، مالیات جو کچھ بھی ہو اس میں ایسے حالات پیدا کئے گئے کہ آپ نے دیکھا جہاں بھی آپ کو کوئی ریکارڈ ملے گا وہ ریکارڈ یہ ہوگا کہ ٹیکس 20 گریڈ کے افسر، ٹیکس بڑے جنرل، حساب جب لگائیں گے تو اس میں ہم نفی ہونگے۔ پشتون، سندھی، بلوچ ہم نفی ہونگے۔ یہ اور بات جناب والا کہ بعد میں آج کل ہمارے دوست کہہ دیتے ہیں کہ یہ جو زیادتی ہوئی ہے اس زیادتی کو ہم بعد میں ختم کریں گے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جناب کہ جس طرح کل یہاں آفتاب شیخ صاحب نے فرمایا کہ ہمارے بچوں کو روزگار نہیں دیا گیا اور انہوں نے کہا کہ اس بات سے ہم دکھی ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں جناب والا کہ ہم تو پہلے دن سے دکھی ہیں۔ ہمارے علاقوں میں جو کچھ تھا، جو کچھ وسائل تھے، قرض لیا گیا ہو یا اپنے ذرائع ہوں تمام وسائل جناب والا کراچی، تمام وسائل لاہور۔ اب اس کے بارے میں سیاسی، آئینی مسئلہ وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ یہاں سب عالم لوگ، سیاسی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو بھی حکومت ہو، جو بھی آئینی فارمولا ہو، جو بھی مارشل لا ہو، اس کا آخری فائدہ اس طرح ہے کہ یہاں ہمارے

ملک میں نہ کوئی ایسا آئین دیا گیا ، نہ کوئی ایسا سیاسی فارمولا دیا گیا بلکہ اس طرح تمام ملک کی طاقتیں ایک جگہ جمع ہوئیں ۔ ہمارے ساتھی سینیٹر کمال اعظم صاحب نے فرمایا ۔ انہوں نے ایک hint دیا جناب والا انہوں نے فرمایا کہ ایک معیشت ہے ۔ دوسری ایک معیشت ہے ۔ لیکن یہ ایک معیشت استعماری ، استحصالی معیشت ہے ۔ ہمارا یہ ایک یونٹ ہے ۔ یہ ٹھیک ہے لیکن جو ہم لوگ ہیں ہم غام مال کے پیدا کرنے والے ، ہم غام لیبر کے پیدا کرنے والے ، اور اس کے بعد وہاں manufacturing, financial اور دوسرے ، وہ جناب والا یا لاہور میں یا کراچی ایک ہے ۔ لیکن یہ استعماری ، استحصالی معیشت ہے ۔ یہاں ہمارے ملک میں مخصوص مسئلہ ہے ۔ بنگال میں یہ ہوا جناب والا ۔ ہم حل نہیں کر رہے تھے مسئلہ کو ۔ اس طرح یعنی ہمارے جو مختلف دوستوں نے جذبات کا اظہار کیا ، ولور کا اظہار کیا ، محبت کا اظہار کیا ۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ ہمیں محبت ہے اپنے لوگوں سے ۔ ہمیں اپنے ملک میں رہنے والے ۔ پنجابی ہے ، سندھی ، بلوچ ، پشتون ۔ ہم سب ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ، محبت کے لئے عام لوگ متحدہ دیتے ہیں یہاں صرف expression ہوتا ہے ، اظہار ہوتا ہے ۔ یہاں ہمارے محترم ہیں جو یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم بڑے بھائی ہیں ، بڑا بھائی خود زیادہ کھاتا ہے اور چھوٹے بھائی کو بھوکا رکھتا ہے ۔ لڑائی کے لئے چھوٹا بھائی لیکن سہولیات کے لئے پھر بڑا بھائی ۔ اس کی جناب والا نہ اسلام میں اجازت ہے ، نہ انسانیت میں اس کی اجازت ہے ، نہ پاکستان میں اس کی اجازت دی جا سکتی ۔ یہ ہوا اصل مسئلہ ۔ سندھ کے بارے میں ۔ جناب والا بالکل سندھ میں ایسا ہے کہ سندھ کے لوگوں کی زمینیں یہ ٹھیک ہے ایک آرڈر پاس ہوا اور اس آرڈر میں شاید وہ رہن کا ان سے واپس لیا گیا۔ لیکن سندھ کی زمینیں سندھ کے لوگوں کو نہیں ملیں۔ ٹھیک ہے جس کو بھی ملی ہیں لیکن آپ سندھ کی زمینوں کا اندازہ لگائیں۔ سندھ کے شہروں کا اندازہ لگائیں۔ سندھ کی سہولیات کا اندازہ لگائیں۔ ایک ایسی situation پیدا ہوئی اور اس میں یہ جو یہاں ہمارے محترم دوست نے فرمایا کہ یہاں مختلف پارٹیاں تھیں اور وہ پارٹیاں سب ایک دم MQM نے ختم کیں۔ یہ بات صحیح ہے۔ لیکن بات کیا تھی دوسری پارٹیاں ، جناب والا بات یہ کرتی تھیں کہ نظریہ پاکستان ، پاکستان کے یہ معنی تھے ۔ جب اس کے یہ معنی تھے کہ ہر ملک کہ " ملک ماہبت کہ ملک خدا نے ماست " کہ پکڑو جو زمین بھی ہاتھ لگے۔ تو ہمارے وہ دوست ان پارٹیوں میں تھے۔ کہ بس یہ چھوڑو تمام دروازے کھلے ہیں اور جہاں سے بھی تمہیں زمین ملے ، پانی ملے ، بجلی ملے ، سروس ملے لے لو۔ تو یہ جو تھا

ان پارٹیوں سے تھا۔ لیکن بعد میں 'جناب والا' ایک 'تخ' حقیقت ہے۔ بنگال میں جو ہوا۔ ہونا یہ چاہئے کہ بنگال میں بنگال کے لوگوں کا مسئلہ اس میں ہم جو بھی یہاں سے تھے ہم ان کے ساتھ مل کر واقعی جذب ہو جاتے اور پھر ہمارے civil rights اور دوسری چیزیں۔ لیکن ہوا یہ وہاں ایسا طریقہ اختیار کیا گیا کہ بنگال میں ہم بنگال سے خارجی لوگ بن گئے۔ ہم بنگال کا حصہ بنگال کے ساتھ مل کر ان کے مفادات جمہوری، بشمول پاکستان، وہ ہم نے فکر میں نہیں رکھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جب بنگال پہ فوج کشی ہوئی، بنگال ہم سے علیحدہ ہوا۔ جناب والا! ۱۹۷۰ء کے بعد ہمارے دوستوں کو ایک حقیقت فکر آ گئی۔ حقیقت یہ تھی کہ نہیں بابا اس ملک میں اور بھی لوگ رستہ ہیں، ان کے حقوق ہیں، اکیلے اردو اسلام نہیں۔ پشتو بھی اسلام ہے، پنجابی بھی اسلام ہے، سندھی بھی اسلام ہے۔ بنگالی بھی اسلام۔ یہ لوگ بھی پاکستانی ہیں اور مسلمان ہیں۔ اور لوگوں نے اپنے حقوق کے لیے ایک خاص مقام پہ باقاعدہ کچھ فارمولے بنائے۔ نتیجہ یہ ہوا، جناب والا! کہ پھر سندھ میں یہ مسئلہ پیدا ہوا کیوں یہ تو ہر ملک کہ "ملک ماست کہ ملک خدائے ماست" کا مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں یہاں اپنا وجود جو ہے اس کا دفاع کرنا ہے۔ تو ایک مسئلہ پیدا ہوا۔ ابھی جو بعض لوگ کہتے ہیں، جناب والا اور لوگ جو بھی کہیں کہ جنرل ضیا الحق نے ایم کیو ایم کو بنایا یا کسی اور نے۔ میں اور باتوں کو نہیں جانتا۔ ایک بات کو جانتا ہوں کہ واقعی کراچی کی عوام نے ایم کیو ایم کی لیڈر شپ کے اس نعرے کو پسند کیا۔ بات یہ ہے۔ یہ ایک reality ہے۔ بات کیا تھی؟ بات یہ تھی کہ انہیں احساس ہو گیا کہ بابا ہم یہاں ہیں لیکن مسئلہ پھر یہ تھا کہ اس مسئلے کو extreme شکل میں لیا گیا۔ ہم یہ سمجھتے ہیں، جناب والا، دیکھیں اس وقت یہاں مسئلہ جو پارلیمنٹ میں زیر بحث ہے۔ یہ مسئلہ ایسا آ رہا ہے جیسے کہ سندھ کا مسئلہ ہے اور ہمارے نئے سندھی بھائیوں کا مسئلہ ہے۔ نہیں یہ ہمارا بھی مسئلہ ہے۔ ہم پشتونوں کا بھی مسئلہ ہے۔ کیونکہ ہمارے علاقے میں بھی روزگار نہیں ہے، کارخانہ نہیں ہے۔ ہمارے پانی کا مسئلہ سب کو معلوم ہے۔ یہاں کل راشدی صاحب نے کہا کہ پٹھانوں کے پاس پانی نہیں ہے۔ پانی ہے ہمارا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ کبھی ایک accord میں، کبھی دوسرے accord میں آپ لوگ جو ہیں لے جاتے ہیں۔ بہر صورت کس نے ہمیں کراچی پہنچایا۔ جناب والا! اس میں میں نہیں جاؤں گا۔ اس politics والوں نے جنہوں نے پہنچایا، وہاں انہوں نے جو تمام دولت کا ارتکاز کیا، ایک استعماری اسٹیٹ بنانے کی کوشش کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہم وہاں گئے۔ جناب والا! کراچی ہم نے

بنایا۔ تمام روڈ ہم نے بنائے ہیں۔ بالکل ہم خراکوں نے۔ اس کو ہم کد کہتے ہیں یہ جو بڑے بڑے وہ ہوتے ہیں کھدائی جو کرتے ہیں۔ اس میں ہماری ہڈیاں ہیں۔ نہروں میں ہماری ہڈیاں ہیں۔ روڈوں میں ہماری ہڈیاں ہیں۔ لیکن قسمتی سے ایک دن ایسا آیا کہ ایک معمولی بات پہ لڑائی ہوئی۔ وہ جو یہاں کیس بتایا گیا بشری زیدی کیس۔ جناب والا! ہمیں قتل کیا گیا۔ political مسئلوں کا حل political ہے۔ ہماری سختوں خواہ ملی عوامی پارٹی کا موقف ہے۔ حقیقت کو ہم تسلیم کریں، تمام ملک کے حوالے سے۔ اور پھر اس کے بعد ہمیں جلایا گیا۔ ابھی میری لڑائی ہوئی۔ ہمارا خون اتنا ارزاں ہے۔ ہم حیران ہیں کہ معمولی لڑائی ہو ایک ٹرک میں آدمی کو بٹھاؤ۔ گاڑی میں بٹھانے کے بعد اس کو جلاؤ۔ یہ آپ کس طرح ممکن بنائیں گے۔ یہ کیسے ممکن ہو گا؟ کراچی میں ہمارے نئے سندھی بھائیوں کے علاوہ ہم کراچی میں سب سے زیادہ دوسری آبادی ہیں ہماری آبادی زیادہ ہے۔ لیکن ہم عام لیئر میں ہیں ہم پر زمین بالکل تنگ کی جا رہی ہے۔ تو جناب والا! میری عرض یہ ہے۔ اور یہ میں صاف کہتا ہوں، کوئی ماننے یا نہ ماننے، سندھ میں باقاعدہ ایک خانہ جنگی ہے۔ جس کے بارے میں اگر کوئی یہ کہے کہ کسی نے پھرے کو ڈھانپ لیا تھا گویا چلا رہا تھا۔ سندھ کی زمین ہے، سندھ کی زبان ہے، سندھ کے عوام ایک دوسرے کے خلاف انہوں نے بھی تقریر کی ادھر ہمارے دوسرے دوستوں نے بھی بیان کیا۔ لیکن اب مسئلہ الجھ گیا ہے یا آپ نے سندھ کی زمین کو تقسیم کرنا ہے۔ آپ سندھ کے عوام کے ساتھ سندھ کے لوگوں کے ساتھ مل کر اس مسئلے کو حل کریں۔ اس وقت جو لڑائی ہو رہی ہے میں کسی گورنٹ کی بات نہیں کروں گا خواہ وہ مسلم لیگ کی گورنٹ ہے خواہ وہ پیپلز پارٹی کی گورنٹ ہے۔ کوئی بھی گورنٹ ہے میری اس سے دلچسپی نہیں ہے۔ مسئلہ ہے سندھ کے عوام کا۔ سندھ کے لوگوں کا اس میں ہمارے نئے سندھی بھائی شامل ہیں یہ واضح طور پر خانہ جنگی ہے۔ وہ کبھی ایک محل میں ابھر آتی ہے کبھی دوسری محل میں۔ جیسے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا یہ جو ڈاکوؤں کا مسئلہ ہے اور اسی طرح کے دوسرے مسائل یہ secondary مسائل ہیں۔ ڈاکو بھی ہیں یہ بچاس ہزار ڈاکو کیوں پیدا ہوئے، اس میں، میں نہیں جانتا۔ کہ اس میں آئی ایس آئی کا رول ہے یا حکومت کا رول ہے؟ وہ آمریت چاہتے ہیں۔ اتنے ڈاکو کیسے پیدا ہو گئے ہمارے ملک کے ایک صوبے میں۔ ہوا یہ ہے کہ اس قوم کے مسائل حل کرنے کا اس صوبے کے لوگوں کو موقع نہیں دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ جناب والا! کہ بچانے رزق حلال کے

ایسے طریقے نکالے گئے بلکہ state میں ان کو encourage کیا گیا۔ جناب والا! آپ سامنے بیٹھے ہوئے ہیں اس لئے میں نہیں کہوں گا ورنہ جو بھی بڑے ادارے ہیں۔ حکومتی ادارے وہ encourage کرتے ہیں آمریت کے لئے لیکن اب مسئلہ یہ ہے جناب! ایک ایسی پوزیشن آگئی کہ ڈاکوؤں کو encourage کیا گیا آمریت کے لئے سندھ کے حقوق کے خلاف ملک کے حقوق کے خلاف جمہوریت کے حقوق کے خلاف اور اب وہ ایک بذات خود ایک پرائیمر بن گیا ہے اور اب وہ پرائیمر کیسے آگے آ رہا ہے آپ دیکھیں اب اس کا علاج یا فوج یا فٹانا ہے یہ تو کہتے ہیں مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ آپ فوج لائے اور یہ شدید ہو گیا آپ دوسرے ذرائع استعمال کریں گے اور شدید ہو جانے گا۔ اس کا نتیجہ کیا ہو گا جناب والا نتیجہ یہ ہو گا کہ یہ اعتماد کا مسئلہ ہے confidence کا مسئلہ ہے سندھ کے عوام یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا مستقبل جو ہے ہمارا وجود جو ہے خطرے میں ہے اس کا اہتمام کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح ہمارے لئے سندھی بھائی کہتے ہیں کہ ان سے یہ مسئلہ براہ راست کیسے وابستہ ہے؟ براہ راست ایسے جناب والا۔ بینک ان کے پاس اخبار ان کے پاس 'سروسز ان کے پاس' ان کی expansion ہوتی ہے۔ واپڈا سے مزید تفصیلات منگوائیں Communications سے منگوائیں۔ جناب والا! ملک کے کسی ادارے سے لسٹ منگوائیں۔ کیا ملے گا آپ کو؟ اس میں ہمارے دو محترم بھائی بڑی پوسٹ پر ہیں اور اندازہ لگائیں کہ ایک لسٹ آئی تھی جس میں واپڈا کے ۷۰، ۲۰ گریڈ کے واپڈا کے افسر تھے اور باقی تمام ملک کے کوئی ۵ بھی نہیں تھے۔ اب آپ اندازہ لگائیں اور اس کے ساتھ روز گار کا اندازہ لگائیں۔ اس کے ساتھ پلانٹ کا اندازہ لگائیں۔ یہاں ہمارے بھائی ناراض ہو جاتے ہیں۔ ملک صاحب کہتے ہیں کہ میں کیوں پنجاب کے لئے سوچوں۔ میں جانتا ہوں کہ ملک صاحب پنجاب کے لئے نہیں سوچتے ہیں لیکن ان کا عمل ایسا ہے کہ وہ علامہ پنجاب کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ملک صاحب کو پسند ہو یا نہ ہو۔ کسی اور اچھے شخص کو پنجاب میں پسند ہو یا نہ ہو لیکن extension ہو رہی ہے اور ہمیں برباد کیا جا رہا ہے۔ جناب والا! اس لئے یہ بالکل ایک حقیقت ہے کہ ملک میں خانہ جنگی ہے اور اس خانہ جنگی کا حل اگر ہم اس طرح بیان کریں۔ مثلاً پیپلز پارٹی۔ میرے محترم اہل صاحب نے کہا کہ راشدی صاحب نے جو بات کسی وہ پیپلز پارٹی کی تھی یا نہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ راشدی صاحب نے جو بات کی۔ وہ سندھ کی تھی یہ بات واضح ہے۔ اب یہ پیپلز پارٹی کی ذمہ داری ہے کہ

وہ مسئلے کو اس طرح نہ الجھائے۔ اس طرح حل کرے کہ یہ سندھ کا مسئلہ بھائی بندی سے حل ہو لیکن اگر پیپلز پارٹی یا مسلم لیگ یا مختون خواہ ملی پارٹی اس مسئلے کو اس طرح حل کرے کہ زور سے 'تو لڑائی ہوگی'۔ سندھ میں لڑائی ہو رہی ہے کوئی کسے یا نہ کسے۔ جناب والا! یہ صاف بات ہے کہ ہر بلڈنگ اسلام آباد میں اگر لڑائی کے لئے استعمال ہوگی تو اس کو آج کل اصطلاح میں کہتے ہیں Urban guerrilla warfare۔

مسئلہ یہ ہے کہ سندھ کا مسئلہ جناب والا! سندھ کے ساتھ۔۔۔ ابھی مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔ آپ کو پسند ہے یا نہیں۔ وہ لوگ آئیں یا نہیں لیکن اب ہیں۔ جب ہیں تو اب کیا ہوگا؟ آیا یہ درست ہے کہ ہم سازش کر کے ان کی پارٹی کے دفتر پر حملے کریں۔ یہ ہماری پارٹیوں پر بھی ہوا ہے۔ جناب والا۔ ہم نے مارشل لا کے خلاف احتجاج کیا۔ آپ زیادہ جانتے ہیں۔ ہم نے وہاں مسجد کے سامنے احتجاج کیا۔ ہم نے جلوس نکالا، ہم پر گولیاں چلنی گئیں۔ ہمارے ۴ ساتھی شہید ہو گئے۔ ہمارے محمود خاں پر بمبھوتا مقدمہ چلا۔ اپنے ساتھیوں کے اوپر شہید کرنے کا بمبھوتا الزام لگایا گیا۔ ان باتوں سے مسئلہ حل نہیں ہو گیا۔ یہ ٹھیک ہے۔ امن و امان کا مسئلہ 'Law and order' کا۔ Administration کا دوسری چیزیں اگر وقتی طور پر آپ کسی طریقے سے حل کریں گے تو شاید وہ بھی مثبت انداز۔ یہ cases کا مسئلہ۔ یہاں ہمارے بابر صاحب، میرے بڑے محترم ہیں۔ آج انہوں نے بہت اچھا رویہ اختیار کیا ہے۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ لٹل کام سے ہم خود مطمئن نہیں۔ قاضی صاحب نے جب فرمایا کہ آپ استغنے کیوں نہیں دیتے۔ میں نے قاضی صاحب سے کہا کہ ایک نیک آدمی نے ایک بات کو تسلیم کیا ہے۔ اب پھوڑیں، ایسا نہ ہو کہ آئندہ کے لیے حکومت کوئی بات ہی نہ مانے۔

جناب والا! میری عرض یہ ہے کہ آپ جتنے بھی cases کریں۔ مرتضیٰ بھٹو ناروا چلے گئے۔ ان پر cases بنے۔ آج آگئے ہیں۔ یہ میں اس لئے کہتا ہوں۔ جناب والا! کہ یہ بات جدا ہے۔ یہ میں اب بھی نہیں کہتا کہ محترم بے نظیر بھٹو نے اسے آنے کا موقع دیا یا واقعی وزیراعظم کی حیثیت سے وہ اس پر مقدمہ چلانے لگی لیکن سچ بات یہ ہے۔ اگر جب محترم نہ ہوتی تو میں مرتضیٰ بھٹو کو مشورہ دیتا۔ وہ آتے یا نہ آتے میں مشورہ دیتا کہ آپ prosecute کر رہے ہیں۔ جائز اور ناجائز کو ملا کر جناب والا! میں ان کو مشورہ دیتا کہ آپ مہربانی کریں کہ یہاں پر جمہوریت نہیں ہے۔ لوگوں کو مار رہے ہیں۔ پیٹ رہے

ہیں۔ آپ نہ آئیں میری عرض یہ ہے کہ یہ جو مقدمات ہیں یہ دوسری چیزیں ہیں۔ واقعی لڑائی بھی ہوئی ہے اور میں یہ مانتا ہوں اور یہ قرآن شریف میں ہے۔ میرے ساتھ دونوں طرف سے بڑے بزرگ محترم بیٹھے ہوئے ہیں جناب والا قرآن حکیم میں ہے کہ جب علم ہو گا تو علم میں ایک چیز ایسی آنے گی کہ ظالم کے علاوہ مظلوم لوگ بھی پس جائیں گے۔ اس میں بے گناہ لوگ بھی مارے جاتے ہیں اور مارے جا رہے ہیں۔ ہماری جدھر بھی لڑائی ہو تو یہ بات ہے کہ پٹھان کو تو ایک ڈنڈا دے دو۔ لڑائی جدھر بھی ہو۔ اسی طریقے کے ضلع کا مسئلہ تھا آپ کسٹ اٹھائیں اسی بھی ہمارے پشتونوں کی بسوں کو آگ میں ڈالا گیا۔ جناب والا! اگر ہم صلح جوئی سے کام نہ لیں، بھائی بندی سے کام نہ لیں، ہمارے بچوں کو آگ میں ڈالنے کا جرم نہ کوئی پاکستان کا آدمی تسلیم کر سکتا ہے نہ کوئی پشتون تسلیم کر سکتا ہے نہ انسانیت۔ لیکن بات یہ ہے جناب کہ اب حالات ایسے بن گئے ہیں۔ ایک مسئلہ ہے سندھ کا، جیسے کہ راشدی صاحب نے کہا جو باتیں انہوں نے کی اس تفصیلات میں ہم نہیں جائیں گے۔ اسی طرح دوسری طرف سے کہا گیا کہ جرگے کا ماحول پیدا کیا جائے اور باقاعدہ پارٹیز ایک دوسرے کو نچا دکھانے کی اگر بات کریں گی۔ آپ نچا دکھائیں کسی پارٹی کو، پیپلز پارٹی کے بارے میں ہر شخص یہ جانتا ہے کہ جنرل ضیا الحق صاحب کا یہ مقصد تھا کہ بس بینکر بھٹو، نصرت بھٹو اور شاہنواز بھٹو ان کو لیڈر شپ سے بھاؤ۔ اور اگر آپ پشتو والی بات کریں تو عورت نے بات نہیں مانی۔ تو کوئی اور مانے گا۔ بلکہ ابھی تو ایسی بہت افسوس ناک بات ہے یہاں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کشمیر کی پالیسی ہمارے ساتھ تسلیم کرو۔ اب یہ کشمیر کی پالیسی، ان کی اپنی پالیسی ہے۔ آپ نے صرف لوگوں کو پروپگنڈے کے لئے فقرہ دیا ہے۔ پاکستان کے عوام میں ہم بدنام کرنے کے لئے جائیں گے کہ یہ انڈیا کے ایجنٹ ہیں۔ بابا اس سے بات نہیں بنتی۔ سیدھی سادھی بات ہے جناب والا ہمارے ملک میں یہ مسئلہ بڑا سنجیدہ ہے۔ اس میں، میں ایک بات اور کروں گا کہ تلخی پیدا نہ ہو لیکن یہ ہے کہ لوگ ایسے ہی نہ سمجھیں یہ ہمارا بھی مسئلہ ہے۔ پشتون بلوچ اس پر میں کوئی بات نہیں کروں گا۔ لیکن اس کی اصل حقل یہ ہے کہ ہماری اپنی زمین پر، ہمارے اپنے بھائیوں پر انگریزوں نے ایک دوسرے کا نام مسلط کیا۔ اور ہم ایسی مشکل میں ہیں۔ اسی طرح ملک کے تمام جو مسائل ہیں جناب والا ہم پارٹیوں سے اکیلے کرتے ہیں۔ آج چونکہ ٹائم بہت کم تھا اور یہ اچھا ہے ملک صاحب ہمیں اس جگہ پر لے آتے ہیں جب آخری نفلے پر سب لوگ اٹھنے والے ہوتے

ہیں۔ اگرچہ یہ جرگے کا مسئلہ ہے۔ اس میں کافی تفصیلی material پیش کرنا پڑتا ہے۔ دلائل پیش کرنے پڑتے ہیں۔ بہت سی چیزیں ہمارے نقطہ نظر سے تشنہ رہ گئی ہیں۔ لیکن ہم اتنی request کریں گے کہ ہم ایک دوسرے کو نہ ماریں یہ فوج کا استعمال معمولی معمولی، واقعی حالات کو سازگار بنائیں مسئلہ کا political solution کریں لیکن ایک بات میں بار بار کہتا ہوں کہ سندھ کی وحدت کے اندر 'سندھ کے بھائیوں کے اختیار' ان کے جو قومی حقوق ہیں ان کو رد کیا یعنی اس کی نفی نہ کرتے ہوئے اور آپس میں جناب والا بھائیوں کے حیثیت سے وہ خود بیٹھ جائیں۔ جرگہ کرنا چاہیں ہم ان کے لئے انتظام کرتے ہیں۔ ہماری پارٹی کی طرف سے وہ آجائیں ایک جرگہ کریں۔ میں واضح کرتا ہوں تمام سندھی پارٹیز ہیں 'پاکستان کی پارٹیاں ہیں' بیٹھ جائیں لیکن جرگہ کی شکل میں بیٹھ جائیں اور تمام مسئلے ابتدا سے انتہا تک لے جائیں۔ اب اگر میں تجویز کروں کہ گول میز کانفرنس جناب والا۔ ہمارے لوگ سیاسی پارٹیوں کی باتیں سنجیدگی سے نہیں لیتے۔ آپ گول میز کانفرنس میں آئیں۔

ہم تائید کرتے ہیں کہ کمیٹی بنے۔ لیکن میں ایک بات کہوں 'ایک کمیٹی وہ ہے کہ ٹائم پاس کریں' ایک کمیٹی وہ ہے کہ اس مسئلے کو الجھانے کے لئے بنے اور ہم جا رہے ہیں سینٹ سے 'اپنی تنخواہ لے رہے ہیں اور لوگوں پر ہنس رہے ہیں۔ ایک ایسا عظیم جرگہ جس کی عزت ہو' جس کے سامنے فریقین اور تمام پارٹیز سنجیدہ بیٹھ جائیں اور forceful فارمولا بنائیں۔ کنکریٹ فارمولا ہو ایک دو تین چار اور اس طرح کیسے رہیں گے سندھ میں ایک جگہ یہ حقوق ہیں اور پھر اس پر آئین میں تحفظ ہو نہ ہو لیکن روایتی طور پر اس میں ایسا تحفظ ہو کہ اس سے کوئی ادھر ادھر نہ ہو اسی طرح میں یہ request کروں گا کہ ہمارے ملک کے مسائل بھی ایسے ہیں ہمارے ملک کے مسائل 'ہمارے سختوں کا مسئلہ ایسا ہے' دوسروں کا مسئلہ ہے۔ مہربانی کریں ان کو سنجیدگی سے لے لیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ۔ میں ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ سب سے پہلے تو وہ اس بخش کو جو ان کے دل میں ہے 'دور کریں اور کچھ ارشاد فرمانا ہے تو ارشاد فرمائیں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جناب والا! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں اس وقت فور ڈاکٹر صاحب کو دے چکا ہوں لیکن بات یہ ہے کہ ہمارے کونڈ سے تعلق رکھنے والے ایک معزز سینئر جناب پراچہ صاحب نے گزارش کی تھی کہ مجھے وقت دیا جائے اور کہہ رہے تھے کہ میں صرف پانچ منٹ لینا چاہتا ہوں۔ ان کا یہ ارشاد تھا۔ یہ اب آپ کی مرضی پر ہے کہ آپ انہیں وقت دیتے ہیں یا نہیں۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جناب والا! ویسے تو بہت ساری باتیں کی گئی ہیں لیکن دوچار باتیں جو بڑی خوبصورتی سے ابھر کر سامنے آئی ہیں، ان کے بارے میں یقیناً میں آپ کا کچھ وقت لوں گا۔

جناب والا! پہلی بات تو یہ ہے کہ یہاں جو سندھ کامنڈ زیر بحث ہے، اس سے ہمیں ایک تقویت ملی ہے اور یہ ہے کہ ہمارے پرانے بزرگ نے آخر میں پاکستان کی محبت کو تسلیم کر لیا ہے۔ یہ بات ہمارے لئے باعث فخر ہے۔

(وقفہ برائے آذان)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں آپ سب کا مشکور ہوں کہ آپ نے تعاون کیا۔ آپ سب نے اپنے اپنے گھروں کو جانا ہوگا کیونکہ عید قربان ہے۔ میری جانب سے آپ سب صاحبان کو عید قربان

کی خوشیاں مبارک ہو۔ Now the House is adjourned to meet again on 24th at 10 a.m.

سید اقبال حیدر۔ نہیں، جناب 4 pm رکھیں۔

Mr. Acting Chairman: What is the consensus? 4 p.m.

Right Sir, the House is adjourned to meet again on 24th May 1994 at 4 p.m. Thank you very much.

(The House, then adjourned to meet again at four of the clock in the afternoon on Tuesday 24th May 1994 at 4 p.m.)